فیصلہ

مورخہ ۲۳-جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ مطابق یکم جنوری ۱۸۹۴ء عیسوی

پمفلٹ کے معاملات پر

جسکو

حسب الحکم حضور پُر نور سرکار عالیہ

یعنے

ہر ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دامت سلطنتہا کرون آف انڈیا-

جی-سی-ایس-آئی-سی-آئی-

کھلی ہوئی عدالت مین تحقیقات کامل کے بعد

ہز اکسلنسی محمد سید امتیاز علیخان صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال نی صادر فرمایا

اور سرکار عالیہ نے بعد منظوری حکم طبع کا صادر فرمایا معہ مسل کی

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کی اہتمام سی طبع ہوا

فہرست کاغذات فیصلہ

تمت بالخیر

فیصلہ

مورخہ ۲۳-جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ مطابق یکم جنوری سنہ ۱۸۹۴ عیسوی

پمفلٹ کے معاملات پر

جسکو

حسب الحکم حضور پُرنور سرکار عالیہ

یعنے

ہر ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ دامت سلطنتہا کرون آف انڈیا-

جی-سی-ایس-آئی-سی-آئی-

کُھلی ہوئی عدالت مین تحقیقات کامل کے بعد

ہز اکسلنسی محمد سید امتیاز علی خان صاحب بہادر وزیر ریاست بھوپال نے صادر فرمایا

اور سرکار عالیہ نے بعد منظوری حکم طبع کا صادر فرمایا معہ مسل کی

مطبع مفید عام آگرہ مین محمد قادر علیخان صوفی کی اہتمام سی طبع ہوا

روبکار اجلاس ہز اکسلنسی سید محمد امتیاز علیخان صاحب بہادر وزیر ریاستِ بھوپال

مورخہ ۱۲ رجمادی الاولیٰ ۱۳۱۱ ہجری قدسی

آجکل ایک پمفلٹ زبان انگریزی و اُردو مین چھپکر کسی مطبع سے شائع ہوا ہے جسمین مطبع کا نام مندرج نہین - بجاے نام کاتب کے ضیاء الحق لکھا ہے - اِس پمفلٹ مین بعض معزز اہلکارانِ ریاست بھوپال کی نسبت مختلف قسم کے الزامات و شکایات درج کیے گئے ہین - اور بعض اہلکارانِ ریاست کے نام بزمرۂ شاہدان و گواہان شکایات کے تحریر کیے گئے ہین جس سے بادی النّظری ملاحظہ مین اشخاص ناواقف کو یہ احتمال پیدا ہوسکتا ہے کہ شاید شکایات مندرجہ پمفلٹ کی کچھ اصلیت ہو - اِسواسطے یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اِسکی ہم خود اپنے اجلاس مین علیٰ رُوس الاشہاد تحقیقات عاملانہ کرین اور جن گواہون کے اوسمین نام درج ہین اُنکے اظہارات بغرض انکشافِ حقیقت ہم خود قلمبند کرین اور علاوہ اُن گواہون کے اور بھی بعض اشخاص کے اظہارات ضروری لین - اور ضیاء الحق نیز اون اشخاص کو جو شرکاء ضیاء الحق یا بانی مبانی تحریر و طبع پمفلٹ کے ہون یا کسی قسم کی شکایت رکھتے ہون جو درج پمفلٹ ہوئی ہین اُن سب کو موقع پیش کرنے وجہ ثبوت و شہادت و حاضری اجلاس کا دین لہٰذا

حکم ہے

کہ مسودہ اشتہار کا جو انگریزی مین مرتّب کیا گیا ہے بذریعہ ڈاکٹ انگریزی خدمت مین صاحب پولیٹکل ایجنٹ بہادر کے بھیجکر التماس کیا جاے کہ یہ اشتہار - پایونیر - و بمبئی ٹائمس و اسٹیٹ مین

و دیگر مشہور معزز اخبارات مین جنکو صاحب بہادر موصوف مناسب سمجھین چھپوا کر اشتہار دیا جائے کہ ضیاء الحق یا جو کوئی شخص مضامین مندرجہ پمفلٹ کے متعلق کچھ ثبوت دینا چاہے تو وہ بغیر کسی پس و پیش کے ہماری اجلاس مین حاضر ہو کر ثبوت پیش کرے۔

تاریخ اس اجلاس تحقیقات کی دہم ماہ دسمبر ۱۸۹۳ء سے پانزدہم ماہ مذکور تک مقرر کیجاتی ہے۔ اس زمانہ مین روزانہ اجلاس بغرض اس تحقیقات کے ہوگا۔ اور اگر اس مدت مین تحقیقات ختم نہو گی تو اسکے بعد بھی تا اختتام تحقیقات مسلسل کارروائی جاری رہے گی۔ جس شخص کو کچھ ثبوت پیش کرنا ہو تواریخ مصرحہ صدر مین حاضر ہو۔ اور اطلاعنامجات بنام گواہان مندرجہ پمفلٹ جاری ہون کہ وہ لوگ تواریخ مصرحہ بالا پر ہماری اجلاس مین حاضر ہو کر شہادت ادا کرین اور علاوہ گواہان مندرجہ پمفلٹ کے اشخاص مفصلہ ذیل کو بھی باضابطہ اطلاع دیجائے کہ وہ ہماری اجلاس مین حاضر ہو کر شہادت نسبت امور مستفسرہ کے ادا کرین۔

سیٹھ چنی لعل صاحب خزانچی ریاست بھوپال	عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان مرحوم
فیاض حسین خان برادر زادہ منشی صاحب مرحوم	منشی نجیم خان برادر زادہ منشی صاحب مرحوم
منشی بشیر الدین تحصیلدار بناگنج۔	

اور سوائے گواہان مذکورین کے اثناء تحقیقات مین ضرورت جن اشخاص کی شہادت لینے کی پیش آئیگی اونکے نام اطلاعنامجات جاری ہو کر وہ لوگ بھی طلب کیئے جائینگے۔ اصل روبکار دفتر مین رہے احکام تعمیلی جاری ہون فقط مورخہ صدر۔

از محکمہ وزارت بھوپال

اعلان

ایک پمفلٹ بھوپال اسٹیٹ کے متعلق انگریزی و اُردو مین ضیاء الحق کے نام سے شائع ہوا ہے جسمین مرزا عنایت علی بیگ اور مرزا افضال علی بیگ و نیز ہمارے بعض ماتحت افسران پر مختلف قسم کے چند الزامات قایم کیئے گئے ہین - پمفلٹ پر مطبع کا نام جسمین وہ چھپا ہے درج نہین ہے اور یہ سمجھنا مشکل ہے کہ آیا ضیاء الحق کوئی صحیح نام ہے یا فرضی ہے - پمفلٹ مین بعض گواہون کے نام بھی درج کیئے گئے ہین - جنسے دیکھنے والے کو شبہے پیدا ہو سکتے ہین - ان تمام باتون پر غور کر کے ہمنے تحقیقات کا قصد کیا ہے اور جو نام معزز گواہون کے درج پمفلٹ ہین اُنکی شہادتین ہم کھلی عدالت مین لینگے - اِس اعلان کے ذریعہ سے اِس بات کی عام اطلاع دیجاتی ہے کہ ضیاء الحق یا کوئی شخص جسکو کچھ ثبوت دینا ہو وہ بغیر کسی پس و پیش کے ۱۰- دسمبر سے ۱۵- دسمبر تک ہمارے اجلاس پر حاضر ہو کر ثبوت پیش کرے - اگر ۱۵- دسمبر تک کُل شہادت ختم نہو جائیگی تو بعد ۱۵- دسمبر کے بھی تا اختتام شہادت مسلسل کے کارروائی جاری رہیگی - یہ تحقیقات عاملانہ ہوگی اور درصورتیکہ کسی شخص کی نسبت ایسا ثبوت بہم پہونچیگا کہ بادی النظر مین مقدمہ قایم کرنے کی ضرورت ہو تو مقدمہ عدالتانہ تحقیقات و انفصال کے واسطے سپرد فوجداری کردیا جائیگا تاکہ بمقابلہ مدعا علیہ کے کارروائی ضابطہ عمل مین آئے - فقط

آغاز کارروائی اظہارات

اظہار منشی محمد مقصود علیخان معین صدرالمہام

نمبر(۱) مقصود علیخان ولد محمد ولی خان قوم پٹھان بارک زئی متوطن شاہجہان پور ممالک مغربی وشمالی عمر تخمیناً ۵۸ سال پیشہ نوکری - تین ۱۶ - سال سے ملازم ریاست بھوپال کا ہون - ابتداے زمانہ مین ملازمت انگریزی کی پھر ریاست گوالیار مین نوکری کی - اِس ریاست مین پہلے نائب ناظم مقرر ہوا پھر ریلوے مجسٹریٹ مقرر رہا پھر نیابت نظامت پر واپس ہوا پھر کوتوال خاص شہر بھوپال کا مقرر ہوا پھر مجسٹریٹ شہر بھوپال مقرر رہا بعد اُسکے قایم مقام معین صدرالمہام مقرر ہوا پھر مستقل عہدہ نظامت آشٹہ پر کیا گیا نظامت کا عہدہ مساوی کلکٹر مجسٹریٹ ضلع ممالک انگریزی کے اختیار مین ہوتا ہے اوس عہدہ پر ۵ سال تک رہا اب ڈیڑھ سال سے عہدہ معین صدرالمہامی وصدرالصدوری پر جسمین اختیارات اسسٹنٹ سول وسشن جج کے برتے جاتے ہین مستقل مقرر ہون -

مین مرزا عنایت علی بیگ و مرزا افضال علی بیگ کو جانتا ہون جب سے اِس مُلک مین آیا ہون اُسی قریب زمانہ سے - مین نے ذاتی علم سے کوئی بُرائی اونکی نہین جانی نہ کسی معتبر شخص کی زبانی جسکا بیان مین قابل اعتبار سمجھتا کوئی بات اُنکی بُرائی کی سُنی نہ میرے اوپر کسی مقدمہ مین دباؤ ناجائز مرزایان نے ڈالا کہ کوئی مقدمہ حسب منشاء اونکے مین ناجائز طور پر فیصلہ کرون -

میرے اجلاس مین ایک مقدمہ گنپت سنگہ کا پیش ہوا جو مفروری گنپت سنگہ کا حراست جائز سے تھا

جبکہ وہ بحکم ناظم صاحب ضلع مشرقی حراست مین تھا اور حراست سے بھاگ کر پھر گرفتار ہوا میری اجلاس مین چالان ہوا تھا مین نے بہ ثبوت جرم گنپت سنگہ کو قید چھہ ماہ کی دی وہ مرافعہ بمہ گنپت سنگہ قیدی کا میرے اجلاس سے فیصلہ ہوا جسمین قیدی مذکور نے بنا راضی فیصلہ نظامت مشرقی اپیل کیا تھا ناظم صاحب نے قیدی کو دو برس میعادی قید کی سزا دی تھی اور مین نے وہ سزا بحال رکھی دونون مثلین موجود ہین - مقدمہ جسمین دو برس کی سزا سے قید گنپت سنگہ کو ناظم صاحب ضلع نے دی اور مین نے سزا بحال رکھی - یہ تھا کہ گنپت سنگہ نے مخبری کی کہ مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار سلوانی پسر مرزا عنایت علی بیگ نے ایک شخص کو قتل کر ڈالا ہے اور بروقت تحقیقات مطلق ثبوت پیش نکر سکا اور جن لوگون کا واقف ہونا مخبری سے گنپت سنگہ کی پایا جاتا تھا اونکے بھی اظہارات ناظم صاحب نے تحریر کیئے تھے مگر کچھ ثبوت نہ ہوا بلکہ اُن لوگون نے خلاف گنپت سنگہ کے بیان کیا تھا اسوجہ سے آخرکار گنپت سنگہ مجرم جھوٹھی خبر دینے اپنے جرم کا قرار پایا جسکی سزا بحالت صحیح ہونیکے موت ہو سکتی تھی اوسپر دو سالہ قید کی سزا گنپت سنگہ کو دیگئی - اِس مقدمہ کے سوا اور کوئی مقدمہ مجھکو معلوم نہین ہے جسمین الزام قتل کا دونون مرزایان کی اولاد پر لگایا گیا ہو مجھکو یاد نہین ہے کہ اِس مقدمہ مین علاوہ ایک الزام کے اور بھی الزامات شجاعت علی بیگ یا دیگر مرزایان پر گنپت سنگہ نے بیان کیئے تھے یا نہین مثل موجود ہو ملاحظہ کیجاوے -

مین جب ناظم ضلع مغرب تھا جسکا صدر مقام آشٹہ ہو منشی فصیح الدین صاحب بہادر مہتمم بندوبست اُس ضلع کا بندوبست کرتے تھے دو پرگنون کا یعنی آشٹہ و جاورکا بندوبست خاص مقام آشٹہ مین ٹھہر کر کیا تھا نرخ اراضی کا تصفیہ مین نے بشمول دیگر معتبرین و عمدہ داران ضلع و ہر دو پرگنہ کیا تھا جسمین علاوہ میرے اور مہتمم بندوبست صاحب کے تحصیلداران و مہاجنان و مستاجران

وقانون گویان محال وجاگیرداران وکاشتکاران معتبر شامل تھے بطور پنچایت کے تجویز ہوئی تھی
مطابق اُسکے پٹّہ جات تقسیم ہوئے تھے پٹّون پر میرے بھی دستخط ہوئے تھے - یہ پٹّہ جات
آسامی وار تھے بحساب کُل پرگنون کے بمقابلہ جمع کمپاسی بندوبست بست ۲۰ سالہ سابق حال کی جمع
کم تجویز کیگئی تھی لیکن مجھسے صدر مقام آشٹہ مین یا دورہ پر کسی متنفّس نے نہین بیان کیا کہ
مہتمم بندوبست نے کوئی روپیہ رشوت مین لیا ہو نہ کوئی عرضی شکایت رشوت ستانی محکمہ بندوبست
کی میرے اجلاس مین گذری -

سوال - کسی تحصیلدار نے آپسے بیان کیا یا دوسری طرح آپکو یہ علم حاصل ہوا کہ جس تحصیلدار کی
ترقی تنخواہ ہوئی اوسنے ایک ہزار روپیہ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر بال کو دیا ہے -

جواب - نہ مجھسے کسی تحصیلدار نے بیان کیا نہ مجھکو عام یا خاص طور پر ایسا علم حاصل ہوا کہ مرزایان
یا نائب وزیر صاحب بہادر بال کو ایک ہزار روپیہ بابت ترقی تنخواہ کسی تحصیلدار کے دیا گیا -

سوال - مستاجران ضلع مغرب مین سے کسی شخص نے جو مستاجری پر بحال رہا آپسے بیان کیا کہ
اُسنے پانسو روپیہ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر بال کو دیا ہے تب بحال رہا یا آپکو اس بات کا
علم دوسری طرح حاصل ہوا -

جواب - نہ مجھکو کسیطرح علم حاصل ہوا نہ کسی نے مجھسے ایسا بیان کیا -

سوال - جو مستاجر آشٹہ جاور وغیرہ کے آپکے ضلع مین نکالے گئے وہ کس علّت مین
نکالے گئے -

جواب - یا بوجہ باقیداری ونادہندی کے نکالے گئے یا بوجہ بے ترددی گانوٗن کے
جس سے سرکاری جمع گھٹتی تھی -

سوال - کسی مخروج مستاجر نے آپ سے بیان کیا کہ بوجہ نہ دینے پانچہزار روپیہ مطلوبہ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر یال کے وہ نکالا گیا ہے -

جواب - بلکہ مین نے قبل چھپنے پمفلٹ کے ایسی خبر کبھی کسی سے نہین سُنی - دونون مرزایان کا اخراج ایک مرتبہ بعہد کرنیل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق ہوا تھا اور اُسی عہد وزارت کرنیل صاحب بہادر مین پھر وہ واپس آ گئے تھے مجھکو اخراج یا واپسی کے احکام دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا -

سوال - کوئی غلہ آپکی نظامت مین اسامیان یا مستاجران سے بقدر قسط چہارم لیا جاتا تھا -

جواب - ہان بقدر قسط چہارم بہ نرخ بازار غلہ لیا جاتا تھا جو کاشتکاران دیہات خام تحصیل کو مساوی الوزن دیا اور بروقت پیداوار بغیر کسی باڑہی کے واپس لیا جاتا تھا اور کچھ بھوپال مین واسطے کوٹھے سرکاری کے بھیجا جاتا تھا کچھ واسطے مصارف رفاہ عام کے - اسمین مرزایان کا کوئی تعلق نہین تھا نہ دو روپیہ فی مانی کسر کے لیئے جاتے تھے نہ کوئی حبہ لیا جاتا تھا -

سوال - جنگل کے مقدمہ مین کوئی متمول جاگیردار یا آسودہ حال مہاجن یا مستاجر یا کوئی بھلا آدمی گرفتار ہوکر قید ہوا یا اُس سے رشوت لیگئی -

جواب - میرے ضلع مین تو کوئی ایسا معاملہ نہین ہوا نہ کوئی رشوت ستانی ہوئی فقط

العبد

دستخط محمد مقصود علیخان معین صدر المہام بقلم خود - مین نے پڑھ لیا

گواہ نے خود حرف بحرف پڑھکر تصدیق کیا اور اپنے دستخط میرے سامنے کردیے - ۱۰ دسمبر ۹۳ء

دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

۱۰- دسمبر ۱۸۹۳ء مطابق ۳۰- جمادی الاولی ۱۳۱۱ھ

اظہار مولوی محمد اسحٰق خان ناظم ضلع مشرق

نمبر (۲) - محمد اسحٰق خان ولد محمد ابراہیم خان متوطن فرخ آباد عمر تخمیناً ۳۶ سال پیشہ نوکری نے بقول صالح بیان کیا کہ مین بارہ سال سے ملازم اس ریاست کا ہون اور میرے والد کو بھی سو روپیہ ماہانہ سرکار عالیہ سے ملتا ہے - ڈیوڑھی خاص سے - مین پہلے مدرس ریاضی کا ایک سال تک رہا پھر نائب ناظم ضلع جنوب کا مقرر ہوا - پھر نیابت وزارت مال مین سررشتہ دار ہوا پھر تحصیلدار بیریہ ضلع شمال کا مقرر ہوا وہان سے ترقی پاکر ناظم ضلع مشرق ہوا - میرے پاس ڈاک پر ایک پمفلٹ چھپا ہوا اردو زبان کا آیا جو مطابق اس پمفلٹ موجودہ اجلاس کے ہے - اس پمفلٹ کو مین نے تمام وکمال پڑہا ہے پمفلٹ مین جو پہلا مقدمہ لکھا ہے منشی حسین خان مرحوم کا - نہ وہ متعلق میرے ضلع کے ہے نہ مین واقف ہون اور مقدمہ نمبر ۲ سے بھی ناواقف ہون - مقدمہ نمبر ۳ - جاگیر چونوٹیا کا جو میرے ضلع کا ہے مین کہہ سکتا ہون کہ وہ صحیح نہین ہے - ابتک اس جاگیر کا کوئی فیصلہ نہین ہوا نہ کسی کو قبضہ دیا گیا ہے - جاگیر بوجہ وفات جاگیردار متوفی کے قرق وزیر انتظام سرکاری ہے اور نسبت ترتیب گرنٹ متعلقہ جنگل کے جو کارروائی عام ہوتی ہے بموجب قانون عام کے ہورہی ہے کوئی تخصیصی بات اس جاگیر کے جنگل کیواسطے نہین ہوئی نمبر ۴ و ۵ متعلق میرے ضلع کے نہین ہے نمبر ۶ بھی دوسرے ضلع کا ہے اسیطرح نمبر ۷ و ۸ بھی غیر متعلق ہین اسیطرح نمبر ۱۶ تک غیر متعلق ہے نمبر ۱۷ - نسبت عام جنگلون کے ہے - میرے

ضلع مین کوئی معاملہ ایسا نہین ہوا جسمین کوئی رشوت ستانی ہوئی ہو نہ کوئی مقدمہ کسی جاگیردار یا متمول یا رعایا کا ایسا ہوا جسمین کوئی موقع رشوت ستانی کا نظر آتا نہ مرزایان کا کوئی تعلق کسی جنگل سے ہے ۱۸ - ۱۹ نمبر متعلق میرے ماتحتونکی بھی ترقیان ہوئین اور میری بھی ترقی ہوئی لیکن نہ مرزایان کو نہ نائب وزیر صاحب بہادر یال کو کچھ دیا گیا - ترقیان جو ہوئین وہ بعوض کارگذاری کے ہوئین - علی رؤس الاشہاد دربار عام مین بوقت پیش ہونے رپورٹ سالتمام کے جنکی کارگذاری اچھی دیکھی گئی اونکو ترقی مطابق حیثیت کارگذاری کے ہوئی نہ کسیکی سفارش سے اور یہ ممکن نہین تھا کہ ترقی تحصیلداران کی کسی کی سفارش سے یا رشوت دیکر ہوتی اور مجھکو اپنے ضلع کے تحصیلدارون کے حال سے اطلاع نہوتی اسیطرح تھانہ دارون کی نسبت جو میرے ضلع مین ہین معلوم ہونا اصلیت کا ضرور تھا اگر کوئی تھانہ دار رشوت دیکر یا ناجائز سفارش سے ترقی یا انعام پاتا مجھکو معلوم ہوجانا لازم تھا مین کہہ سکتا ہون کہ اِس قسم کی کوئی کارروائی نہین ہوئی مولوی بدرالحسن جو ایک منتظم پولیس ہین میرے ضلع مین ایکسال تک انسپکٹر ضلع رہے ہین اونکا چال چلن مینے اچھا پایا کبھی کوئی شکایت پیش نہین ہوئی نہ خارجًا ایسا معلوم ہوا کہ وہ رشوت لیتے ہین یا کچھ جبر وظلم کرتے ہین - جو بیان نسبت جبر وظلم وڈاکہ ڈلوانے مولوی بدرالحسن کے پمفلٹ مین لکھا ہے اور جو نسبت انسپکٹر مولیان کے لکھا ہے و دیگر انسپکٹران و تھانہ داران کی نسبت لکھا ہے وہ سب لغو ہے -

نسبت نمبر ۲۵ کے میرا یہ بیان ہے کہ میرے ضلع مین خام تحصیل دیہات بہت کم ہین اور مستاجر بہت کم نکالے گئے ہین جو نکالے گئے ہین وہ بوجہ باقیداری یا نادہندی کے نکالے گئے لیکن خواہ مستاجر نکالا گیا یا مقرر ہوا وہ سب میری رپورٹ یا حکم سے ہوا ہے مرزایان کی کوئی مداخلت اِس کارروائی مین نہین ہوئی نہ کسی مستاجر نے ایسا بیان کیا کہ بوجہ پانچ سو روپیہ ندینے کے نکالا گیا ہے

یا بوجہ دینے اُس رقم کے بحال رہا ہے مجھکو ضرور ہی علم حاصل ہوتا اگر مرزایان کی جانب سے یا نیابت مال سے کوئی کارروائی ہوتی یا جس معاملہ مین کہ مینے حکم دیا ہے کوئی دباؤ خلاف ڈالا جاتا تو مین محکمہ وزارت یا سرکار عالیہ مین ضرور اطلاع کر دیتا - نمبر ۲۶ قسط چہارم کا غلّہ بموجب حکم نیابت مال لیا گیا بہ نرخ بازار کسی پر سختی نہین ہوئی - میرے ضلع کے دیہات و محالات پرگنات مین کوئی تعیّن خریداری غلّہ کا مرزایان سے نہین پایا گیا - جب مرزا محمد علی بیگ خلف مرزا افضال علی بیگ تحصیلدار رایسین کے تھے تب جو غلہ بحیثیت تحصیلدار اُنکے ذریعہ سے خرید ہوا تھا اُسکی بھی کوئی شکایت نہوئی تھی رایسین صدر مقام نظامت و تحصیل کا ہے کوئی بات میرے علم سے خارج نہین رہ سکتی تھی دو روپیہ فی مانی کسر کا بیان بھی غلط ہے کیونکہ غلّہ لیا گیا غلّہ اسامیون کو دیا گیا یا کوٹھے سرکاری مین بھوپال بھیجا گیا اسیطرح مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار سلوانی کی کارروائی بھی درباب خرید غلّہ کے مین نے صاف پائی غلّہ لیا گیا اور غلّہ اسامیون کو دیا گیا پھر بلا کسر و بھاڑے کے واپس لیا گیا اور جو کوٹھے سرکاری مین بھیجا گیا وہ غلّہ برابر بھیجا گیا کوئی کسر باڑہی نہین لیگئی نہ نقد سے تبادلہ غلّہ کا پھر ہوا گنپت سنگہ قیدی نے البتّہ مجھسے نسبت شجاعت علی بیگ کے شکایت کی تھی کہ ایک رقم کثیر زر کسر کی وصول کیگئی ہے لیکن مینے تحقیقات کی تو کوئی اصلیت پائی نہین گئی نہ کوئی ثبوت ملا -

گنپت سنگہ نے جو عرایض شکایات محکمہ اجنٹی و دیگر محکمہ جات مین بھیجی تھین واسطے تحقیقات کے بحیثیت حاکم ضلع میرے سپرد ہوئی تھین اور منتظم صاحب پولس بھی اس کار خاص کیواسطے ضلع مین آئے تھے تحقیقات سے کوئی شکایت صحیح نہین پائی گئی اہم ترین شکایات مین یہ معاملہ تھا کہ بسر بہاری لال مستاجر سوڈرپور پرگنہ سلوانی کو مرزا شجاعت علی بیگ نے اسقدر زد و کوب کیا کہ اُسکے صدمہ سے وہ مرگیا اور دو سوداگر کہین سے آئے تھے بہت متمول تھے لاکھون روپیہ کا جواہرات

اونکے پاس تھا اونکو شجاعت علی بیگ نے باتفاق ولاورحسن ہندی نگار تحصیل مارڈالا اور مال و متاع سب چھین لیا - اور یہ بھی کہ ایک آدمی مرزا اندکو رنے بحالت تحصیلداری اسلام نگر بھی مارڈالا تھا جب وقت تحقیقات ثبوت طلب کیا گیا تو کوئی ثبوت پیش نہین کیا سوداگرون کے نام بھی نہین بتا سکا بلکہ ایک واقعہ اوسنے بیان کیا کہ ایک عورت ہندی نگار دلاورحسین کے پاس تھی جب اوس سے لڑائی ہوئی تو وہ کہتی تھی کہ تمنے دو سوداگرون کو مارڈالا اور سب اسباب چھین لیا ہے مین مخبری کرونگی - مین راہ راہ جاتا تھا اور عورت اندر مکان کے بیان کرتی تھی مینے اسطرح پر یہ خبر قتل کی پائی ہے اور کچھ ثبوت نہین ہے -

نسبت قتل پسر ہاری لعل کے تحقیقات مین جو اظہار خود ہاری لعل کا تحریر ہوا خود اوسنے بیان کیا کہ میرا لڑکا بیمار تھا بخار آتا تھا عارضہ بخار مین مرا ہے نہ کسی نے قتل کیا - دیگر واقفکاران و متعلقین سے دریافت کیا گیا تو بھی بعارضہ بخار مرنا ثابت ہوا - چونکہ یہ مخبری دروغ تھی اور نسبت ایک سخت جرم قتل و ہلاکت کے تھی گنپت سنگہ پر مقدمہ قایم کیا گیا وہ حراست سے بھاگا اور بعد گرفتاری اوسنے عدالت معین صدر المہامی سے سزا چھہ مہینے قید کی پائی نیز اصل جرم مین بعد گرفتاری میری عدالت مین چالان ہوا اور اسکو دو سال قید سخت کی سزا دیگئی میرا فیصلہ اپیل سے بحال رہا مرزایان کیطرف سے نہ کوئی دباؤ میرے اوپر اس مقدمہ مین ڈالا گیا نہ کسی دوسرے مقدمہ مین مجھپر دباؤ ڈالا گیا نہ میرے ضلع مین کسی پر دباؤ ڈالنے کا مجھکو علم ہوا -

سوال عدالت - اگر مرزایان دباؤ ڈالتے تو آپکو اونکے خلاف کوئی مقدمہ فیصل کرنے مین کچھ خوف ہوتا -

جواب - مجھکو کوئی خوف نہوتا نہ مین اونکا متوسل ہون نہ انصاف کرنے مین ڈرتا ہون

عدالتانہ کارروائی کرنے مین کسی ایسے شخص کی ناراضی کا بھی خوف نکرتا جسکا توسّل مجھکو ہوتا نمبر ۲۶ غیرمتعلق ہے نمبر ۲۹ چھوٹے رام کا مقدمہ ہے میرے ضلع کا لیکن اِس پمفلٹ مین ناتھورام لکھا ہے اِس مقدمہ کی ابتدائی تحقیقات مین نے بحیثیت مجسٹریٹ ضلع کی تھی اُس تحقیقات مین صرف خفیف بے احتیاطی کا مجھکو خیال پیدا ہوا تھا نہ بالارادہ قتل کا نسبت محمد رشید خان تحصیلدار رالسیین کے مقتول کی روایت نسبت معاملہ گھی کے کسیطرح ثابت نہین ہوئی نہ کوئی کاغذ ملا اور جو کچھ شکایت مقتول نے کی تھی وہ بھی نسبت محمد رشید خان کے تھی مرزایان سے نہ کچھ واسطہ تھا نہ مقتول نے مرزایان کا کوئی ذکر کیا تھا نہ میری دانست مین کوئی موقع رشوت ستانی کا اُن لوگونکو اِس مقدمہ مین حاصل ہوا تھا جنکا نام پمفلٹ مین لکھا ہے ۔ مقدمات قتل کا فیصلہ قاضی صاحب ومفتی صاحب کے فتواے شرعی وتجویز عدالتہاے بالا سے بمنظوری یا تجویز مختتم سرکار عالی کے ہوا کرتا ہے ایسا ہی اِس مقدمہ مین بھی حکم آخر سرکار عالی کے اجلاس سے ہوا ہے ۔ نمبر ۳۰ و ۳۱ غیر متعلق ہے میرے ضلع مین پرگنات دیوری وجتھیاری کا بندوبست مہتمم بندوبست حال منشی فصیح الدین احمد صاحب نے کیا اور بعد بندوبست کے اب تین سال سے اوسی بندوبست پر عملدرآمد ہے کُل مطالبہ سال بسال بیباق ہوتا ہے باوجودیکہ اضافہ جمع بھی کسیقدر ہوا ہے لیکن کوئی شکایت نہین ہے ممکن الزّراعت کا جداگانہ بندوبست کیا گیا ہے اور اُسپر جمع بھی باندھی گئی ہے مگر سال بسال مین دورہ کرتا ہون کبھی رشوت ستانی مہتمم بندوبست کی کسی نے نہین بیان کی ۔

پڑہکر دستخط کیے گیے ۔ العبد محمد اسحاق ناظم ضلع مشرق

گواہ نے خود حرف بحرف پڑہکر میرے سامنے اپنے دستخط کیے اور تصدیق کیا ۔ ۱۰ ۔ دسمبر ۱۸۹۳ء

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار مولوی سید محمد علی ناظم ضلع جنوب

نمبر ۳ - سید محمد علی ولد سید احمد علی قوم سید پیشہ نوکری متوطن فرخ آباد عمر تخمیناً سال نے بقول صالح بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا پڑہا ہے تخمیناً مین ۲۲ سال سے نوکر اس ریاست کا ہون اور مین ابتدا مہتمم سایر ضلع مغرب مقرر ہوا پہر تحصیلدار تحصیلداری سے ناظم مقرر ہوا روز تقرری سے ضلع جنوب مین نظامت کا کام کرتا ہون اس پمفلٹ مین بہت سی باتین ایسی درج ہین جن سے مجہکو علم نہین نہ میرے ضلع کے متعلق ہین لیکن نمبر ۴ کنور دلیپ سنگہ کا مقدمہ میرے ضلع کا ہے مین نے دورہ مین بار بار دہوبال سنگہ پسر دلیپ سنگہ سے ملاقات کی جب میرے پاس آئے کوئی ذکر اس قسم کا نہین کیا کہ مین نے بیس ہزار روپیہ مرزایان عنایت علی بیگ و افضال علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر ہال کو دیا ہے جاگیرات کا اخیر فیصلہ خود حضور پر نور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کے اجلاس سے ہوا کرتا ہے نہ کسی دوسرے محکمے سے مقدمے کا فیصلہ اخیر اب تک سرکار عالیہ سے نہین ہوا بالکل عقل کے خلاف ہے کہ قبل فیصلہ کے ایسی بڑی رقم کوئی شخص دیکے اور اوس شخص کو جو فیصلہ قطعی نہین کر سکتا میرے پاس کوئی حکم آخر سرکار عالیہ کا واسطے دخل دہانی کے اب تک نہین آیا ہے اس سبب سے مین کہتا ہون کہ فیصلہ نہین ہوا نمبر ۱ مین جو نسبت سیتل داس مستاجر سابق کے ذکر ہے اوسکی نسبت میرا یہ بیان ہے کہ سیتل داس عملداری انگریزی کا رہنے والا ہے اوسنے بحالت مستاجری خود دیہات کے کاشتکارون پر بہت مظالم کیے اراضیات مقبوضہ کاشتکاران ان سے نکال کر اپنی سیر مین داخل کرلی کاشتکاران اکثر ویران ہوکر گہر چہوڑ کر مفرور ہوگیے مین نے ایک نقشہ تعداد اراضی کاشت زمانہ بندوبست سابق و تغیرات مابعد کا بناکر اور تعداد کاشتکاران سابق و حال کا مع اراضی سیر سابق و حال مستاجر مذکور مرتب کرکے اشتکایت مظالم مستاجر مذکور نیابت مال مین بہیجا اوسی بنیاد پر وزارت تک مقدمہ پہنچا اور چونکہ میعاد ٹہیکہ مستاجری بہی ختم ہوگئی تہی محکمہ وزارت سے اخراج مستاجری بدخلی

سیتل داس اور اوسکے برادران کا جو شریک بطور شکمی یا اسم فرضی تھے حکم ہوا اس طریقے سے اوسکی بیدخلی ہوئی ہے سیتل داس مقروض بھی تہا سیٹھہ دہن روپ مال باگمال سیٹھہ کی ڈگری بھی ہوئی تھی اور سیٹھہ گوکل داس گوپال داس کی نالش مین قرقی بھی سیتل داس کی ہوئی تھی ان وجوہ سے وہ ناقابل اعتبار ہوگیا تہا- یہ بیان بالکل غلط ہے کہ مرزایان نے مال مولیشی سیتل داس کے لیکر ساتھہ نائب وزیر صاحب مال کے تقسیم کرلیا اجراے ڈگری وقرقی جن مہاجنون کی طرف سے ہوئی اونکا تو مطالبہ وصول نہین ہوسکا بلکہ علاقہ غیر کو مال سیتل داس نے منتقل کردیا نمبر ۲ مین جو بیان نسبت رشوت کے لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے میرے ماتحت تحصیلدارون کی ترقیان ہوئین وہ دربار عام مین بروقت سالتمام جب کارگزاری تحصیلداران کی ثابت ہوئی اور نقشہ کارگزاری دررپورٹ سالتمام مین مین نے اونکی کارگزاری درج کی تب اونکی ترقیان ہوئین اور میری بھی ترقی بلحاظ کارگزاری کے ہوئی-

سوال- کسی تہانہ دار نے آپ سے ذکر کیا نسبت ترقی پانے کے کہ وہ رشوت دیکر مستفید ہوا ہے-

جواب- مجہہ سے کسی نے نہین کہا اگر ایسا ہوتا تو غالباً مجھکو میرے ضلع کا حال معلوم ہوجاتا- میرے ضلع مین خام تحصیل بہت کم ہے اور جسقدر گانون خام تحصیل ہوئے ہین وہ بوجہ باقیداری یا بدچلنی مستاجران کے خام ہوئے ہین کوئی دباؤ واسطے دینے رشوت کے نہین ڈالا گیا یہ بات بھی غلط ہے کہ جو مستاجر اب تک بحال ہین اون سے میرے علم مین کوئی مطالبہ پانچ سو روپیہ فی مستاجر نہین کیا گیا کل پرگنات ضلع جنوب کی میعاد بندوبست ختم ہوگئی ہے اور اس وجہ سے زیر بندوبست سمجھے جاتے ہین چار پرگنون مین کام بندوبست کا جاری ہے آدوے پورہ تریلی باڑی شاہگنج لیکن اب تک پنچایت ہوکر نرخ اراضی کا قائم نہین ہوا نہ کوئی تجویز ہوئی ہے کمی یا بیشی جمع کے نہ کسی کاشتکار یا مستاجر یا اہلکار بندوبست یا اہلکاران تحصیل ونظامت کو علم حاصل ہے کہ کیا تجویز ہوگی لہذا نمبر ۲۱ مین جو شکایت لکھی ہے کہ ع۵ فیصدی

مہتمم بندوبست نے کاشتکاران سے بریلی واودے پور کے وصول کرلیا یہ بالکل غیرممکن ہے سبب مین
چونکہ نیت درج ہے وہ غلط ہے بلاشک قسط چہارم کے مطابق غلہ خوش خرمہ نرخ بازار لیا جاتا ہے کاشتکاران
دیہات خام تحصیل کو بلا باڑہی دیا جاتا ہے اوسیقدر تول کو واپس دیا جاتا ہے بروقت پیداوار کے اوسیقدر
صرفہ کوٹھہ سرکاری کے واسطے بھوپال بھیجا جاتا ہے اوکسیقدر واسطے مصارف خیرات و رفاہ عام کے
بھوپال بھیجا جاتا ہے کچھہ فوج جدیدہ وقدیم کے مصارف کے واسطے بھی خریدا جاتا ہے لیکن غلہ ہی لیا جاتا ہے
اوسکی تبدیل نقدی کے ساتھہ مع کا فیصدی کسرات کے نہین کی جاتی ہے نہ مرزایان کا تعلق خریداری سے
کسی پرگنہ کے ہوا نہ وصول قیمت وفروخت غلہ سے اور جب کبھی ضرورت سے غلہ بچ گیا اور نوبت فروخت کی
آئی تو مطابق نرخ بازار کے فروخت ہوکر روپیہ سرکار مین بھیجا گیا کوئی جبر وظلم میرے علم مین نہین ہوا نہ میرے
یہان کسی نے نالش کی اگر کوئی جبر ہوتا تو ضرور استغاثہ ہوتا میرے اور مرزایان نے نہ کبھی دباو ڈالا کسی
مقدمے مین نہ کبھی سفارش کی عنقریب ۲۰ سال کا عرصہ ہوا جب سے مین اونکو پہچانتا ہون میری سماعت
مین کبھی اونکی بدچلنی نہین آئی میری ماتحتی مین اونکا ایک بیٹا مرزا محمد علی بیگ تحصیلدار ہے پہلے پرگنہ
اودے پور مین تھا اب بریلی مین تبدیل ہوا ہے وہ بہت متدین آدمی ہے اور تعمیل حکم بھی خوب کرتا ہے
مقدمات جنگلات مین جو ہوتے ہین وہ خلاف ورزی قوانین جنگل کے ہوتے ہین اکثر ادنی آدمی جو چوری سے
لکڑی کاٹتے ہین اونکو محافظان جنگل گرفتار کرکے چالان کرتے ہین مطابق روئیداد کے تحصیل یا نظامت سے
فیصلہ ہوتا ہے بہت خفیف مقدار کے مقدمات ہوا کرتے ہین مین نے کسی قسم کی دست اندازی مرزایان کی
اوسمین نہین پائی نہ مرزایان کا کوئی تعلق پایا وہ بھوپال مین رہا کرتے ہین کوئی مقدمہ کسی جاگیردار یا متمول
آسودہ مہاجن یا کسی دوسرے شخص کا میرے اجلاس مین یا میرے ماتحتون کے اجلاس مین ایسا نہین
ہوا جسمین موقع بھی لاکھون کا کیا ذکر سیکڑون روپے کی رشوت کا بھی ہوسکتا لہذا یہ بیان مندرجہ

پمفلٹ غلط ہے ایک مقدمہ سرقہ میال کا بنام اونکار ستا ہر سابق موضع ڈیوٹیا کے میرے نائب ناظم کے اجلاس مین دائر ہوا تہا یہ مقدمہ مالیتی دس روپیہ کا تہا جسکو مہتمم صحراے گنوڑ نے چالان کیا تہا وہ بوجہ عدم ثبوت خارج ہوگیا تہا اوسمین بھی کوئی تعلق مرزایان کا نہین تھا یہ سب سے بڑا مقدمہ ایک ایسے شخص کا تھا جو کچھہ مقدرت رکھتا ہے۔

مین نے پڑہکر دستخط کیے

العبد

سید محمد علی رضوی ناظم ضلع جنوب

گواہ نے خود حرف بحرف پڑہکر اپنے دستخط کیے اور تصدیق کیا -- ۱۰- دسمبر ۱۸۹۲ء

دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار شیخ محمد حسن مہتمم تحقیقات روبکاری سرکار

نمبر ۴ محمد حسن ولد حکیم عبد السمیع قوم شیخ فاروقی عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری متوطن قدیم رامپور منہاران بہرکھا کاندلہ ضلع مظفرنگر نے بقول صالح بیان کیا کہ مین تیس سال سے ملازم اس ریاست کا ہون مین نے شادی بھی منشی جمال الدین خان مرحوم سابق مدار المہام ریاست کے نواسی سے کرلی اور سکونت بھی اس ملک کی اختیار کرلی ہی پہلے مین پیشدست نائب ناظم کا مقرر ہوا پہر تہانہ دار ہوا پہر بخشی مفصلات کا عہدہ پایا پہر نائب بخشی فوج کا ہوا پہر مہتمم تحقیقات روبکاری سرکار مقرر ہوا اور اوسی حالت مین میری تعیناتی واسطے کار بندوبست کے مدار المہام صاحب کے اجلاس مین ہوئی وہ کام بھی کرتا رہا اب میرے متعلق آٹھہ سال سے تحقیقات بقایا سنوات ڈیوڑہی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کی ہین زیادہ تر قیام میرا شہر بہوپال مین بحالت کل ملازمت مذکورہ بالا رہا صرف تین سال مجھکو باہر رہنے کا اتفاق ہوا۔

سوال پمفلٹ میں جو آپ کے سامنے ہے اسکی عبارت صفحہ ۴۰ و ۴۱ - اُردو کی پڑھکر سنائی جاتی ہے اوسمین حسب ذیل لکھا ہے -

آخر مین نہایت ہمدردی و خیرخواہی کے ساتھ وزارت کی خدمت مین عرض کیجاتی ہے کہ اگر ان امور کی تحقیقات کرنا چاہیئے اور مغالطون اور دھوکون کی اصلیت کو بھی معلوم کرنا چاہتے ہوں اور جاننا ہی اسکے یہ بھی شوق ہو کہ اونکو بٹانے کے لیے کس کس نے مشورے کیے اور کیا کیا منصوبے باندھے تو اونکو اُن امور اور مظالم و زیادتی و نائب مال وغیرہ کی تحقیقات کے لیے ان ملازمان و جاگیرداران سے مدد لینی چاہیے جناب شیخ محمد حسن مہتمم تحقیقات روبکاری - جناب دیوان ٹھاکر پرشاد سابق مہتمم دفتر حضور جاگیرداران ریاست - جناب منشی مقصود علی خان سابق تحصیلدار نظیر آباد حال منصب دار - جناب حکیم محمد رضا خان صاحب نائب وزیر فوجداری - جناب منشی مقصود علی خان صاحب معین صدر المہام - جناب منشی عبد القیوم صاحب نائب ناظم - جناب منشی محمد اسحق صاحب ناظم مشرق - جناب منشی محمد علی صاحب ناظم جنوب - جناب منشی عبد الرحمن خان صاحب نائب ناظم -

چونکہ فہرست مدد دینے والون مین آپ کا بھی نام ہے لہذا دریافت کیا جاتا ہے کہ آپ کن امور سے واقف ہین جن سے واقف ہون بیان کرین -

جواب آٹھ برس سے کوئی کام ریاست کا مجھ سے متعلق نہین اور نہ کوئی کاغذ ریاست کا میرے پاس آتا جاتا ہے نہ مین کسی اہلکار کے پاس جاتا ہون نہ کوئی اہلکار میرے پاس آتا ہے نہ کوئی اہل مقدمہ میرے پاس آتا ہے مجھکو کوئی کیفیت اس پمفلٹ کی معلوم نہین ہے - پڑھکر دستخط کیے -

العبد
محمد حسن مہتمم تحقیقات

گواہ نے خود حرف بحرف پڑھنے کے بعد دستخط کیے اور تصدیق کیا - یکم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی سید علی حسین ناظم ضلع شمال

نمبر ۵ میر علی حسین ولد قاسم علی قوم سید نقوی عمر تخمیناً [illegible] سال متوطن بلند شہر پیشہ نوکری نے بقول صالح بیان کیا کہ مین ۲۳ سال سے کچہ زیادہ نوکر سرکار انگریزی کا رہا آخر عہدہ نائب سررشتہ داری مال کا ضلع کانہ پور مین باجلاس صاحب کلکٹر بہادر رہا اور کبھی کبھی جنٹ مجسٹریٹ صاحب کے اجلاس مین کام کرتا تھا اوس عہدہ سے آٹھہ برس کے قریب ہوا کہ پنشن لی اور سات برس چھہ مہینے سے ملازم اس ریاست کا ہون مجھکو کرنیل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق اس ریاست نے مقرر کیا تھا جب مین پہلے مقرر ہوا ابتدا میر منشی صیغہ مال وزارت کا مقرر ہوا مگر ڈیڑہ سال سے اب مین ناظم ضلع شمال کا اس وزارت مین مقرر ہوا ہون -

سوال - آپنے پمفلٹ ضیاء الحق کے نام سے جو چھپا ہے پڑہا -

جواب - ہان مین نے پڑہا -

سوال - اوسکی نسبت آپ کا کیا بیان ہے -

جواب - نمبر ۱ مین ایک معاملہ چودہری بہوانی سنگھہ جاگیردار خاص پرگنہ بیرسیہ کا لکھا ہے کہ مرزا یان نے بارہ ہزار روپیہ چودہری بہوانی سنگہ مستاجر پرگنہ بیرسیہ سے معافی بقایا کے عوض لیا اور نائب وزیر مال کے ساتھہ تقسیم کر لیا - یہ واقعہ بالکل غلط ہے تہوڑی سی جاگیر چودہری بہوانی سنگھہ کی ہے جو تخمیناً ایک ہزار سال کے قریب ہوگی اوسمین اوسکے برادران بھی شریک ہین یہ چودہری ایک مستاجر کا ضامن تہا ۔ چند ہزار روپیہ کا باقید ازقہر العلت باقی مستاجری شکست ہوئی جایداد قرق و نیلام ہوئی مطالبہ باقی رہا تب اس چودہری بہوانی سنگھہ ضامن کی بہی جایداد قرق و نیلام ہوئی لیکن مطالبہ سرکاری پہر بھی سب ادا نہو سکا اب اوسکی جاگیر کا گانون قرق تحصیل ہے اب تک کوئی باقی معاف نہین ہوئی - نمبر ۲ مین جو بیان لکھا ہے وہ بھی غلط ہے میرے ضلع کے جن تحصیلدارون کی ترقی سال گذشتہ مین ہوئی تھی اون سے

کوئی حبہ نہ مرزایان نے لیا نہ نائب مال نے لیا اگر لیا جاتا تو بلا شک تحصیلدارون سے مجھکو کسی تذکرے مین حال معلوم ہوجاتا اور اگر دباؤ ڈالکر رعایا سے کچھہ وصول کیا جاتا تو مجھپر مخفی نہ رہتا مین ہر ضلع کے پرگنات و دیہات کا دورہ کرتا رہتا ہون اور ہر قسم کے حالات دریافت کرتا ہون چنانچہ ۲۲ موضعے پرگنے بیر کے جن مین ہنگام تقسیم غلہ تخم گندم فی مانی ایک روپے کے حساب سے سزاولان و پٹواریان نے لیا تھا مجھکو معلوم ہوگیا مین نے تحقیقات کرکے رپورٹ کیا اور مقدمات عدالت مین سپرد ہوئی بخوبی تدارکات ہوئے۔

اگر ایسی بڑی رقم لیجاتی اور کوئی بھی لیتا تو ضرور کھل جاتا مرزایان کو مین نے اپنے عہد میر منشی گری وزارت مین کبھی اجلاس عدالت مین آتے نہین دیکھا نہ اون کا کوئی تعلق پایا جیسا کہ میفلٹ مین لکھا ہے نہ مرزایان نے کبھی مجھپر دباؤ ڈالا نہ کسی معاملے مین سفارش کی عہد نظامت یا میر منشی گری مین مجھ سے کبھی ملاقات بھی نہین کی مین نے صرف دور دور سے اونکو دیکھا ہے اور ایک مرتبہ کسی تقریب مین جب عموماً سب لوگ گیے تھے مین بھی شریک دعوت ہوا تھا نمبر ۲۱ مین نسبت تھانہ داران و منتظم پولس کے جو لکھا ہے وہ بھی غلط ہے اگر کوئی ایسا امر عام طور پر ہوتا تو مین حاکم ضلع ہون مین ضرور واقف ہوتا۔ دربارہ قسط چہارم غلہ کے جو لکھا ہے بالکل غلط ہے کسی شخص سے کسر کے ۸؍ فی مانی نہین لیا گیا بلکہ غلہ جسکے پاس تھا اوس نے غلہ دیا جسکے پاس غلہ نہین تھا اوس سے نقدی روپیہ لیا گیا کوئی جبر اس معاملے مین نہین ہوا ناصر خان کے مقدمہ کا جو ذکر درج ہے مین نے دورے مین اوسکی بابت کوئی شکایت نہین سُنی اگر کچھہ وجود ہوتا تو ضرور مجھکو خبر ملتی مقدمہ میرے عہد نظامت پر مقرر ہونے سے پہلے کا ہے اور کا حال مثل سے معلوم ہوسکتا ہے نمبر ۲۳ مین ایک مقدمہ اسلام نگر کے پرگنے کا ذکر ہے مین نے قبل ملاحظہ میفلٹ کے اس مقدمے کا ذکر کبھی نہین سُنا جنگل کے باب مین جو مندرج میفلٹ ہے بالکل غلط ہے لکڑی کاٹنے اور خلاف ورزی قواعد جنگل کے باب مین کبھی کوئی متمول اور آسودہ آدمی نہین پکڑا جاتا نہ ایسے ذی عزت آدمی ایسا ناقص کام

کرتے ہین اگر ہو تو شاذ ہی جواب تک میرے اجلاس مین کوئی مقدمہ پیش نہین ہوا نہ میرے ضلع مین ہوا
لیکن چھوٹے چھوٹے مقدمے ہوا کرتے ہین جو ادنی آدمی خلاف قانون لکڑی کاٹ کر پکڑے جاتے ہین
اور مقدمات مین خفیف سزائین ہوتی ہین مرزایان یا نائب مال کا اون مقدمات سے کوئی تعلق نہین ہوتا -

العبد
علی حسین بقلم خود پڑہ کے مین نے دستخط لکھے

گواہ نے حرف بحرف پڑہ کر دستخط کیے اور تصدیق کیا - یکم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری

دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی قدرت علی ناظم مغرب

نمبر ۶ قدرت علی ولد اکبر علی قوم سید رضوی عمر تخمیناً ۳۶ سال پیشہ نوکری متوطن بھوپال خاص نے
بقول صالح بیان کیا کہ میرے دادا سید امجد علی اس ملک بھوپال مین شجاعلپور ملک گوالیار سے آئے
تھے وہ نوکر انگریزی تھے رزیڈنٹی مین میر منشی بھی رہے اور پرگنہ بیرسیہ کے جب انتظام انگریزی تھا
سپرنٹنڈنٹ بھی رہے پہر نوکری چہوڑ کر بھوپال مین آ بسے - اونکے دو بیٹے تھے بڑے سید اکبر علی جنکا مین
بیٹا ہون چھوٹے منشی عبد العلی خان جو منصرمی دفتر حضور کا کام کرتے ہین - مین پہلے سررشتہ دار عدالت
فوجداری کا ہوا پہر تحصیلدار اب ناظم ضلع مغرب کا ڈیڑہ سال سے ہون - پمفلٹ میرے پاس بھی ڈاک
پر پہونچا مین نے پڑہا نمبر ایک مین مقدمہ منشی حسین خان کا ہے مجھکو اوسکا حال معلوم ہے منشی حسین خان
نے اپنی حیات مین ایک وصیت نامہ لکھکر سرکار عالیہ کو دیا تھا اوسمین منشی نجیب خان برادر خود کو وصی
و متولی مقرر کیا تھا اور عظیم اللہ خان کو اس کام سے محروم رکھا تھا بوجہ بدوضعی عظیم اللہ خان کے مطابق
اوس وصیت نامہ کے سرکار عالیہ نے فیصلہ فرمایا مرزایان خواہ نائب وزیر مال کی کوئی مداخلت

نہین تھی کہ اوسمین وہ روپیہ لیتے - نمبر ۳ مقدمہ بحالی جاگیر دلیپ سنگہ کا ہے جسوقت دلیپ سنگہ فوت
ہوئے مین تحصیلدار دیوان پور کا تہا جسمین وہ جاگیری علاقہ واقع ہے اور کچہہ جونپورے کی تحصیل مین بہی ہے
مین واقف ہون کہ دلیپ سنگہ نہایت مقروض تھے دہمنڈہ پرگنہ اپہاورے کے ایک ستاجر کا جو ساہوکاری
بہی کرتا ہے چالیس ہزار روپیہ دلیپ سنگہ پر قرضہ تہا اور ایسا ہی سونٹیاوالے ستاجر و مہاجن کا قرضہ
دلیپ سنگہ پر تہا دیگر ساہوکاران کا بہی قرضہ تہا سرکاری باقی بہی بہت سی اوسپر تہی اور ڈیوڑہی سرکار
قدسیہ صاحبہ مرحومہ کا بہی مطالبہ اوسکے ذمے باقی تہا اوسکی سقیم الحالی و مقروضی ایسی بڑہی ہوئی ہے
کہ رہٹی خاص مین کسیقدر اراضی خود کاشت کرتا تہا اور کسیقدر اراضی موضع آنولی کی بہی خود کاشت کرتا تہا
اوس کا عمل بہی ادا نہ کرسکتا تہا مستاجرون نے نالشین کین اور بہ قرقی جاگیر ادا کا حکم مین نے دیا تہا
جبکی ایسی حالت ناداری ہو اوسکے وارث اسقدر زر کثیر کہان سے دے سکتے ہین جو منیفسٹ مین لکہا
ہے اسواسطے یہ بیان غلط ہے نمبر ۱۴ بیس ہزار روپیہ کا دینا مہتمم تعمیرات محمد اسحاق خان مرحوم کا
مرزایان کو لکہا ہے مہتمم مرحوم سے اور مجہہ سے ازحد دوستی تہی جہانتک مجہکو معلوم ہے مین یقینی طور پر
کہہ سکتا ہون کہ یہ بیان رشوت دینے کا بالکل جہوٹا ہے - محمد اسحاق خان نے کچہہ نہین دیا نمبر ۱۰
جنگل کی نسبت ہے. بہت سے مقدمات خفیف جنگل کے ہوا کرتے ہین کوئی ایسا بڑا مقدمہ مین نے نہین دیکہا
جسمین کوئی شخص ایسی رشوت دے سکے مقدمات جنگل مین مرزایان کا کیا تعلق ہے - غربا جو کبہی کسی
خلاف ورزی قواعد جنگل لکڑی کاٹنے مین پکڑے جاتے ہین اونکو خفیف سزا ہوا کرتی ہے -
صرف ایک مقدمہ امراو سنگہ جاگیردار نوٹا کا میرے اجلاس مین بارسال پیش ہوا تہا - جسمین
سرکاری گرنٹ بن جانے کی خبر پاکر وہ جنگل جو بنجارہی علاقہ جاگیر کے تہا اوس سے بہت
لکڑی عمارتی کٹوا کر تالاب مین چہپوادی تہی جسکو تہانہ دار چہپانیر نے برآمد کیا اوس مقدمے مین صرف لکڑی

نیلام کرنے کی تجویز مین نے کی تھی اور کوئی سزا نہین دی تھی اوس مقدمے مین نہ مرزایان کا کوئی دخل تہا نہ کچھہ واسطہ تھا مجہہ سے مرزایان نے کبھی نہ سفارش کی نہ کوئی دباؤ ڈالا کہ کوئی مقدمہ اونکی مرضی کے موافق فیصلہ کیا جاوے نہ اونکو کسی قسم کا دخل وزارت یا نیابت مال مین ہے نہ بندوبست نہ کسی عدالت مین نہ کوئی ذاتی رسوخ سرکار مین ہے نمبر ۲۰ مین جو لکھا ہی وہ بھی غلط ہے - مین خود تحصیلدار رہا - مدت تک مین نے کبھی اونکو کچھہ نہین دیا نہ کسی تحصیلدار کا دینا مین نے سُنا اگر ایسا ہوتا تو مجہہ پر مخفی نہ رہتا دیگر تحصیلداران مین بعض میرے دوست ہین بعض عزیز بھی ہین وہ ضرور ذکر کرتے یا کچھہ صلاح لیتے میری ترقی ہوئی پہلے تحصیلداری مین تنخواہ کا اضافہ ایک دربار مین ہوا یہ دربار دویم تھا - دوسرے سال کے دربار مین آنے سے پہلے نظامت پر میری ترقی ہوئی اور سب سے اوّل دربار مین مجھکو نیکنامی کا پروانہ ملا تھا نہ مین نے کسی سے سفارش کرائی نہ کسی کو کچھہ دیا بعوض کارگزاری و پسندیدگی کام کے سب ترقیان ہوئین اسیطرح اور سب لوگون کی بھی حالت ہے ۲۱ - نمبر مین جو نسبت تھانہ داران کے ذکر ہے کہ فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ لیا جاتا ہے - مرزایان و منتظم پولیس تقسیم کرتے ہین یہ بھی غلط ہے - مین نے کسی تھانہ دار سے یہ بات نہین سُنی نمبر ۲۵ - مین مستاجرون سے رشوت لینے کا جو ذکر ہے وہ بھی محض غلط ہے اکثر گانون جو نکالے گیے ہین مستاجرون سے - جب مین مروانیور مین تحصیلدار تھا میری رپورٹون پر بوجہ باقی داری و شرارت و گرادینے زمین کے اکثر مستاجر بیدخل کیے گیے اور جب سے مین ناظم ضلع مغرب کا ہون کوئی بیدخلی ایسی نہین ہوئی لیکن امثلہ سابق کے دیکھنے سے پایا جاتا ہے کہ جو مستاجر بیدخل ہوے وہ بھی نظامت و تحصیل کی رپورٹون پر جو بہ ثبوت باقیداری و شرارت و نقصان اراضی کے ہوئے ہین محکمہ وزارت کی منظوری سے بیدخلی ہوئی ہے اسمین مرزایان کا کوئی تعلق نہین رہا - ۲۶ نمبر غلہ قسط چہارم کے باب مین ہے غلہ جسقدر اسامیون یا مستاجرون سے لیا گیا ہے وہ بہ نرخ بازار لیا گیا ہے کوئی کسر نہین لی گئی لہذا

یہ بیان غلط ہے۔ کیونکہ مرزایان سے کوئی تعلق جمع خرچ غلہ کا کبھی نہین ہوا نمبر ۳۰ مین جو ڈاکہ زنی کا ذکر
ہے وہ بالکل غلط ہے۔ انسداد ڈاکہ زنی کا انتظام بہت اچھا ہے اور جو وارداتین ہوتین بالفرض برآمد ہوتین
پولیس نے مال مجرم پکڑ کے سشن سپرد کیا وہان سے سزائین ہوئین مرزایان کا اوسمین کوئی تعلق
نہین ہو سکتا تھا۔ نمبر ۳۱ کی نسبت مین یہ کہہ سکتا ہون کہ ضلع مغرب مین چار محال کا بندوبست مہتمم صاحب
بندوبست نے کیا ہے آشٹہ و جاورہ دونون پرگنون مین بہت کمی جمع کی ہوئی ہے مین جاورہ مین آٹھہ ماہ تک
تحصیلدار رہا اب ڈیڑہ سال سے ناظم ضلع ہون قیام آشٹہ مین ہے اور جاورہ بہت قریب ہے مین نے
کسی کاشتکار یا ساہوکار سے کبھی نہین سُنا کہ کوئی برا کیا گیا ہو یا مہتمم بندوبست نے کچھہ لیا ہو اگر ایسا کوئی
برا ہوتا تو مجھہ سے ضرور کاشتکاران ساہوکاران بیان کرتے۔ صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر کے
دورے مین آشٹہ جاورہ کی رعایا نے بہت سے عرایض دیگر شکایت کے دیئے۔ لیکن نسبت
رشوت ستانی مہتمم بندوبست کی کوئی عرضی نہین دی اگر رشوت لی گئی ہوتی تو حسب دیگر شکایات کی عرضیان نسبت
مہتمم بندوبست کے دین رشوت کی بھی دیتے۔ نسبت اخراج مرزایان ریاست سے پمفلٹ مین جو ذکر ہے
وہ صحیح طور پر نہین لکھا سر لیپل گریفن کا کوئی حکم در باب اخراج نہین تھا بلکہ کرنیل واٹ صاحب بہادر نے حکم
دیا تھا مین اوسوقت تحصیلدار حضور تحصیل کا تھا اور جب مسٹر ہوی صاحب بہادر رزیڈنٹ اندور مقرر ہوئے
ہین اونکے عہد مین کرنیل واٹ صاحب کے دوسرے حکم سے پھر مرزایان بلائے گئے عہد وزارت
حال مین بلایا جانا مرزایان کا غلط ہے۔ پڑہکر دستخط کیے۔ العبد قدرت علی ناظم ضلع مغرب
گواہ نے حرف بحرف خود پڑہ کر دستخط کیے اور تصدیق کیا۔ یکم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی عبد القیوم نائب ناظم شمال

نمبر ۷ عبد القیوم ولد منشی عبد الحی ساکن شہر بھوپال عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری قوم شیخ صدیقی
میرے والد قصبہ باغپت ضلع میرٹھ کے رہنے والے تھے وہ اس ریاست مین نوکر ہوئے تھے
چھپانیر مین وفات پائی مین ۲۷ سال کا نوکر ہون ابتدائی نوکری میری بلحاظ میرے خاندان کے زاید تکدمہ
بمشاہرہ ۳۰ ماہوار بلا خدمت تھی تین سال تک ایسا رہا پھر مختلف محکمہ جات مین تعیناتی بکار محرری ہوئی
سنہ ۱۳۰۱ ہجری مین پیشکار نیابت دویم مقرر ہوا پھر مجھکو کرنیل وارڈ صاحب بہادر نے ۱۳۰۴ ہجری مین منشی
عدالت دیوانی محکمہ وزارت کا مقرر کیا عہد وزارت حال مین چار سال سے عہدہ نیابت نظامت پر مقرر
ہوا ضلع مغرب و شمال مین اپنی خدمت بجا لایا اب ضلع شمال مین ہون مجھکو اختیارات انفصال مقدمات
دیوانی صدر امینی کے پانچ سو تک فیصلے کے ہین اور فوجداری مین مجسٹریٹی دویم کے اختیارات ہین
مین نے یہ پمفلٹ جو میرے سامنے ہے پڑھا اس پمفلٹ مین جو نمبر ۲۹ رشید خان کا مقدمہ لکھا ہے
اوسکی عاملانہ تحقیقات مین نے کی اوس تحقیقات سے یہ بات بالکل غلط ثابت ہوئی تھی جو پمفلٹ کا لکھنے والا
مقدمہ قتل عمد کا تحریر کرتا ہے۔ میری تحقیقات مین رشید خان سے اتفاقیہ سر ہونا بندوق کا ثابت ہوا
تھا جیسا کہ مین نے اپنی رپورٹ مین تحریر کیا تھا اور نمبر ۷ مین جو بھوانی سنگھ جاگیردار سے بارہ ہزار روپیہ
رشوت لینا مرزایان کا تحریر ہے یہ بھوانی سنگھ جاگیردار علاقہ بیرسیہ ضلع شمال کا ہے جہان کا مین بالفعل
نائب ناظم ہون اس بھوانی سنگھ کے پاس سے بارہ روپیہ بھی ملنا دشوار ہے وہ بہت کم حیثیت و مقروض ہے
اوسکو کھانے پینے کی تکلیف گزر جاتی ہے اسوجہ سے مین بیان مندرجہ پمفلٹ کو غلط کہتا ہون صفحہ ۹
اور ۱۰ مین جو ذکر اخراج مرزایان کا تحریر ہے اوسمین یہ بات غلط لکھی گئی ہے کہ سر لیپل گریفن صاحب
بہادر کے حکم سے اونکا اخراج کیا گیا تھا مین اوس زمانہ مین میر منشی وزارت کا تھا کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے

حکم سے مشورہ فقیر برہان الدین خان صاحب سابق نائب وزیر ریاست کے انکا اخراج ہوا تھا اور بعد کرنیل صاحب ہی نے اپنا حکم منسوخ کیا اور اجازت شہر مین واپس آنے کی مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کو دی - بندوبست آشٹہ وجاورہ وچھپانیر کا بعہدیے نائب ناظم ہونے ضلع مغرب کے مہتمم صاحب بہادر بندوبست نے کیا مین نے اوس ضلع کے قیام کی حالت مین کبھی کسی شخص سے نہین سنا کہ مہتمم صاحب بہادر بندوبست نے اسامیان سے کچھہ بار کیا جنگل کے مقدمات مین دس روپیہ تک لکڑی کا مقدمہ میرے اجلاس مین ہوتا تھا اس سے زیادہ تعداد کا مقدمہ ناظم صاحب کے اجلاس مین ہوتا تھا مین اور ناظم صاحب ایک ہی جگہہ اجلاس کرتے تھے مین نے کبھی اپنے اجلاس مین یا ناظم صاحب کے اجلاس مین کوئی مقدمہ ایسا دائر ہوتے نہین دیکھا جو متمول ومالدار ہو اکثر ایسے مقدمات مزدوری پیشہ لوگون کے اوپر ہوتے مین اس وجہ سے بیان مندرجہ پمفلٹ نسبت رشوت ستانی زیر کثیر مقدمات جنگل کے غلط ہے - نسبت رشوت ستانی مرزایان متعلقہ تحصیلداران وتہانہ داران کے جو بیان ہے وہ بالکل صحیح نہین ہے اگر کوئی ایسا امر ہوتا تو اکثر تحصیلداران وتہانہ داران ہمارے دوست ہین وہ ضرور ہم سے ایسا ذکر کرتے اور اگر بار کیا جاتا اسامیان سے واسطے ادائے رقومات رشوت کے جیسا پمفلٹ مین لکھا ہے تو وہ ضرور مشتہر ہوجاتا اور مجھہ پر کسی طرح مخفی نہ رہتا مین دورہ بھی کیا کرتا تھا اور کاشتکاران سے براہ راست مین گفتگو کیا کرتا تھا نمبر ۳۰ مین جو نسبت منتظم صاحب پولیس کے ڈاکہ زنی کرانے کا ذکر ہے یہ بات بالکل غلط ہے نمبر ۷ مین جو اسلام نگر کے ایک واردات قتل کا ذکر لکھا ہے مین اوسکو یقین نہین کرسکتا مین قریب ڈیڑہ مہینے تک اسی سال مین بمقام اسلام نگر مقیم رہا مین نے یہ حال کسی سے نہین سُنا اگر ایسا عجیب واقعہ ہوا ہوتا تو رعایا خواہ ملازمان و باشندگان سے کسی طرح ضرور میرے کان مین ایسی آواز آتی مین اگرچہ شہر بھوپال کا رہنے والا ہون لیکن واقعات مندرجہ نمبر ۲۹ پمفلٹ کا بیان مین نے کبھی کسی سے نہین سُنا

شہامت خان کے ایک مکان مین مرزا افضال علی بیگ کی ایک منکوحہ بہتی ہے اس سبب سے مرزا کی آمد رفت اوس مکان مین رہتی ہے۔

سوال- کیا مرزایان کا چال چلن ایسا بدمعاشانہ وعیاشانہ ہے کہ وہ رنڈی بازی کرتے ہین اور عورات نامحرم کو بُلا کر زنا کرتے ہین۔

جواب- مین نے کبھی مرزایان کی عیاشی وزناکاری کی شکایت کسی سے کبھی نہین سُنی اور مین اپنے علم ویقین سے کہہ سکتا ہون کہ وہ دونون زانی نہین ہین- میرے اوپر بحالت عہدہ میر منشی گری ونیابت نظامت یا کسی نوکری کے وقت مین مرزایان نے نہ کبھی دباؤ ڈالا نہ کسی کی سفارش کی نہ مین نے کسی عدالت پر دباؤ ڈالتے ہوئے اونکو دیکھا نہ سُنا اور مین بحلف کہتا ہون کہ جبتک مین میر منشی رہا کبھی مین نے مرزایان کو اجلاس وزارت پر آتے نہین دیکھا- پڑہکر دستخط کیے۔

العبد
محمد عبد القیوم نائب بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا- دویم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی محمد بشیر الدین تحصیلدار شاہ گنج

نمبر ۸- محمد بشیر الدین ولد محمد محسن قوم شیخ فاروقی متوطن باندہ عمر چالیس سال پیشہ نوکری بحلف پانچ سال مین نے انگریزی عملداری ضلع جہدوارہ مین نوکری کی اور بیس سال سے ملازمت اس ریاست کی ہے منصرم بندوبست ونائب بندوبست تحصیلدار سررشتہ دار نیابت مال رہا پہر قائم مقام نایب ناظم ہوا اب تحصیلدار مستقل شاہگنج کا ہون دفعہ ۱۳ پمفلٹ مین جو میرا حوالہ دیا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے اور مجھکو اسکا

حال بالکل نہین معلوم ہے مہتمم بندوبست نے اب تک نہ کوئی دربندی قائم کی ہے نہ کوئی تشخیص ہوئی ہر
میرے علاقہ کے ایک گانون کی عمدہ اراضی کا کھیت تھا جسکی پیداوار کو مہتمم بندوبست بہادر نے جانچا تھا
وہ اعلی قسم کا کھیت تھا اوسکی لگان کے ساڑھے تین روپیہ بیگہ جمع بیان ہوئی تھی مین نے مہتمم
بندوبست صاحب سے کہا تھا کہ ایسی عمدہ کھیت کے حساب سے کل اراضی کی جمع ہونا چاہیئے مہتمم بندوبست
نے کہا تھا کہ جو کچھہ پنچایت سے طے ہوگا وہ جمع ہوگی مجھسے اکثر مستاجران و کاشتکاران سے جو علاقہ جات
اودے پورہ و بریلی و باڑی ہم سوانہ علاقہ شاہ گنج مین رہتے ہین ملاقات ہوا کرتی ہے کسی نے ایسا ذکر
نہین کیا کہ ہمارے اوپر بار واسطے رشوت کے کیا گیا ہے مین نے کبھی ضیاء الحق کو آنکھہ سے نہین دیکھا
لیکن ہوشنگ آباد کے رہنے والون سے سُنا کہ وہ ہوشنگ آباد مین آمد و رفت رکھتا ہے ۔ مولوی
عبدالکریم مالک و اڈیٹر موج نربدا سے شناسائی ہے مین کبھی کبھی جب ہوشنگ آباد کو جاتا ہون تو مولوی
صاحب کے مکان مین جو بطور مہمان سرا کے بنا رکھا ہے ٹھہرتا ہون ۔ میرے تقرر تحصیل شاہ گنج سے
پہلے بعہد احمد علی تحصیلدار شاہ گنج کچھہ اراضی کاشت مین مولوی عبدالکریم کے تھی وہ مستاجر موضع سودونا
علاقہ شاہ گنج نے اون سے بذریعہ نالش کے تحصیل سے نکال لی اور ٹھیکہ زنکشی بھی اون سے نکل گیا
بابت بقایا لگان اراضی و ٹھیکہ زنکشی مال مویشی کی قرقی بھی ہوئی تھی یہ بیان مین نے تحصیل کے لوگون سے
سُنا ہے کاغذات دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا کیونکہ معاملہ میرے عہد کا نہین ہے ۔ مرزایان افضل علی بیگ
و عنایت علی بیگ کا دورے مین ہمراہ مہتمم صاحب بہادر بندوبست ہونا غلط ہے میرے پرگنے مین
بھی وہ نہین آئے تھے اور باڑی مین بھی نہین آئے تھے ۔ بریلی و اودے پورہ مین بھی اونکا ہمراہ ہونا مین
نے نہین سُنا ان دونون مرزایان کا اخراج کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے حکم سے ہوا تھا پھر اوس حکم کی
تنسیخ بحوالہ خط کتابت انگریزی رزیڈنٹ صاحب بہادر کے جو ریاست مین آئی تھی اوسکے احکام در باب

واپس آجانے مرزایان کے میری قلم سے لکھے گیے تھے مین سررشتہ دار نیابت مال کا تھا لیکن
ایسے احکام جو انگریزی مین آتے تھے بوجہ انگریزی دانی کے فقیر برہان الدین صاحب نائب مال ترجمہ کراتے
تھے اور اونہین کے دستخط سے یا کرنیل صاحب کے دستخط سے جاری ہوا کرتے تھے مین اس سبب سے
واقف ہون کہ وہ کرنیل وارڈ صاحب بہادر مین واپس آگیے تھے - حکم اخراج کا جو دیا گیا تھا بعد کسی تحقیقات
کے نہین ہوا تھا نہ کوئی مقدمہ اون پر قائم ہوا تھا - مین دو برس تک قاضی سید نور الدین علی خان صاحب
نائب وزیر مال حال کے اجلاس مین بطور سررشتہ دار کے کام کرتا رہا کبھی کوئی سفارش کسی کی مرزایان
نے نہین کی نہ مجھپر کوئی دباؤ ڈالا نہ مین نے مرزایان کو اجلاس مین نائب وزیر صاحب بہادر مال کے
آتے مین نے دیکھا - نہ میرے زمانہ تحصیلداری مین مرزایان نے کوئی غلّہ میری محال یعنی علاقہ تحصیل
مین خرید کیا - مین نے سُنا ہے کہ ۱۲۹۰ فصلی مین میرے رشا گنج جانے سے پہلے اوس تحصیل کے
علاقہ مین مرزایان نے تجارتی طور پر کچھ غلّہ خرید اتھا مگر بہ نرخ بازار عام طور پر جیسے دیگر ساہوکار ان
خرید کرتے تھے مرزایان نے بھی خرید کیا تھا مرزایان تجارت کرتے ہین سرکار کی جانب سے نہ
خرید کیا نہ اون سے کوئی علاقہ تھا یہ خریداری جو غلّے کی ہوئی تھی وہ مرزایان کے گماشتہ
نے کی تھی - مین نے ترقی دو مرتبہ اس وزارت کے عہد مین پائی لیکن کبھی کسی کو رشوت نہین
دی نہ کسی سے سفارش کرائی نہ مرزایان سے کچھ مدد ملی نہ سفارش کرائی - مین بیس سال سے
اس ملک مین ہون میرے چار رشتے دار بھی ریاست مین نوکر ہین اور بہت سے تحصیلدار تھانہ دار میرے
دوست ہین مین نے کسی سے نہین سُنا کہ رشوت دیکر بذریعہ مرزایان یا بذریعہ نیابت مال یا منتظم صاحب
پولیس کے ذریعہ سے سفارشی ترقی پائی ہے چونکہ باہم نیچ کی باتین آپسمین ہوا کرتی ہین ایسی بات
مجھ سے مخفی نہین رہ سکتی تھی کوئی بار اسامیون پر متعلق اسکے کبھی نہین ہوا ناظم صاحبان اضلاع

برابر دورہ کرتے ہین یہ برار کسطرح مخفی رہ سکتا تھا۔

کل اظہار پڑھکر دستخط کیے۔ العبد محمد بشیر الدین بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۲- جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ رام کشن شریک پتے دار کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال [illegible]

نمبر ۹ رسیٹھہ رام کشن ولد رام لال سیٹھہ قوم مارواڑی مہیسری ساکن بھوپال عمر تخمیناً [illegible] سال پیشہ مہاجنی بحلف مذہبی بیان کیا مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا ترجمہ سنا اور پڑھا مین مہاجنی کرتا ہون اور پتی دار کوٹھی راجہ سیٹھہ گوکل داس گوپال داس مشہور مہاجن جبلپور والے کا ہون نیز میری ایک کوٹھی علیحدہ اودے پور ریاست کے علاقہ مین بھی ہے اور میری مستاجری مین نو گانون بھی ہین پہلے سے پانچ گانون اودے پور مین اور چار گانون تحصیل دیلوری مین ایک گانون پرگنہ جتھیاری مین ہے جو جدید بندوبست مین لیا ہے ایک دوکان میری چھپانیر مین بھی ہے اودے پور کی تحویلداری بھی میرے تعلق ہے ایک گماشتہ رہتا ہے اور اوسکے ماتحت ملازمان دوکان ہین - اور بریلی مین تحویلدار منجانب سیٹھہ گوکل داس گوپال داس کی ہے پمفلٹ کو مین نے پڑھا ہے اومین جو ذکر برار کا بہ تعداد ایک لاکھہ چہتر ہزار بطور رشوت نسبت مہتمم بندوبست کے کیا ہے وہ غلط ہے نہ مین نے کوئی روپیہ اپنی مستاجری کی بابت یا کاشتکارون کی بابت مہتمم بندوبست کو دیا نہ میری تحویل مین یا تحویلدار تحصیل کی تحویل مین جمع ہوا اگر ایسا ہوتا تو تحویلدار جو میرا گماشتہ ہے بغیر میری اجازت کے

نہین جمع کرسکتا تھا لہذا مجھکو ضرور معلوم ہوتا میرے الیین دین اودے پورہ کے پرگنے مین ہے اگر بار
ہوتا تو کاشتکاران سے مجھکو معلوم ہوجاتا اور بریلی مین سیٹھہ جی جبل پور والے کا لین دین ہے اگر
کوئی بار ہوتا تو مجھکو ضرور معلوم ہوتا میری سماعت مین ضرور آتا میان یار محمد خان و فیض محمد خان کا حال
جو پمفلٹ مین لکھا ہے بابت ڈیڑہ کرور روپیہ کے وہ غلط ہے مین نے کسی سے نہین سُنا نہ مین یقین
کرسکتا ہون کیونکہ میرے موروثی بھی کھاتون سے جو میرے باپ کے عہد کے ہین مجھکو معلوم
ہوا ہے کہ میان یار محمد خان و میان فیض محمد خان اوس زمانے سے مقروض چلے آتے ہین - جب
میرے باپ کا روپیہ بابت قرضے کے بہت سے ان دونون کے ذمہ ہوگیا تھا میری باپ نے سرکار عالیہ
مین عرضی بھیجکر جاگیر میان یار محمد خان کی قرق کرائی تھی اور میان فیض محمد خان کی جایداد پر جو بار قرضہ
تھا وہ بذریعہ سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے وصول کیا گیا تھا پس ایسے مقروض و مجبورون
کے پاس یا مکان سے کرورون کی دولت کا نکلنا قابل یقین نہین ہوسکتا - قرضہ تعدادی ساٹھہ ہزار یا
عنقریب اسکے تھا جسکے عوض مین جاگیر قرق ہوئی تھی پس اگر کرورون روپیہ گھر مین ہوتا تو جاگیر
کیون قرق ہونے دیتے مفلسی و مجبوری کی یہ حالت تھی کہ نو ہزار روپیہ کے قریب مجلس مشورہ
سرکار عالیہ سے معاف کرانے کی تجویز ہوئی اور میرے زمانے کارگردگی مین وہ روپیہ بصلاح
و اجازت سیٹھہ گوکل داس گوپال داس صاحب مین نے معاف کردیا کہ اوسکی نالش نہین کی ایک
مقدمے مین جو باجلاس کرنیل وارڈ صاحب بہادر دائر تھا اور باجلاس مولوی مقصود علی خان صاحب
بہادر نائب وزیر دیوانی فوجداری فیصلے کو بھیجا گیا تھا میان یار محمد خان صاحب کی طرف سے اپنے
زر فاضل کا عذر غلط پیش کیا گیا تب نائب وزیر صاحب بہادر نے میان صاحب کو لکھا کہ نو ہزار روپیہ
سیٹھہ کا تم پر واجب الادا ہے اگر اب جھگڑا ہوگا تو وہ بھی دینا پڑے گا یہ حال تمول میان یار محمد خانصاحب

کا ہے مجھ سے مرزا افضال علی بیگ عنایت علی بیگ سے تجارتی بیوپار بھی رہتا ہے اور میرے اکثر
مقدمات عدالتون مین رہا کرتے ہین لیکن کبھی مرزایان نے مجھ سے نہ رشوت لی نہ کسی عدالتی کام مین
مدد کی مین یقین نہین کرتا کہ عدالتون پر اونکا کچھ دباؤ ہے مرزایان کا چال چلن اچھا ہے مین اونکی نسبت
الزامات قتل مندرجہ پمفلٹ کا یقین نہین کرتا الزامات مندرجہ پمفلٹ نسبت زنا بالجبر و بے عصمت
کرنے شریف عورتون کے بالکل غلط ہین مین نے کبھی نہین سُنا کہ وہ عیاش و زناکار ہین علاقہ
اودے پورہ مین جب مہتمم بندوبست بہادر گیے ہین دورہ پر مرزایان ساتھ نہین تھے نہ مرزایان کو کبھی
ساتھ مہتمم بندوبست کے دیکھا مہتمم بندوبست دورے پر تھے اور مرزایان بھوپال مین ہین۔

العبد
رام کشن سیٹھ بخط ہندی

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۲- جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار امولک چند منیب کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس

نمبر ۱ امولک چند ولد مانک چند قوم مارواڑی اوسوال جینی عمر ۴۲ سال ساکن مارواڑ ریاست بیکانیر
حال ساکن بھوپال پیشہ نوکری - بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ ڈاک پر سے پایا اور پڑھوا کر سُنا
کیونکہ مین اُردو نہین پڑھا ہون مین گماشتہ راجہ سیٹھ گوکل داس گوپال داس کی دوکان کا ہون جو بحیثیت
منیب کوٹھی واقع ریاست بھوپال مقرر ہون ایک بڑی کوٹھی صدر مقام چوک شہر بھوپال مین ہے جسکے
ایک پتی دار سیٹھ رام کشن ہین اور دوکانات متعلق بریلی و بھوپال مین ہین علاقہ باڑی و شاہگنج و بیلی و چندپور

چار تحصیلون مین ریاست بہوپال کے دیہات مستاجری بہی سیٹہہ صاحب کے ہین مین نے سُنا تہا کہ بوقت
انتقال میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم کے میان یار محمد خان و فیض محمد خان صاحبان ہر دو پسران
میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم مین تقسیم مال کی سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے کردی تہی
اوسوقت چار چار یا پانچ پانچ لاکہہ روپیہ کا مال دونون کو حصّہ مین ملا تہا وہ روپیہ دونون بہائیون
نے خرچ کر ڈالا اور قرضدار بہی ہوگیے ہماری دوکان سے قرض لیا ایک دفعہ تو قرضہ ذمگی اون کا
سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے اپنے پاس سے ادا کیا دوبارہ جب قرضہ ہوا تب ریاست سے
حکم قرقی جاگیر کا ہوا قریب چہہ سات سال کے جاگیر قرق رہی تب روپیہ وصول ہوا یہ حال میان یار محمد خان
کا ہے ہمارے کاغذات دوکان مین اب تک نو ہزار روپیہ کے قریب باقی مین اونکے کہاتے کے
چلا آتا ہے اور میان فیض محمد خان کی وفات پر جو قرضہ ہماری دوکان کا تہا اوسکے عوض مین جایداد میان صاحب
مرحوم کی قدسیہ بیگم صاحبہ نے قبضہ کرکے نیلام کرکے ہم لوگون کو چُکایا تب بہی اوس جایداد سے پورا روپیہ
ادا نہین ہوا قریب ساڑہے آٹہہ ہزار روپیہ کے باقی رہا۔ جو اب تک ذمے میان فیض محمد خان
مرحوم کے باقی چلا آتا ہے یہ بیان میرا مطابق بہی کہاتون کے ہے جو موجود ہین تحصیل بریلی مین ہمارے
سیٹہہ جی کا گماشتہ تحویلدار ہے کوئی روپیہ برار کا اوس تحویل مین جمع ہونا مین نے کبہی نہین سُنا
ایسا نہین ہوسکتا تہا کہ گماشتہ متعینہ دوکان بریلی اِس قسم کا روپیہ جمع کرتا اور مجہکو اطلاع نہوتی یہ بات محض غلط
ہے کہ مستاجرون سے پانچ سو روپیہ فی کس مرزایان اور نائب وزیر مال نے لیا ہے اگر ایسا ہوتا تو ہمکو ضرور معلوم
ہوتا ہمارے یہان بہی دیہاتِ مستاجری ہین اور لین دین بہی مستاجران کا ہے ہمسے اور مرزایان افضال علی بیگ
عنایت علی بیگ سے بہی بیوپار ہے وہ تجارت کرتے ہین ملاقات سیٹہہ جی سے بہی ہے لیکن کبہی کسی مقدمے
مین ہماری سفارش نہین کی کسی حاکم عدالت سے یا دوسرے حاکم سے اگر اونکو ایسا اختیار ہوتا تو ضرور وہ ہماری مدد کرتے

نسبت اون سے کبھی کبھی تکرار بھی ہو جاتی ہی بعض مقدمات بھی ایک دوسرے کے خلاف لڑتے ہین جیسا کہ کارپردازان کا
دستور عام ہی عدالت سے جو فیصلہ ہو وہ مانتے ہین نمبر ۹ پمفلٹ مین جو ہزاری مل و پرسوری کشور سہتانی کا مقدمہ
درج ہی اوسکا اب تک عدالت سے کوئی فیصلہ نہین ہوا نہ مرزایان کا اوس سے کوئی تعلق ہی نمبر ۱۰ مین جس مقدمہ
کا ذکر ہے وہ بھی غلط لکھا ہی گمیر مل وسری مل کا پونم چند سنگھی سے کچھ لین دین کا جھگڑا تھا پونم چند کی سہتانی
نے نیابت مال مین عرضی دی تھی بابت پانچ ہزار روپیے کے کہ یہ روپیہ گمیر مل سری مل سے لینا ہی اور مین
سرکاری باقیدار ہون تو میرا مطالبہ گمیر مل سری مل سے وصول کر کے سرکاری مطالبہ مین لیا جاوے چنانچہ
جب قرقی کا حکم ہوا گمیر مل سری مل کی دوکان سے ایک ہنڈی پانچ ہزار روپیہ کی لکھکر پیش کی گئی قرقی نہین
ہوئی رشوت ستانی کا قصہ بالکل غلط ہی بابت نمبر ۲ مقدمہ مندر جینیون کے جو مضمون لکھا ہی بالکل غلط ہے
عہد کرنیل واڑو صاحب بہادر مین نہ کبھی اس مندر کے اوپر کوئی عمارت بنوائی گئی نہ مسمار ہوئی عہد وزارت حال مین
ایک جزو عمارت اوپر بنایا گیا تھا بلا اجازت سرکار یا کسی عہدہ دار کے جب اوسکی نالش ہوئی مجسٹریٹ صاحب نے تحقیقات
کی نائب وزیر صاحب بہادر فوجداری و دیوانی تحقیقات کو بر سر موقع تشریف لیگئے اور پھر آخر مین وزیر صاحب ریاست نے
موقع پر جا کر ملاحظہ کیا اور تحقیقات کی نقشہ بنوایا بعد اوسکے وزیر صاحب نے تجویز کیا کہ بلا اجازت بنانیکے سبب جو درجہ
جدید بنایا گیا ہی توڑوا دیا جاوے سرکار سے ایسا ہی حکم ہوا اور تعمیل ہوئی آج تک ہم لوگ عذردار چلے جاتے ہین لیکن
کسی کو رشوت نہین دیگئی اگر پہلے ہم لوگون نے یا ہمارے جینی بھائیون نے جنکا مندر ہی وزارت کی اجازت سے بنوایا
ہوتا تو کیون کھودا جاتا ہمنے پہلے سمجھا تھا کہ اس عمارت کے اوپر عمارت بنالینے مین اجازت کی ضرورت نہین ہی اس سبب سے
دھوکھا ہوا تھا۔ مرزایان کا اس معاملے سے کیا تعلق ہی اونکو کیا واسطہ جو پچاس ہزار روپیہ دیا جاتا۔ العبد امولک چند ولد مانک چند

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۲ ۔ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی نجیب خان برادر منشی حسین خان مرحوم

نمبر۱۱- نجیب خان ولد کالے خان قوم پٹھان ساکن ساگر حال ساکن بھوپال عمر تخمیناً ٥٦ سال
پیشہ نوکری بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ۴۲ سال سے بھوپال کے ملک مین ہون اور ملازم ہون
سنہ ۱۲۶۰ فصلی سے میرے بھائی منشی حسین خان مرحوم پہلے آئے تھے مین بھی اونکے بعد آیا اور نوکر
ہو گیا میرے بھائی پہلے تھانہ دار جہانگیر آباد ہوے پھر عمارت کا کام اونکے تعلق مین ہوا جب
موتی مسجد کی تعمیر شروع ہوئی بھائی کے تعلق خاص کام اوسکی تعمیر کا کیا گیا اور مجھکو سرکار سکندر بیگم صاحبہ
مرحومہ نے دیگر عمارت کا کام سپرد فرمایا زمانہ غدر مین میری تبدیلی میگزین کی مہتممی پر ہوئی اب تک
اوسی عہدہ پہ ہون ساٹھہ روپیہ تنخواہ ملتی ہے میرے بھائی کو ایک موضع تخمیناً ممالہ سے٥ کی جمع کا
خیر خواہی غدر مین سرکار سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے عطا فرمایا تھا اور دیگر مواضعات بروقت
ظہور با تعلق دیگر خدمات کے وقت بوقت سرکار مرحومہ نیز سرکار حال نے عطا کیے تھے اور
سو روپیہ ماہانہ بھی ملتا تھا جہان تک مجھکو یاد ہے اسناد جاگیری دیہات کی سب حین حیاتی تھین
بعد وفات منشی حسین خان مرحوم میرے بھائی کے ایک موضع بٹیر کھیڑی جو خیر خواہی ایام غدر
مین ملا دیا تھا باوجود حین حیات ہونے کے پھر سے سرکار عالیہ نے بطور وقف واسطے مدد
جایداد وقفیہ منشی صاحب مرحوم کے مجدداً از روے سند خاص عطا فرمایا دیگر دیہات ضبط ہو گیے
وزارت سے سفارش ہوئی تھی کہ ایک گانون چھہ سو روپیہ سالانہ محاصل کا عظیم اللہ خان پسر منشی
حسین خان مرحوم کو اور عطا کیا جاوے لیکن سرکار عالیہ نے جاگیر دینے سے انکار فرماکر
چھہ سو روپیہ سالانہ نقدی بحساب پچاس ٥٠ روپیہ مقرر فرمایا منشی حسین خان مرحوم نے ایک وصیت نامہ
جسکو وقف نامہ ہملوگ کہتے ہین اپنی حیات مین تخمیناً دو سال پہلے لکھا تھا وہ پیش ہوا اور

محکمہ نظارت مین اوس کے اوپر شہادت لی گئی حافظ سید محمد سورتی مہتمم وظائف ریاست و مولوی
عبد الکریم مہتمم مصارف ڈیوڑہی خاص و عظیم اللہ خان اسپر منشی حسین خان مرحوم کی اوس بابت آویزہ
گواہی تہی اور میری بھی گواہی تہی سب کے اظہارات لکہے گئے اور صحت کی تصدیق ہوکر سرکار
مین مسل بہیجی گئی سرکار عالیہ نے مطابق اوسکے مجہکو متولی جایداد وقفیہ کا جیسا کہ منشی مرحوم نے لکہا تہا
منظور فرمایا کہ حکم انتظام کا صادر کیا مطابق اوس کے مین کام کرتا ہون منشی صاحب مرحوم کو جو دینا تہا
واسطے بسر بر کے عظیم اللہ خان کو دے گئے اور دیگر یادداشت جو وقف نامہ مین لکہی ہے
عظیم اللہ خان کو لا دعوی لکہہ گئے مسل اوسکی سرکار مین موجود ہے۔ ایام غدر مین کوئی خیر خواہی
سرکار انگریزی کی منشی حسین خان نے نہین کی تہی کیونکہ وہ غدر سے پہلے نوکر ریاست بہوپال
کے تہے اور جو خیر خواہی کی تہی وہ بہی ریاست کے کامون مین تہی جس طرح اور عہدہ داران ریاست
کو انعام و جاگیر وغیرہ ملی اون کو بہی ملی تہی مرزایان کا کوئی تعلق اس معاملہ سے نہین تہا اور نہ
مجھکو کچہہ ملا کہ مین اوس مین سے کسی کو دیتا جس وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم سے میرے تعلق
انتظام ہوا ہے وہ جایداد وقف کا ہے مین اوس مین سے کچہہ پا نہین سکتا خود واقف بہی اوسکو
مسترد نہین کر سکتا تہا نہ اوس مین ذاتی صرف کر سکتا تہا پس میرا کیا فائدہ ہوا ہے جو ایک لاکھ روپیہ
مین مرزایان یا نائب مال کو رشوت مین دیتا مقدمہ کا فیصلہ خود سرکار عالیہ نے کیا ہے۔ نسبت
نمبر ۱۶ کے یہ بیان ہے کہ ایک مقدمہ میرے بہائی نے فیاض حسین خان اپنے برادر زادہ ولد
دیانت خان پر دائر کیا تہا بابت نوٹ بیس ہزار روپیہ کے یہ خود ہی منشی حسین خان مرحوم سے
درخواست صدر المہامی مین پیش کی جہان مقدمہ دائر تہا کہ یہ مقدمہ ہمارا خانگی ہے ہم بطور خود فیصلہ
کر لینگے عدالت سے خارج کیا جاوے جب مدعی راضی نامہ دے اور کچہہ ثبوت پیش

نہ کرے تو مقدمہ خارج ہو ہی جائیگا اس میں رشوت کی کیا ضرورت تھی اور فیاض حسین کیون رشوت دیتا مرزایان سے کوئی تعلق نہین تھا۔

العبـــــــــد

نجیب خان مہتمم میگزین

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۲ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار منشی سید محمد عبد العلیخان منصرم دفتر حضور

نمبر ۱۲۔ محمد عبد العلیخان ولد منشی سید امجد علی قوم سید رضوی عمر تخمیناً ۴۵ سال پیشہ نوکری قدیم متوطن شجاعلپور علاقہ گوالیار حال ساکن بھوپال نے بقول صالح بیان کیا کہ قریب ۴۰ سال کا ملازم ریاست بھوپال ہون ابتدا سے مین نے اسی ریاست کی ملازمت کی پہر کہا کہ کچھ دن علاقہ سیہور مین جب انتظام اوس کا تحت سپرنٹنڈنٹی میرے والد مرحوم کے تھا بطور محرری کام سیکھتا تھا چونکہ میرے تعلق کام نہین تہا مین بروقت وفات فوجدار محمد خان صاحب مرحوم جو کارروائی ہوئی اوس سے واقف نہین نہ قرقی جاگیر یار محمد خان صاحب سے واقف ہون سنی ہوئی بات مین نہین لکھ سکتا جو ذاتی علم ہو وہی لکھ سکتا ہون۔ دیہات جاگیر منشی حسین خان مرحوم جہان تک مجھکو یاد ہے اونکی اسناد مین نسلاً بعد نسلاً قید نہین تھی۔ بعد وفات منشی مرحوم ایک گانون واسطے مصارف وقفیہ مسجد وغیرہ کے سرکار سے عطا ہوا ہے باقی دیہات بازیافت ہو گیے عہد وزارت حال مین میرا کبھی تنزل نہین ہوا نہ میری تنخواہ کم ہوئی مین سنہ ۱۳۰۰ھ

مین نایب دوم مقرر ہوا تھا اور تنخواہ ایک ہزار روپیہ ہوئی تھی بعد وفات ۱۳۰۲ھ مین نایب وزیر دیوانی مقرر
ہوا مشاہرہ پانچسو روپیہ اور پانچ سو روپیہ ذاتی تنخواہ علاوہ عہدہ کے سرکار سے مقرر رہی -
۲۶ ربیع الثانی سنہ ۱۳۰۶ھ کو کرنیل وارڈ صاحب بہادر سابق وزیر ریاست نے اوس عہدہ سے
گھٹا کر اور ڈیڑھ سو روپیہ تنخواہ مین کم کر کے حاکم مرافعہ کے نام سے مقرر کیا اور میرے عہدہ نیابت
وزارت پر مولوی مقصود علیخان کو دوسری جگہہ سے بلا کر مقرر کر دیا بعد اوس کے پھر تنخواہ بدستور
رہی لیکن مین اسسٹنٹ نایب وزیر مال کے لقب سے مقرر کیا گیا عہد وزارت حال مین ایک
مرتبہ مین قایم مقام نایب وزیر دیوانی فوجداری کا مقرر ہوا جب تک مولوی محمد احسن صاحب
مرحوم نے مجھ سے چارج نہین لیا مین نے کام کیا بعد ازان مین اپنی تنخواہ پانے پر دفتر حضور
کا منصرم مقرر ہوا جبکہ دیوان ٹھاکر پرشاد پر مقدمات دایر ہوے - مین نے سنا تھا کہ عہد وزارت
حال سے پہلے کی نسبت مقدمات دیوان مذکور پر دایر تھے مقدمات متدایرہ سے جو عدالت فوجداری
مین سپرد ہوے خاص طور پر تین حاکمون کو سماعت کا حکم ہوا تھا مولوی محمد احسن خان نایب وزیر
دیوانی فوجداری دیوان جادو راے منشی عنایت حسین خان صدر المہام تینون نے بالاتفاق
فیصلہ کیا اور دیوان ٹھاکر پرشاد کو سزا دی دیوان جادو راے متوفی بہت قدیم ملازم اس ریاست
کے تھے عہد نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ سے مین نے اون کو دیکھا مختلف عہدون پر دیوان
برادر زادہ راجہ کشن رام معتمد المہام متوفی کے تھے انکا موروثی تعلق تھا منشی عنایت حسین خان
بھی ۱۹ یا ۲۰ سال کے ملازم ریاست ہین اور سرکار عالیہ کے اخوان ریاست مین شادی بھی کر لی
ہے بسبب اہل و عیال کے مکان بنا کر توطن بھوپال اختیار کر لیا ہے الطاف حسین سابق معتمد
سایر کل کا حال مجھکو یہ معلوم ہے کہ ایک مرتبہ بزمانہ دربار شاہنشاہی مقام دہلی جب سرکار عالیہ

تشریف لیگئی ہین اوس زمانہ مین بوجہ کسی جرم کے اون کا اخراج ملک بھوپال سے ہوا تھا پہر دوبارہ
کسی تدبیر سے یا ذریعہ سے آگیے اور پہر مہتمم سایر کل مقرر ہوگیے اون پر مقدمات بکثرت پہلے سے
دایر تھے اور عہد وزارت حال مین بہی مقدمات دایر ہوے اونکی تحقیقات عدالتانہ سپہ ۔ صدرالمہام
صاحب فوجداری کے ہوئی صدرالمہام نے الطاف حسین کو سزاے قید دی اس وجہ سے وہ
موقوف ہوے وہ رہنے والے ضلع فتحپور ہسوا کے تہے نسبت دیگر مطالب مندرجہ پمفلٹ کے
مین کچہہ واقف نہین ہون اگر کوئی خاص بات میرے علم کی دریافت کی جاے تو مین جواب دیسکتا
ہون معاملہ مکان یار محمد خان تعدادی ڈیڑہ کرور روپیہ کا سوال کیا گیا جواب نہ مجہہ سے متعلق نہ مین جانتا
ہون ۔ نسبت اخراج مرزایان عنایت علی بیگ و افضال علی بیگ کے جو پمفلٹ مین کیفیت
درج ہے یہ واقعہ مندرجہ صحیح طور پر نہین لکہا گیا سر لیپل گریفن کے وقت مین ایک بار خفگی ہوئی
تھی مرزا افضال علی بیگ کے اندور جانے پر افضال علی بیگ سے دریافت کیا تھا کہ تم اندور کیون
آئے ہو مرزا نے کہا کہ واسطے علاج حکیم محمد اعظم خان کے سر لیپل گریفن صاحب نے کہا کہ وہ حکیم
یہان آجکل نہین ہے تب مرزا نے کہا کہ یہان آنے پر مجہکو بہی معلوم ہوا لہذا مین علاج انگریز ڈاکٹر
صاحب کا کرونگا اوسپر سر لیپل گریفن صاحب نے ناراض ہوکر حکم دیا کہ اندور مین نہ ٹھہرو اور ریاست
مین لکہہ بہیجا لیکن کوئی حکم اخراج اوس وقت نہین ہوا مین اوس زمانہ مین وکیل ریاست متعینہ اجنٹی سیہور
تھا واقعہ مذکورہ بالا مین نے سنا تھا شاید ۱۲۹۸ھ یا ۱۲۹۹ھ کا یہ واقعہ ہوگا لیکن اخراج مرزایان
کا بعد کو بحکم کرنیل وارڈ صاحب بہادر ہوا تھا جسکی بابت مرزایان نے درخواست ہنوی صاحب
بہادر اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کو دی صاحب ممدوح نے تحقیقات فرماکر حکم اپنے وطن شہر
بہوپال مین واپس آنے کا صادر فرمایا یہ حکم واپسی بہی کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے زمانہ مین ہوا اور

وہ واپس بھی آ گئے۔ یہ بیان کہ وزیر حال کو کسی حکمت عملی میں پھانس کر یہ آمو جود ہوئے غلط ہے۔
بربنے وہم محض اظہار دستخطی میرا ختم ہوا۔ سید محمد عبد العلی خان۔

گواہ نے خود پڑھکر دستخط کیے اور تصدیق کیا۔ ۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ چنی لال خزانچی ریاست

نمبر ۱۳۳ سیٹھہ چنی لال ولد مچھراج قوم اوسوال جینی ساکن قدیم جیپور حال بھوپال عمر تخمیناً ۵ سال پیشہ مہاجنی و نوکری میں نے عہدہ خزانچی گری و مہتممی خزانہ ریاست کا عنقریب چار سال سے پایا ہے پہلے سے آمد رفت تھی کاروبار مہاجنی کا اس ملک میں ۳۰ سال سے کرتا تھا اور جواہرات سرکار عالیہ کے حضور میں فروخت کو لاتا اور فروخت کرتا تھا۔ کوئی رقم سات لاکھ روپیہ کی یا اس سے کم خزانہ بھوپال سے گذشتہ سال میں مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کو نہیں دی گئی نہ اونکے نام سے مجرائی میں پڑی ہے۔ نسبت نمبر ۲۸ پمفلٹ کے جو درباب مستورات ذکر بے عصمت کا کیا ہے میں ان باتوں سے واقف نہیں ہوں نسبت مندر جین مت کے میرا یہ بیان ہے کہ میں اوس مت کا جینی نہیں ہوں نہ اوس مندر میں کبھی جاتا ہوں مجھکو صرف اس قدر معلوم ہے کہ مندر کا ایک درجہ جو جدید بنا تھا توڑوا یا گیا ہے اور کچھہ نہیں جانتا۔

دستخط چنی لال خزانچی بخط ہندی ۔ پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔

۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار ملا نورجی بوہرہ

نمبر ۱۴- نورجی باپکا نام محمد علی قوم بوہرہ ساکن شہر بھوپال محلہ پشت جامع مسجد عمر تخمیناً لعہ سال پیشہ دوکانداری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین پشتنون سے رہنے والا بھوپال کا ہون میان فوجدار محمد خان کا انتقال میرے سامنے ہوا بعد وفات میان مرحوم کے ہر دو پسران یار محمد خان وفیض محمد خان پر ترکہ تقسیم ہوا سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے اپنے ہاتھہ سے تقسیم کیا مجھسے اور گلاب چند مہاجن سے تخمینہ کرایا تھا اوس کا کاغذ لکھا گیا تھا متصدیون نے لکھا تھا نصف نصف بٹا تھا مگر کہ وروں کا مال نہین تھا کپڑا لتا اسباب مال نیلام کیا گیا تھا مین بولی نیلام کی بولتا تھا جب قیمت مناسب پر بولی آجاتی تھی بولی بحکم سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ ختم ہوتی تھی قیمت کل مال کی کاغذ مین ہوگی مجھکو زبانی یاد نہین ہے فیس کمیشن نیلام کی مجھکو کچھہ نہین ملی کیونکہ مین سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ کا نوکر تھا۔

العبد
نشانی نورجی بوہرہ

گواہ کو پڑھہ کر سنایا گیا اور تصدیق ہوا - ۳ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ [دستخط وزیر صاحب بہادر]

اظہار منشی عبدالرحمن خان نایب ناظم مغرب

نمبر ۱۵- عبدالرحمن خان ولد محمد سعید خان قوم افغان سورتی ساکن جاورہ قدیم متوطن رامپور ریاست عمر تخمیناً لعہ سال پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ جو ضیاء الحق کے نام سے چھپا ہے پڑھا اوس مین دو مقدمہ میرے زمانہ قایم مقامی نظامت شمال کے درج ہین ایک مقدمہ ناصر خان مستاجر نیپانیا کا ہے کہ جو موضع سرار علاقہ دیوان گنج مین قتل ہوا تھا ایک ولایتی ملازم ناصر خان کا لیکن مجھکو اوسکی اصلیت معلوم نہین ہوئی کیا تھی کیونکہ چالان مقدمہ کا

تھانہ دار نے بعد تحقیقات عدالت میں الہامی میں کر دیا اور مین دو تین روز پہلے تمر زو کو نظامت
پر پہونچا تھا وہ مقدمہ مجھ سے سنگ بنا گیا اس کا ہے اوکی جو مسل بحال سے مرتب ہو کر نظامت
مین نہین آئی تھی کہ مین اپنے وطن کو چلا گیا بعد واپسی نظامت شمال سے نیابت نظامت غرب
پر بھیجا گیا اور کسی مقدمہ کو مین نہین جانتا ہون جبتک ناظم ضلع رہا یا نیابت نظامت پر رہا شمال و
مشرق مین اور اب مغرب مین نایب ناظم ہون مقدمات جنگل یا مستاجری مین کوئی مداخلت
مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کی مین نے نہین دیکھی نہ مجھکو کبھی کسی مقدمہ کی سفارشی
طور پر فیصل کرنے کے واسطے مجبور کیا مجھپر کبھی کسی نے یہ بات ظاہر نہین کی کہ مستاجری بحال
رکھنے کے واسطے مستاجرون سے پانچ سو روپیہ مرزایان کو دینا پڑتا ہے مین تحصیلدار تھا
بعہدہ وزارت حال چالیس روپیہ ماہانہ سے میری ترقی عہدہ نیابت نظامت مشرق پر مشاہرہ
۵۰ ماہانہ ہوئی بعد اوس کے مین بطور منصرم نظامت شمال مقرر کیا گیا ساتھہ ترقی تنخواہ کے ۷۵
ماہانہ پر پھر مین قایم مقام ناظم کیا گیا لیکن کسی ترقی کے وقت نہ مین نے مرزایان خواہ نایب وزیر صاحب
مال کو کچھہ دیا نہ مجھسے کسی نے مانگا نہ میرے کسی دوست تحصیلدار یا تھانہ دار نے کبھی بیان کیا
کہ کوئی رقم رشوت مین دینے سے ترقی ہوئی ہے مین گیارہ سال کا ملازم ہون ۱۳۰۱ھ مین ابتدا
مقرر ہوا تھا نہ کسی رعیت سے کوئی روپیہ بار نذرانہ کہ اس نام سے لیا گیا فی مستاجر پانچ سو روپیہ
لیا جانا غلط ہے مجھسے کسی مستاجر نے آج تک نہین بیان کیا اگر ایسا ہوتا تو میرے اوپر
مخفی نہ رہتا۔ ایک مرتبہ مین اسامیان گلگانوان کی تحقیقات کو دیوانگنج مین مقیم تھا اور بندوبست
کی تحقیقات کرتا تھا اوس وقت مین کسی نے خلاف واقع مرزا افضال علی بیگ سے یہ کہا کہ
عبدالکریم کے وکیل کے کہنے سے اسامیان گلگانوان کو ناظم صاحب نے ایسا تنگ کیا ہے

کہ جس سے اسامیان بہاگ جانے پر آمادہ ہین چونکہ شبیر حسین مستاجر گانوان کے تہے اونکے نقصان کی نظر سے ایک تحریر نسکا بنام مرزا افضال علی بیگ نے مجہکو لکہی تہی سوا اوس کے کبہی مجہکو کوئی تحریر بہی ایسی نہین لکہی جسمین شکایت پائی جاے مجہسے اور مرزایان افضال علی بیگ اور عنایت علی بیگ سے اوس وقت سے دوستی ہے جب سے کہ مین اس ملک مین آیا ہون فقط

عبدالرحمن خان نایب ناظم مغرب یہ اظہار مین نے پڑہکر دستخط کیے ہین ۔ گواہ نے خود پڑہکر دستخط کیے اور میرے روبرو سامنے تصدیق کیا ۔ ۲۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ { دستخط وزیر صاحب بہادر }

اظہار منشی ریواشنکر تحصیلدار

نمبر ۱۶ ۔ ریواشنکر ولد گنبش رائے قوم کایستھ سری باستم عمر تخمیناً ۵۵ سال متوطن قدیم مین پوری حال بہوپال پیشہ نوکری بحلف مذہبی بیان کیا کہ میری چوتہی پشت ہے جب سے مین نے اس ملک مین سکونت اختیار کی شادی بیاہ کا تعلق صرف وطن اصلی سے باقی ہے مین نے پمفلٹ پڑہا جو واقعات اوس مین درج ہین مین اون سے واقف نہین ہون اور اون باتون کو جو پمفلٹ مین لکہی ہین صحیح نہین سمجھتا ہون نمبر ۲۰ مین جو لکہا ہے کہ ایک ہزار روپیہ ہر تحصیلدار سے لیا گیا جسنے دیا وہ بحال رہا ورنہ موقوف ہوا یہ بات غلط ہے مین نے کوئی حبہ کسی کو نہین دیا سرکار سے میر التقرر ہوا ہے اور بغیر کسی صرفہ کے بحال ہون ضامن علی کو چوتہا سال ہے اوس نے پنشن پائی بوجہ پیرانہ سالی کے عبد الحکیم کی بہی پنشن ہوگئی ہے مقصود علیخان بوجہ جرائم کے جو مقدمات متدایرہ سے اون پر عائد تہے تحصیلداری سے علحدہ کیے گیے تہانہ داران کے حالات سے مین واقف نہین ہون مجہہ سے تعلق نہین ۔ بندوبست کے پٹہ جات تقسیم ہوگیے تہے

جب مین اوس تحصیل صدیق گنج مین تقرر ہوا لیکن مستاجری بند۔ بابت میری موجودگی مین
ہوا ہے مجھ سے کسی نے شکایت نہین کی کہ کچھ ثبوت ملیگی اسامیان یا مستاجران کی طرف
سے تقرر بند۔ بابت یا اونکے غلہ کو دو سہ سال ہے مجھکو جب مین بچھوری کی تحصیل سے بدلکر صدیق گنج
کی تحصیل مین گیا۔ نمبر ۵۵ پانچ سو روپیہ فی مستاجر لینے کا بیان غلط ہے کوئی ایسا روپیہ مرزایان
افضال علی بیگ عنایت علی بیگ سے یا نائب وزیر یال نے وصول نہین کیا اگر ایسا ہین وین کی
محال مین ہوتا تو مجھکو ضرور معلوم ہوجاتا نمبر ۵۶ مین جو لکھا ہے وہ غلط ہے اس قدر کہ غلہ دینے پر
مالگذاران مجبور کیے جاتے ہین اور یہ بھی غلط ہے کہ فی مالی دو روپیہ کسر کا تحصیلداران نے وصول
کیا بلکہ اصل یہ بات ہے کہ غلہ بقدر ایک چہارم قسط کے خریدا جاتا ہے طالبہ ہوتا ہے مستاجران سے
اگر وہ غلہ طلوبہ دیسکے تو غلہ دیا ورنہ نقدی ادا کیا اوس سے خوش خرید بنرخ بازار لیکر لیا گیا یہ
غلہ کچھ رفاہ عام کے کامون مین صرف ہوتا ہے کچھ سرکاری کوٹھی مین بھوپال کے بھیجا جاتا ہے
اور کچھ بیج کھاد مین کاشتکاران کو بلا باڑہی کے دیا جاتا ہے رفاہ عام وہ کام ہے جو سرکار سے
غریبون کو گرانی نرخ کے وقت مین ارزان نرخ سے غلہ دیا جاتا ہے کوٹھہ کا غلہ دعوت مدارات مین
صرف ہوتا ہے کچھ فقیرون کو خیرات مین تقسیم ہوتا ہے نمبر ۵۸ پمفلٹ بھی بابت زناکاری مرزایان
غلط ہے کوئی حرکت اس قسم کی مرزایان سے ہوتے مین نے نہین سنی مین مرزایان کو خوب جانتا
ہون اپنے بچپن سے جب سے کہ مین سکندر بیگم صاحبہ کے عہد مین ہوشیار ہوا مین نے اونکا چال
چلن اچھا دیکھا مرزا امجد علی بیگ اونکے والد رکن ریاست تھے اور وکیل ریاست بھی تھے بعد
وفات مرزا امجد علی بیگ کے سرکار عالیہ سکندر بیگم صاحبہ نے پسران مرزا مرحوم کا وظیفہ مقرر
کیا تھا اور وہ روبکاری مین سرکار عالیہ کے حاضر رہتے تھے۔ مجھکو بھی معلوم نہین ہوا کہ انتظام جب

پولس ڈاکہ ڈلواتے ہین بیسے رحال صدیق گنج مین تو کوئی ڈاکہ نہین پڑا۔

ریواشنکر تحصیلدار صدیق گنج بقلم خود۔

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۲۴ رجمادی الثانی ۱۳۱۰ھ۔ { دستخط وزیر صاحب بہادر }

اظہار حافظ حبیب اللہ خان تحصیلدار

نمبر ۷ ۔ حبیب اللہ خان ولد مجاہد خان قوم پٹھان یوسف زئی عمر تخمینا ۴۵ سال پیشہ نوکری سکونت بہوپال بحلف مذہبی ۔ مین موروثی باشندہ ریاست بہوپال کا ہون میرے مورث اعلی ولایت افغانستان سے آئے تھے ۔ مین پندرہ سال کا ملازم ریاست ہون دو سال کا عرصہ ہوا کہ جب مین تحصیلداری کے عہدہ پر مقرر ہوا مین پیشدست میرمنشی وزارت صیغہ مال کا بمشاہرہ ۱۵ تھا عہد وزارت حال مین اس عہدہ سے بمشاہرہ للعہ میری ترقی نیابت مال کی منشی گری پر ہوئی اور وہان سے بریلی کا تحصیلدار بمشاہرہ صہ ہوا پھر گذشتہ سال کے دربار مین باضافہ دس روپیہ بمشاہرہ ۵ مقرر ہوا مین تحصیلداری جاور پر تعینات کیا گیا ان متواتر ترقیون مین کسی کو مرزایان افضال علی بیگ یا عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب مال کو مین نے کچھ نہین دیا نہ کسی نے مجھسے کچھ طلب کیا پمفلٹ مین جو لکھا ہے کہ کوئی تحصیلدار بحال نہین رہتا جو ایک ہزار روپیہ مرزایان و نائب مال کو نہ دے نہ ترقی پاسکتا ہے جو پانچ ہزار روپیہ ان لوگون کو نہ دے یہ بات بالکل غلط ہے ۔ نمبر ۲۸ مین جو مضمون نسبت زناکاری و بے عصمتی کرنے شریف خاندانی عورتون کے لکھا ہے اور مرزایان پر الزام لگایا ہے یہ بالکل غلط ہی مین بہوپال کا رہنے والا ہون مجھہ سے یہ بات کیونکر مخفی رہتی کچھ بہی دادیلا اسکا شہر بہوپال

مین نہین ہے۔ مین مرزایان کے مکان سے قریب رہتا ہون حالت خوب جانتا ہون مین نے کوئی بدکاری مرزایان کی نہین سنی نہ مین اون کو زانی و بدچلن جانتا ہون۔ درباب غلہ قسط چہارم کے جو پمفلٹ مین ذکر ہے وہ صحیح نہین ہے غلہ بقدر یک قسط چہارم کے خریدنے کا حکم ہے اگر کوئی مستاجر غلہ مطلوبہ دے سکتا ہے تو لیا جاتا ہے جب وہ غلہ نہین دے سکتا تو نقد روپیہ اوس سے لیا جاتا ہے اور بقدر ضرورت جہان سے غلہ خریدنا ممکن ہوتا ہے خوش خرید حاصل کیا جاتا ہے یہ غلہ کسی قدر رفاہ عام کے کامون مین صرف ہوتا ہے کچھ غلہ گودہے مین بھوپال کو بھیجا جاتا ہے واسطے مصارف سرکاری اور خیرات وغیرہ کے اور کچھ بیج کہاد مین کاشتکاران کو دیا جاتا ہے بلا بازہی کاشتکاران سے بروقت پیدا ہونے کے جس قدر دیا جاتا ہے اوسی قدر واپس لیا جاتا ہے وزن کرکے کوئی کسر نہین لیجاتی عتقاف مانی کسر لینے کا بیان غلط ہے۔ پرگنہ جاورہ مین جب مین تعینات ہوا بندوبست کا کام ختم کرکے مہتمم بندوبست بہادر وہان سے چلے گیے تھے لیکن آج تک مجھسے کسی کاشتکار یا مستاجر یا دیگر شخص نے شکایت نہین کی کہ مہتمم صاحب بندوبست نے کوئی رشوت لی یہ پرگنہ کل خام تحصیل ہے باستثنا موضع حکیم پور کے جو بہت چھوٹا ہے صرف تین سو روپیہ کا ہے مستاجران بے دخل کردیے گیے ہین بوجہ باقی داری کے انتظام خام تحصیل کیا جاتا ہے قریب للعہ ہزار روپیہ کے اس پرگنہ مین جمع نسبت سابق کے گھٹائی گئی ہے لیکن کوئی شاکی رشوت دینے کا نہین ہے کوئی مستاجر بے دخل شدہ نہین کہتا کہ اوس سے پانچ روپیہ یا کوئی رقم مانگی تھی مرزایان یا نائب نذیریال یا مہتمم بندوبست نے اور بسبب نہ دینے کے بے دخل کیے گیے ہین بلکہ سب کہتے ہین کہ ہمنے باقی ڈالی تھی اوس سبب سے بے دخل ہوے ہین۔

میان یار محمد خان کا حال جو مین نے اپنے ہوش مین دیکھا وہ یہ ہے کہ اونکو مقروض ہی پایا ایک مرتبہ جاگیر قرضہ مین سیٹھہ رام لال کے قرق ہوئی تھی جب تک قرضہ ادا نہین ہوا اوس کے قبضہ مین رہی پانچ چھہ سال ہوے جب جاگیر قرضہ سے علحدہ ہوکر واپس ملی پہر بھی مین سنتا ہون کہ قرضہ اونکے ذمہ ہے ایک مقدمہ مین اجلاس وزارت مین دیکھا تہا جب مین پیشدست میر منشی مال کا تھا جسمین دوسو روپیہ کا دعویٰ بابت قیمت گوشت کے بُز قصاب نے کیا تھا اور اوس کا دعویٰ بعد سماعت عدالت ابتدائی سے خارج ہوکر درجہ بدرجہ ہوچکر آخر اپیل اجلاس وزارت مین پیش تھا میرے اوپر کبھی کوئی دباؤ مرزایان نے واسطے کسی مقدمہ کے نہین ڈالا مین نے کبھی مرزایان کو اجلاس وزارت مین آتے ہوے نہین دیکھا نہ کسی قسم کی دست اندازی اون کے معاملات وزارت مین کیی ۔

حبیب اللہ تحصیلدار جاورہ بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ { دستخط وزیر صاحب بہادر }

اظہار منشی عبد العزیز تحصیلدار

نمبر ۱۸ مولوی عبد العزیز ولد سید عبد اللہ قوم سید عمر تخمیناً للعہ سال پیشہ نوکری ساکن بلگرام ملک اودہ نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ؏ سال سے ملازم ریاست کا ہون مین نے نواب صدیق حسن خان صاحب مرحوم کی ہمشیرہ سے شادی کی تھی اون کا انتقال ہوگیا ہے۔ مین پہلے تھانہ دار جاورہ کا ہوا تھا پہر سیوانس مین بدلا گیا بعد ازان تحصیلدار سلوانی کا مقرر رہا اور مختلف اضلاع مین بدلا گیا اب چار سال سے دیوری کا تحصیلدار ہون میرے سامنے بندوبست جدید حال کے مہتمم بندوبست نے کیا پٹہ جات اسامی وار جدید تقسیم ہوئے بعدہ وزارت سے

مستاجری بندوبست کیا گیا اس جدید بندوبست مین اضافہ جمع کا ہوا ہے پہلے لعت کے
قریب جمع تھی اب ایک لاکھ اٹھائیس ہزار کے قریب جمع ہے یعنی تخمیناً بہت اضافہ ہوا ہے
معہ جمیع ممکن الزراعت کے جس کی سن بڑہی سے تجویز ہوئی ہے اور سال بسال کچھ بیشی ہوتی جاتی
ہے یہ کل جمع بلاوقت سال بسال تین برس سے وصول ہو رہی ہے کسی مستاجر یا کاشتکار نے
شکایت نہین کی کہ مہتمم بندوبست نے اون سے کچھ لیا ہے رشوت مین ممکن نہین کہ کوئی اہلکار
بندوبست یا مہتمم بندوبست رشوت لیتے اور چھپے چھپ جاتے حال کے مہتمم بندوبست کا جب
تقرر ہوا ہے اوس سے پہلے ایک شخص علیم اللہ نامی نائب مہتمم بندوبست ہو کر اوس پرگنہ مین
گیا تھا جس کے ہاتھ سے کچھ کاغذ مرتب ہوا تھا اوس نے جو کام کیا تھا اور کچھ رشوت لی تہی وہ
ظاہر ہو گئی تھی اوسی مقدمہ مین مواخذہ ہوا اور وہ اس ملک سے بھاگ گیا۔ اس وزارت کے عہد مین
مجھکو ایک مرتبہ ترقی ملی پچاس روپیہ ماہانہ سے ساٹھ روپیہ ماہانہ پر دوبارہ ساٹھ روپیہ ماہانہ سے پچہتر روپیہ
ماہانہ پر ترقی ملی یہ درجات ترقی کے عہد وزارت حال مین قائم ہوئے ہین۔ اس وزارت سے پہلے
کبھی کاغذ جمع خرچ سالتمام کا نو دس برس سے کم مین نہین بنتا تھا اب سال بسال جمع خرچ سال بہر
کا بنایا جاتا ہے اور دربار عام مین پیش ہو کر پڑہا جاتا ہے اور بلحاظ کارگذاری کے ہر شخص کو ترقی دیجاتی
ہے جو مستحق ہوتا ہے جسکا کام خراب ہوتا ہے اوس کو ہدایت دیجاتی ہے کہ چال چلن درست
کرے اور آیندہ اچھا کام ہونے لگتا ہے شرمندگی پانے سے۔ غلہ کی بابت جو پمفلٹ مین
ذکر ہے عا۔ فی مانی کسہ لینے کا وہ بیان بالکل غلط ہے واسطے رفاہ عام کے نیز بغرض کوٹھہ سرکاری
کے بہ نرخ بازار لیا جاتا ہے کوئی جبر نہین ہوتا فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ لیا جانا غلط ہے اور فی تحصیلدار
ایک ہزار بجال رہنے کا اور پانچہزار بصورت ترقی دینے کا جو ذکر ہے وہ بھی غلط ہے۔ مین نے

ترقی بھی پائی بحال بھی ہوں لیکن مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر ہال کو کچھ نہیں دیا نہ میری دانست مین کسی تحصیلدار نے کچھ دیا رعایا پر برار کرنے کا بیان بھی غلط ہے مستاجرون سے رشوت لینے کا بیان بھی غلط ہے کسی مستاجر سے کچھ نہیں لیا جاتا ہے منتظم صاحب پولس کی نسبت جو ڈاکہ زنی کرانے کا بیان ہے وہ بھی بالکل غلط ہے وہ تو انسداد ڈکیتی کا کرتے ہین میرے علاقہ مین کوئی ڈکیتی اس چار سال مین نہین ہوئی مرزایان عنایت علی بیگ افضال علی بیگ کا چال چلن جہانتک مجھکو علم ہے اچھا ہے مجھکو گنپت سنگہ کا حال خوب معلوم ہے وہ ایک مشہور بدچلن آدمی ہے وہ وکیل کبھی نہین ہوا نہ سرٹیفکیٹ اوس کو ملا مین پہلے بھی سلوانی مین رہا ہون اور گذشتہ سال مین چند ماہ کے واسطے بھیجا گیا تھا جب مرزا شجاعت علی بیگ کو وہان سے ہٹانے کی ضرورت تھی تاکہ شکایات گنپت سنگہ کی بہ نسبت مرزا شجاعت علی بیگ کے اونکی غیبت مین تحقیقات ہوجاے گنپت سنگہ کا دعوی بالکل غلط ٹھہرا تھا اس وجہ سے وہ قید ہوا تھا مگر ٹھیک حقیقت دعوی کی مجھکو نہین معلوم ہے مولوی محمد اسحاق خان صاحب بہادر ناظم ضلع مشرق نے تحقیقات کی تھی اور فیصلہ کیا تھا مین اوسی نظامت کے تحت مین تحصیلدار رہون۔

العبد

سید عبدالعزیز تحصیلدار اردیوری

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا { دستخط وزیر صاحب بہادر } ۴ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

اظہار منشی باقر حسین تحصیلدار

نمبر ۱۹ باقر حسین ولد ہر جسین قوم سید رضوی ساکن خاص بھوپال عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ میرے باپ دادا علی پور ضلع مین پوری کے رہنے والے

تھے لیکن میرے دادا المہدہ منشی گری سرکار قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین نوکر رہے اور میرے والد
نائب وکیل ریاست کے عہدہ پر مامور رہے میری پیدائش شہر بھوپال کی ہے اور مین خود ۱۴
سال کا نوکر ہون یعنی غرہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۸۶ھ کو ابتدائی تقرر میرا ہوا اوس وقت میری عمر تیرہ و چودہ سال
کی تھی پمفلٹ مین سنے پورا نہین دیکھا تھوڑا سا دیکھا ہے لیکن جو سوالات متعلق اوس کے مجھسے
کیے جاینگے اون کا جواب دونگا۔ بجواب سوالات بیان کیا مجھسے کبھی مرزایان یا نائب وزیر
صاحب بہادر یا ال نے کوئی حبہ نہین لیا نہ مجھپر کوئی دباؤ ڈالا مین نے کسی تحصیلدار سے بھی نہین سنا
اگر کوئی تحصیلدار واسطے بحال رہنے کے اپنے عہدہ پر دیتا یا عموماً تحصیلداران سے بغرض
مذکورہ بالا کوئی رقم لیجاتی تو یہ امر مجھپر مخفی نہین رہتا ضرور تذکرہ باہمی ہوجاتا میری موجودگی مین جدید
بندوبست ترمیم جمع کا پرگنہ آشٹہ مین ہوا ہے کچھ لین دین رشوت کا نہین ہوا نہ مہتمم بندوبست کو
کسی نے کچھ دیا۔ بہ نسبت جمع کمپاسی کے حال مین جمع گھٹائی گئی یعنی جو سختی تھی وہ رفع کی گئی بعد
چلے جانے مہتمم بندوبست کے اوس پرگنہ سے بھی کوئی شکایت اب تک نہین ہوئی ہے مین نے
نہین سنا کہ تھانہ دارون سے مرزایان خواہ منتظم صاحب پولیس نے کچھ لیا تھانہ دار آشٹہ خاص
آشٹہ مین رہتا ہے جہان مین رہتا ہون اور بہ کثرت ملاقات ہوا کرتی ہے اگر اوس کو کوئی رشوت
واسطے بحال رہنے عہدہ کے دینا پڑتی تو وہ مجھسے ضرور کہتے مجھسے کسی مستاجر نے شکایت
نہین کی کہ ہمسے مرزایان یا نائب مال نے کچھ بھی لیا ہے بہت سے مستاجر ہمارے پرگنہ کے
بعلت باقی داری بے دخل کیے گیے ہین کسی مستاجر نے ہمسے ایسا نہین بیان کیا کہ وہ بوجہ
نہ دینے رشوت کے نکالے گیے ہین نسبت بے دخلی مستاجران کے اور اونکی باقی داری کے
پہلے تحصیل سے رپورٹ ہوتی ہے نظامت مین اور نظامت سے نیابت مال مین اور نیابت مال

سے وزارت مین تب بمنظوری وزارت کے بے دخلی ہوتی ہے۔ میرا مکان شہر بھوپال مین ہے اور لڑکے بالے شہر بھوپال مین رہتے ہین اور جب مین تحصیل مین جاتا ہون وہان لڑکون کو لیجاتا ہون چونکہ میرے والد نے بھوپال مین شادی کر لی تھی اب بھوپال مین توطن ہوگیا بھوپال کے رہنے والون سے جہان تک برادری ہوگئی ہے مردون اور عورتون کی آمدرفت ہوا کرتی ہے مضمون مندرجہ نمبر ۲۸ پمفلٹ جو مجھکو پڑھکر سنایا گیا ہے بالکل غلط ہے میری پیدایش بھی قصبہ سیہور کی ہے اور مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کی بھی پیدایش قصبہ سیہور کی ہے اور مدتون یکجا رہنے کا اتفاق ہوا اور آمدرفت بھی اب تک مردون کی نیز عورتون کی جاری ہے میری واقفیت مین یہ بالکل اونپر بہتان ہے کبھی مین نے اون کو بدچلن نہین دیکھا نہ اون کی بدچلنی میری سماعت مین آئی۔ نسبت قتل کے جو بیان ہے یا بے عفتی مستورات کے دونون باتین ایسی ہین جنکو مین یقین نہین کرتا غلہ جو میرے پرگنہ مین خرید اگیا وہ واسطے بیج کھاد کے بغرض تقسیم کاشتکاران دیہات تحصیل لیا گیا وہ غلہ بلا باڑہی کے کاشتکاران کو دیا جاتا ہے کہ کاشتکاران آسودہ ہون کاشتکاران سے دو روپیہ فی مانی کسر نہین لی گئی مرزایان کی معرفت کوئی خریداری غلہ کی نہین ہوئی۔ باقر حسین تحصیلدار آشٹہ بقلم خود۔

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۶ر جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بہادر}

اظہار مولانا محمد عباس منصبدار

نمبر ۲۰ مولانا محمد عباس ولد احمد عرب شیروانی قوم شیخ انصاری عمر تخمیناً معہ سال ساکن حال بھوپال نے بقول صالح بیان کیا کہ مین ۱۲۵۳ھ سے بھوپال مین ہون اور مختلف عہدون مین

نوکر رہا ابتدا یہ ہے کہ میرے والد کو لانسنٹ ولکنسن صاحب پولیٹکل اجنٹ بھوپال نے واسطے اتالیقی نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم کے مقرر کیا تھا سنہ ۱۲۵۳ھ مین میری تنخواہ بالاشتراک خدمت مقرر ہوئی تھی سنہ ۱۲۶۱ھ تک رہی بعد انتقال نواب صاحب مرحوم مین بتوسط مقرر ہوا ما بین نواب سکندر بیگم صاحبہ و میان فوجدار محمد خان صاحب کے جو بمنظوری گورنمنٹ انگریزی مختار ریاست مقرر ہوئے تھے بعدہ چند بار تک ٹرولین صاحب کے عہد پولیٹکل اجنٹی مین عہدہ وکالت پر منجانب نواب سکندر بیگم صاحبہ مقرر رہا وہ زمانہ عنقریب تین ماہ کے تھا اسکے بعد نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے مجھکو طلب کر کے اپنی سرکار مین نوکر رکھا مہتمم تعمیر جامع مسجد کا مقرر کیا باغات و پورہ جات گرد شہر کا انتظام بھی مجھہ سے متعلق کیا ازان بعد اوایل عہد نواب شاہجہان بیگم صاحبہ مین جب نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر مرحوم سے عقد ہوا تب مین خدمت تاریخ نویسی پر مامور کیا گیا اور سنہ ۱۲۹۰ھ سے تا سنہ ۱۳۰۵ھ مین مہتمم نظامات و ممبر مجلس مشورہ کا رہا سنہ ۱۳۰۶ھ سے میرا نام منصب داران شاہی مین لکھا گیا اوس صیغہ سے پچہتر روپیہ ماہانہ پاتا ہون۔

نسبت دولت فوجدار محمد خان صاحب مرحوم اور اونکی اولاد کے مین نہین لکھہ سکتا کہ کرورون کی دولت اونکے گھر مین تھی میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم کی وفات پر تقسیم ترکہ کے مابین ہر دو پسران میان فیض محمد خان مرحوم و میان یار محمد خان مرحوم مین قدسیہ بیگم صاحبہ نے کر دی تھی میان فیض محمد خان مرحوم کی وفات پر اونکی جائداد متروکہ کچھہ تو ڈیوڑھی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین آکر نیلام ہوئی اور کچھہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ ریاست مین بذریعہ ضبطی لیگئی میان فیض محمد خان مرحوم و میان یار محمد خان دونون کے مصارف آمدنی سے بڑے ہوے تھے بدین وجہ دونون مقروض ہو گیے تھے حیات قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین اور بیگم صاحبہ مرحومہ نے دونون کا قرضہ ادا کر دیا تھا اور

بروقت وفات میان فیض محمد خان مرحوم اون پر قرضہ بازاریون کا بھی تھا اس سبب سے قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے جو مال نیلام کیا تہا اوس سے قرضہ ادا کیا تھا میان یار محمد خان کی جاگیر قرضہ دو کان گوکل داس گوپال داس مین جسکا شریک وپتی دار رام لال بھی تہا قرق ہوئی تھی اور بعد ادای کے واگذاشت ہوئی تھی۔ مین نے نمبر ۲۴ پمفلٹ کا جو مجھکو پڑہ کر سنایا گیا ہے سنا یہ بات میری عقل مین نہین آتی کیونکہ ڈیڑہ کرور روپیہ کا ترکہ تو میری سمجھ مین کبھی ریاست مین بھی کسی کو نہین ملا نہ اسقدر خزانہ ریاست مین جمع ہوا نواب جہانگیر محمد خان صاحب کا انتقال جب ہوا وہ مقروض تہے تیئیس ۲۳ لاکھ روپیہ کے اور سکندر بیگم صاحبہ نے ادا کیا۔

نواب غوث محمد خان مرحوم کی گذر اوقات خود اونکی ڈیوڑہی خاص کی جاگیر پر تھی اوس مین کس قدر روپیہ جمع ہو سکتا تھا کیونکہ کل جاگیر کا محاصل صرف ایک لاکھ روپیہ کے قریب مین تھا اوس مین چھ پسران نواب مرحوم شریک تھے جن مین اعلیٰ درجہ کے سعد محمد خان تھے اور اونکے ایک پسر منجملہ پسران خرد فوجدار محمد خان بھی تہے۔ مین نے کبھی نہین سنا کہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ مستورات شہر اور شرفازادیون کو بے عصمت کرتے ہین نہ کوئی واویلا میرے کان تک پہونچا جیسا پمفلٹ نمبر ۲۸ مین درج ہے۔

العبد
الحقیر محمد عباس منصب دار

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۶ رجادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بہادر}

اظہار سید احمد تحصیلدار

نمبر ۱۲ سید احمد ولد سید محمد اسمعیل تحصیلدار چھپانیر قوم سید ساکن قصبہ کڑا ضلع الہ آباد عمر تخمیناً [illegible] سال

پیشہ نوکری سے نے بخالفت مذہبی کیاکیین ۹ سال سے تحصیلداری کے عہدہ پر متمیز ہون ابتدا مجھکو یہ عہدہ بعہد انتظام نواب صدیق حسن خان صاحب بہادر مرحوم بذریعہ سفارش محمد عسکری خان صاحب کے ملا تھا اوس وقت سے بحال چلا آتا ہون میری ترقی تنخواہ کی تیس روپیہ ماہواری سے پچاس روپیہ ماہانہ پر عہد وزارت حال مین ہوئی ہے لیکن میری کوئی سفارش مرزایان نے نہین کی نہ مین نے مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال کو کچھ دیا اور کسی تحصیلدار نے بھی ایک حبہ نہین دیا جنکی ترقیان ہوئین پمفلٹ مین جو یہ نمبر ۲۰ لکھا ہے کہ ایکہزار روپیہ بابت بحالی عہدہ و پانچہزار روپیہ بابت ترقی تنخواہ تحصیلداران سے مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ نے لیا یہ بات بالکل غلط ہے اگر کسی سے لیا جاتا تو ہمکو معلوم ہوجاتا چھپانیر کی تحصیل مین میری تبدیلی بھوری سے ہوئی بعد بندوبست ہوجانے چھپانیر کے اس پرگنہ مین جمع کا اضافہ ہوا ہے بہ نسبت بندوبست سابق کے مجھسے کسی نے شکایت رشوت ستانی مہتمم بندوبست کے نہین کی چونکہ مہتمم بندوبست پرگنہ سے جاچکے تھے ضرور حال کھلجاتا اگر کوئی بات خلاف مزاج مستاجرون کے ہوتی تحصیلدار کو پوری واقفیت اپنے پرگنہ کے حال سے ہوتی ہے تحصیلدار پرگنہ سے رعایا گہر تک کا حال کہتی ہے سایر اور ناکون پر جو خرچہ اون کو پڑتا ہے وہ تک آکر ہمسے بیان کرتے ہین۔ مرزایان کی معرفت کوئی غلہ خرید نہین ہوتا ہے نہ کوئی باڑھ ہی لیجاتی ہے۔ رفاہ عام مبیج کہاد کے واسطے اور کونڈہ کے واسطے غلہ لیا جاتا ہے وہ بہ نرخ بازار خرید ہوتا ہے تحصیلداران خود خرید کرتے ہین اور تعافی مانی کسر لینے کا بیان مندرجہ نمبر ۹۹ پمفلٹ صحیح نہین ہے تہانہ داران سے منتظم پولیس و مرزایان نے کچھ نہین لیا ہے اگر کچھ ایسا لین دین ہوتا تو مجھکو ضرور معلوم ہوجاتا تہانہ داران سے برابر ملاقات ہوتی رہتی تھی تذکرہ

ضرور ہی آتا منتظم پولس انسداد واردات ڈکیتی کا کراتے ہین یہ اولتاالزام ڈکیتی کرانے کا اون پر جو لگایا گیا ہے غلط ہے۔

العبد

سید احمد تحصیلدار چھپانیر

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۶ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ھ {دستخط وزیر صاحب بہادر}

اظہار سید حامد حسین تحصیلدار

نمبر ۲۲- حامد حسین ولد طالب حسین قوم سید ساکن قصبہ کاکوری عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری مین سچ کہونگا بقول صالح بیان کیا کہ ۱۲ محرم ۱۲۷۷ھ مین نوکر ریاست کا ابتدائ ہوا تھا ۱۵ سال تک نوکر رہا اوس کے بعد اس ملک سے چلا گیا تہا پہر مین آخر ۱۳۰۱ھ مین آیا اور بعہد کرنیل وارڈ صاحب بہادر سی آئی ای وزیر سابق ریاست عہدہ تحصیلداری پر مقرر ہوا اوس وقت سے تحصیلدار ہون عہد وزارت حال مین میری ترقی تیس روپیہ ماہانہ سے چالیس روپیہ پر ہوئی لیکن مین نے مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر یال کو کچہہ نہین دیا نہ کسی نے مجھسے مانگا دربار عام مین وزارت سے بحکم سرکار عالیہ میری ترقی ہوئی مجھہ سے کیون کوئی مانگتا اور مین کیون دیتا میرے پرگنہ جتھیاری کا بندوبست جدید ۱۲۹۷ فصلی مین ہوا جمع بڑہائی گئی لیکن کچھہ شکایت نہین ہے جمع برابر سال بسال تین سال سے وصول ہو کر آنہ پائی سے بیباقی ہو جاتی ہے مہتمم بندوبست کی نسبت کسی نے اب شکایت رشوت لینے کی مجھہ سے نہین کی نہ میرے علم مین کوئی رشوت ستانی ہوئی ہے غلہ کی خریداری مین کچھہ تعلق مرزایان کا نہین ہے اپنے پرگنہ کا غلہ مین خرید کرتا ہون دو روپیہ فی مانی کسر نہین لیجاتی غلہ ایک قسط چہارم کا خوشی سے رعایا دیتی ہے بہ نرخ

بانا رسے لیا جاتا ہے سنتا ہون ان سے میرے علم مین کچھ مرزایان یا نائب مال نے نہین لیا نہ مجھکو علم ہے نہ میرے پرگنہ مین کبھی مرزایان گئے البتہ بھوپال مین دو مرتبہ ان سے ملاقات ہوئی ہے ایک مرتبہ تقریب دعوت مین دوسری مرتبہ مجھکو وہ راہ مین ملے اور اپنے مکان پر لیگئے تھے مجھکو نسبت تھانہ داران کے بابت ثبوت کچھ علم نہین ہے میرے علاقہ مین تین بار ڈاکہ پڑا مجرم گرفتار ہوے دو ڈاکہ کے جنمین سے مرایا کے ڈاکوؤن نے انکار کیا اور گرفتار ہوے کے ڈاکہ والون نے اقبال کیا انویاس مجرمون نے اقبال کیا مین نے اقبال ان کا تصدیق کیا کسی نے مجھسے نہین بیان کیا کہ منتظم صاحب پولیس ڈاکہ ڈلواتے ہین یہ بات قابل یقین نہین ہے کہ منتظم پولیس ڈاکہ ڈلوائے وہ عہدہ دار خاص انسداد ڈکیتی کے واسطے مقرر ہین ۔

حامد حسین تحصیلدار جیتھاری

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۶ رجمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری ۔

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر دام اقبالہ واجلالہ

اظہار مولوی عین الدین تحصیلدار

نمبر ۲۳ مولوی محمد عین الدین ولد سرور الدین قوم شیخ صدیقی عمر تخمیناً ۵۲ سال متوطن قصبہ ضلع رہتک ممالک مغربی شمالی پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نوکر تیئیس ۲۳ یا چوبیس ۲۴ سال کا اس ریاست مین ہون ۔ ۱۱ یا ۱۲ سال ہوے جب سے عہدہ تحصیلداری کا پایا ایک مرتبہ عہدہ سے علحدہ ہوا تھا جدید انتظام مین اور تین سال تک اوسی حالت مین ۔ رہا تھا عہدہ سرکار سے دیا گیا تھا کہ جگہ دیجائیگی پھر بعد تین سال کے ۱۳۰۳ھ مین مطابق ۱۲۹۵ فصلی کے تحصیلدار مقرر ہو گیا

اب مین سیوانس مین تحصیلدار ہون یہ علاقہ جاگیر ڈیوڑہی خاص سرکار عالیہ کا ہے جس کا محاصل ڈیوڑہی کے کامدار کے پاس بھیجا جاتا ہے اور انتظام اوس کا ریاست سے متعلق ہے صرف چودہ گانون ریاست کے خالصہ مین ہین ۔ مین نے اس عہد وزارت مین دو مرتبہ ترقی پائی سب اور اسی عہد وزارت مین بعد بیکاری سہ سالہ مجھکو یہہ جگہہ بھی ملی سب مرزایان انفضال علی بیگ و عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر یال نے مجھہ سے نہ کچھہ لیا نہ مانگا اگر مجھسے مانگتے تو بھی مین کچھہ نہین دیتا کیونکہ میری ترقی اون لوگون کے اختیار مین نہین تھی میری ترقی دربار عام سالانہ مین بموجودگی دیگر عہدہ داران و تحصیلداران ہوئی تھی میرا کام پسند ہونے سے اب مین پچہتر روپیہ پاتا ہون ایک مرتبہ تیس روپیہ ماہانہ سے میری ترقی پچاس روپیہ ماہانہ پر ہوئی دوبارہ پچاس روپیہ ماہانہ سے پچہتر روپیہ پر ترقی ہوئی مستاجران نے میرے علاقہ کے مرزایان یا نائب وزیر یال کو کچھہ نہین دیا اگر دیتے تو مجھکو شاید علم ہوتا مجھہ سے مستاجران اپنا حال خانگی مثل نفع و نقصان پیداوار کھیتی کے بیان کر دیتے ہین اگر کوئی ظلم یا جبر یا سختی اون پر ہوتی ہے تو مجھہ سے بیان کرتے ہین میرے علاقہ سے چودہ گانون کا غلہ ریاست مین اور باقی دیہات کا ڈیوڑہی خاص مین خرید ہوکر جاتا ہے مین خرید کرتا ہون بہ نرخ بازار جو تھانہ سے عام طور پر تجویز ہوا کرتا ہے جسکا تصفیہ بذریعہ چودھریان واقف کاران کے ہوتا ہے مرزایان کا کوئی تعلق نہین ہے اس پانچ برس کے عرصہ مین ایک مرتبہ مرزا عنایت علی بیگ پہر کہا کہ وہ نہین مرزا افضال علی بیگ علاقہ انگریزی متصل سیوانس کے گانون مین ہاتھی خرید کرنے کو گیے تھے تب شاہ زمان خان قلعہ دار کے گہر مین ٹھہرے تھے اور کبھی اوس پرگنہ مین بھی نہین گیے ۔ دو روپیہ فی مانی خریداری غلہ مین لینا جو پمفلٹ مین لکھا ہے غلط ہے کوئی کسر نہین لیجاتی ہے کاشتکاران کو جو غلہ سرکار سے دیا جاتا ہے وہ بلا کسر و باڑہی کے دیا جاتا ہے

اور اوسی قدر تول کر بروقت پیداوار واپس لیا جاتا ہے میرے علم مین منتظم پولیس نے تھانہ داران سے حسب مندرجہ پمفلٹ پانچسو روپیہ فی کس نہین لیا ہے دو تھانہ دار میرے علاقہ مین ہین وہ ضرور مجھسے ذکر کرتے ۔ ٹیکا و تپیا کی نسبت مجھکو یہ معلوم ہے کہ بڑے ڈکیت تھے میرے علاقہ سیوانس مین چند وارداتین ڈکیتی کی کی تہین نیز علاقہ ساگر و گوالیار وغیرہ مین بھی ڈکیتی کرتے تھے بہت مشہور ڈکیت تھے بوقت گرفتاری میرے اجلاس مین اقبال جرایم ڈکیتی کا دونون نے کیا تھا ۔ وہ مستوجب اوس سزا کے تھے جو اونکو دیگئی ہے منتظم پولیس پر الزام ڈاکہ زنی کرانے کا غلط ہے وہ انسداد ڈکیتی کا کرتے ہین یہ اون کا کام ہے ۔

العبد
محمد عین الدین تحصیلدار سیوانس

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ۔

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر دام اقبالہ

اظہار حکیم سید اعظم حسین تحصیلدار

نمبر ۴۴ ۔ مولوی اعظم حسین ولد محمد ذکی قوم سید ساکن سندیلہ ضلع ہردوئی ملک اودہ عمر تخمینا [illegible] سال پیشہ نوکری بجانب مذہبی میرے والد حکیم محمد ذکی مرحوم و میرے دادا حکیم خادم حسین مرحوم و پردادا حکیم بقاء اللہ خان مرحوم اس ریاست مین نوکر رہے اوسی وجہ سے میری تنخواہ سال پیدایش سے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے مقرر کردی تھی جب مین ہوشیار ہوا کام سپرد ہوا بعد انتقال بیگم صاحبہ مرحومہ سرکار عالیہ نے مجھکو مختلف عہدون پر مقرر کیا اب نو سال سے عہدہ تحصیلداری و نیابت نظامت پر مامور ہون سکونت مرزا نپور اسلام نگر ہرونده

اچھاور مین تبدیلی ہوتی رہی لیکن اب عنقریب پانچ سال سے برابر اچھاور کے پرگنہ کا تحصیلدار ہون میری ترقی اس عہد وزارت مین ہوئی پچاس روپیہ ماہانہ سے ساٹھ روپیہ ماہانہ پر اور دو مرتبہ مجھکو انعام ملا یہ ترقی اور انعام پانا بذریعہ سفارش مرزایان کے نہین ہوا نہ میری اور مرزایان کی کوئی رسم و راہ و آمد رفت ہے اتفاقاً شادی بیاہ مین جب عام نیوتہ ہوتا ہے تو مین اون کو اور وہ مجھکو بلاتے ہین اس کے سوا کبھی جانے آنے کا اتفاق نہین ہوتا ہے میری ترقی اور پانا انعام کا بالکل وزارت کی تجویز سے ہوا جسوقت میری ترقی ہوئی ہے اوس وقت تک نہ مین کبھی نائب وزیر صاحب مال کے سلام کو گیا تھا نہ وہ مجھکو پہچانتے تھے یہ ترقی میری سب سے پہلے دربار مین ہوئی تھی دوسرے دربار مین نائب صاحب مال سے مین نے ملاقات کی تھی۔ مین ایک گنپت سنگھ نامی کو جانتا ہون جو تیس برس سے زیادہ عمر کا آدمی ہے دراز قد چیچک رو وہ اپنے کو مختاری پیشہ ظاہر کرتا ہے سلوانی مین رہتا تھا جب مین تحصیلدار تھا وہ گنپت سنگھ نہایت بدچلن ہے اوس نے ایک مرتبہ پروارون کی قوم سے مذہبی تعرض کیا تھا اون لوگون نے اوس کو خوب پیٹا تھا اہل عملہ نے مجھ سے بیان کیا تھا کہ یہ مخبری کی جھوٹی عرضیان لکھا کرتا ہے اور سب اوس سے خائف تھے سید عبد العزیز تحصیلدار سابق و سید افضل حسین مرحوم تحصیلدار سابق سلوانی کی نسبت فرضی عرضیان اسی کی مختاری مین بہت سی گذری تہین سب لوگون کو اوس پرگنہ کے یہ حال معلوم تھا بہت مشہور تھا وہان کا قدیم قانونگوے چینی لال بھی مجھ سے بیان کرتا تھا۔ مرزایان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال نے میرے علاقہ کے مستاجرون سے حسب مندرجہ دفعہ ۲۵ پمفلٹ نہ کوئی رقم طلب کی نہ وصول کی بلکہ کوئی مستاجر بھوپال مین بابت اس معاملہ کے طلب ہی نہین ہوا اگر کسی مستاجر کی نسبت مین رپورٹ کی تو اوس کی نسبت البتہ حکم مناسب ہوا میرے علاقہ مین تین گانون

پہلے سے خام تحصیل تھے اور چھبیس [عـه] گانون کی بابت بوجہ باقی داری و نادہندی و ناداری مستاجران کے مین نے رپورٹ واسطے خام تحصیل کے کی تھی وہ رپورٹ منظور ہوئی تھی مین نے خام تحصیل ایک روپیہ بیباق کیا کسی قسم کی شکایت نہین ہوئی یہ بات بالکل غلط ہے کہ تھانہ داران سے فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ منتظم پولیس لیتے ہین اگر کوئی تھانہ دار نہین دیتا ہے تو برخاست ہو جاتا ہے - اگر ایسا امر ہوتا تو مجھپر مخفی نہ رہتا - غلہ جو سرکاری کوٹھے کے واسطے خریدا جاتا ہو وہ مین خود خرید کرکے بھیجدیتا ہون مرزایان کی معرفت کوئی خریداری نہین ہوتی - ہمارے علاقہ کے واسطے تو نائب وزیر مال کا یہ حکم پہونچا ہے کہ جس جگہ پیداوار غلہ کا جس قسم کا ہو اون سے بقدر رسم پہونچنے کے جو خوشی سے کاشتکار مستاجر دین وہ لیا جاے کوئی سختی بقدر تمام لینے کے بھی نہین ہے - اور نرخ کے باب مین بھی یہ حکم ہے کہ جس گانون مین جو نرخ معین ہو جس طرح ساہوکار خریدتے ہین تحصیلدار بھی خرید کرین فی مانی دو روپیہ کسر لینے کا جو ذکر پمفلٹ مین لکھا ہے غلط ہے اور بے وجہ ہے -

میرے علاقہ مین اندر پانچ سال کے صرف دو ڈکیتیان ہوئین اون کا پتہ لگ گیا لیکن ڈکیتی کرانا منتظم پولیس کا کام نہین ہے یہ بات بالکل جھوٹ بعید از قیاس ہے فقط

العبد

دستخط اعظم حسین تحصیلدار انچھاو -

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۷ رجادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مولوی احسان حسین وکیل

نمبر ۵۲ مولوی احسان حسین ولد سید بخش حسین قوم سید ساکن منڈوہ ضلع فتحپور ہسوا حال ساکن بھوپال عمر تخمیناً مطلع سال پیشہ وکالت بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین اس ملک بھوپال مین ۱۹ سال سے ہون پہلے مین نے سرکار انگریزی کی نوکری بندوبست وضلع وڈاک وکورٹ مین کی جب وہان سے تخفیف مین آیا تو مین نے اس ریاست مین آکر نوکری کی مین سرشتہ دار محکمہ اپیل مجلس مشورہ سرکار عالیہ کا رہا اور متصدی مال نظامت مشرق کا رہا پھر مین نے اوس سے علیحدہ ہوکر پیشہ وکالت کا اختیار کیا۔ مین ریاست کے محکمہ جات مین نیز اجنٹی سیہور وعدالت ہاے چھاونی ورزیڈنٹی اندور مین کام کیا کرتا ہون مجھکو سارٹیفکٹ وزارت ریاست بھوپال سے ملا ہے نیز محکمہ جات انگریزی متذکرہ صدر سے۔

سوال۔ آپنے پمفلٹ ضیاء الحق کا دیکھا۔ جواب مین نے دیکھا۔ سوال چونکہ آپ نامی وکیل ہین اور آپکے تعلقات جو وجہ واقفیت حالات ملک ہوسکتے ہین بسبب وسیع خیال کیے جاتے ہین آپ بحلف بتایئے کہ اس پمفلٹ مین کس قدر بیانات صحیح یا غلط درج ہین

جواب نمبر ۱۔ مقدمہ کی نسبت مجھکو اس قدر معلوم ہے کہ منشی حسین خان مرحوم نے اپنی کل جائداد غیر منقولہ کی نسبت ایک تحریر سرکار مین لکھکر بھیجی تھی کہ میری وفات پر یہ جائداد بہ تولیت منشی نجیب خان میرے برادر کے رکھی جاوے۔ چنانچہ بعد انتقال منشی حسین خان کے نجیب خان کو سرکار عالیہ نے متولی مقرر کیا عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان نے مجھکو بابت ہنڈویات وقرضہ کے مقدمہ چلانے کے واسطے بہ تحریر ایک دستاویز کے وکیل مقرر کیا اس کل ہنڈویات وقرضہ یافتنی حسین خان مرحوم کی تعداد دو لاکھ بیان کی گئی تھی۔

اب تک وہ مقدمہ اس وجہ سے دایر نہین ہوا کہ مجھکو مختتانہ نہین ملا ہے منشی نجیب خان کو حساب کل بانداد کا داخل کرنا پڑتا ہے ایسے معاملہ مین اگر رشوت خرچ کی جاتی تو عظیم اللہ خان مجھسے ضرور آکر کہتے ۔ جہان تک مجھکو علم ہے ۔ اس مقدمہ کی بابت جو ذکر رشوت دینے کا پمفلٹ مین ہے غلط ہے ۔ مرزایان کا کوئی تعلق اس معاملہ مین نہین نہ نائب وزیر صاحب مال سے تعلق ہے خود سرکار عالیہ کی تجویز و حکم سے انتظام ہوا ہے عظیم اللہ خان سے عرضیان بالا بالا سرکار مین دیتی تھین ۔ اون پر سرکار عالیہ نے حکم جاری فرمایا کہ کوتوال شہر ساہوکاران کو ممانعت کردین کہ وہ روپیہ ہنڈویات کا عظیم اللہ خان کو نہ دین بلکہ نجیب خان کو دین ۔ نمبر ۲ ۔ مقدمہ مندر مین بت کا خلاف اصلیت کے لکھا ہے ۔ کرنیل وارڈ صاحب کے وقت مین نہ کوئی تعمیر ہوئی نہ کہود اگیا اس وزارت کے عہد مین جدید عمارت مندر جب بنائی گئی تو ابتداءً یہ مقدمہ میری وکالت سے مجسٹریٹی مین دایر ہوا اور بعدہ کو منشی ظہور علی احمد بھی وکیل ہوے اس مقدمہ مین ایک فریق وشنو مت کے وکیل بٹولال و عبد الوالی تھے اس طرح ہندو اور مسلمان دو مخالف جینی مت مدعا علیہم کے دعوے دار کہ دوانے عمارت مندر جدید کے تھے ۔ آخر کار بعد ملاحظہ وزیر صاحب ریاست بحکم اخیر سرکار عالیہ وہ عمارت جدید کہود دی گئی ۔ تجویز مجسٹریٹی و نیابت وزارت فوجداری و وزارت ریاست و سرکار عالیہ سب بالاتفاق اس بنیاد پر تھین کہ بغیر حصول اجازت کے تعمیر جدید ہوئی وہ ناجائز ہے ۔ اگر حکم محکمہ وزارت کا پہلے ہوا ہوتا تو جواب دہی مین پیش کیا جاتا ۔ یہ مقدمہ صیغہ فوجداری کا تھا نائب وزیر صاحب مال سے کچھ علاقہ نہین تھا نہ مرزایان سے کچھ واسطہ تھا ۔ نمبر ۵ ۔ ناصر خان کے مقدمہ کا جو ذکر ہے وہ غلط لکھا گیا ہے ۔ اس واسطے کہ وہ مقدمہ بحکم قاضی صاحب و مفتی صاحب بمنظوری حضور

سرکار عالیہ بموجب فتواے شرعی فیصل ہوا ہے۔ میں اس مقدمہ مین ابتدا سے آخر تک وکیل رہا۔ اس مقدمہ
کی تحقیقات منتظم پولیس صاحب نے موقع پر جاکر کی تھی۔ دران حالیکہ ناصر خان موقع پر موجود نہین تھا۔ بلکہ ناصر خان
حوالات مین بمقام شہر بھوپال موجود تھا اور دوبارہ صدر المہام صاحب یعنی سشن جج نے موقع پر جاکر تحقیقات
کی اور ناصر خان کو حدود موضع مین بھی نہین آنے دیا صرف مین بطور وکیل کے منجانب مدعاعلیہ حاضر رہتا
تھا اور درمیان کارروائی مین وزارت سے ایکمرتبہ مسل طلب ہوکر ملاحظہ کیگئی تھی اور واسطے پیش کرنے
ثبوت مزید کے حکم ہوا تھا۔ لیکن مدعیان نے اپنی مجبوری و عجز ظاہر کیا تھا۔ اس مقدمہ مین رشوت
کا دیا جانا بالکل غلط ہے۔ اسلیے کہ مجھ سے اور ناصر خان سے بہت دوستی ہے اور اس مقدمہ مین مین نے
ناصر خان سے حلف لیا تھا کہ وہ کسی کو کچھ نہین دیگا یہانتک کہ مین نے محنتانہ بھی اوس سے نہین لیا تھا
جسکی نسبت میرا حساب دفتر شاہد ہے تو کسی دوسرے کو مین کب دینے دیتا اور میرے علم مین کسی نے
ناصر خان یا اوسکے کسی متوسل سے رشوت طلب بھی نہین کی مقدمہ فوجداری مین تھا نائب مال سے کچھ
واسطہ نہین تھا۔ نہ مرزایان کا کچھ تعلق اوس سے تھا۔ نمبر ۹۔ مین ہزاری مل سیٹھ تحویلدار حضور تحصیل و سری کشور
سیٹھانی کے مقدمہ کا جو ذکر ہے اسمین جو یہ صرف زر رشوت برات مدعاعلیہ کی لکھی ہے محض غلط ہے
اسمقدمہ مین۔ مین اور بابو غلام محی الدین وکیل از جانب مدعیہ تھے۔ اور منشی فخر الدین و منشی احمد حسین وکیل
از جانب مدعاعلیہ ہین۔ ابتک مقدمہ ختم نہین ہوا صرف شہادت زبانی پیش ہوئی ہے تین ہزار روپیہ
جو منجانب مدعیہ دینا بیان ہوا ہے بالکل غلط ہے مدعیہ کو تیس روپیہ بھی نقد دینے کی اسوقت مقدرت
نہین ہے۔ قرض پر گزراوقات ہوتی ہے اور مجھکو پورے طور پر یقین ہے کہ اسمقدمہ مین مرزایان کا کوئی تعلق
یا اغوا اسمقدمہ مین نہین ہے نمبر ۱۰ مقدمہ سیٹھ گمیرمل سری مل یہ مقدمہ صرف پانچہزار روپیہ کا نیابت مال مین دائر تھا
مین از طرف سری کشور زوجہ کندن مل کے وکیل تھا۔ اور منجانب سری مل گمیرمل کے منشی ظہور علی احمد وکیل

تھے۔ یہ مقدمہ حالت دوران مین حسب درخواست سیٹھ گوکل داس گوپال داس محکمہ نظامت سے کسی ضرورت
مین طلب ہوا تھا۔ جہانتک مجھکو خیال ہے شاید بابت قرضہ سیٹھ دولکی پونم چند سنگھی کی بابت کوئی امر نیابت
طلب ہوگا وزارت سے پھر حکم ہوگیا کہ عدالت دیوانی سے مقدمہ کا فیصلہ حسب قانون و رنیاد ہوگا صیغہ
مال سے نہین ہونا چاہیئے۔ چنانچہ مقدمہ متدایرہ صیغہ مال نیابت مال سے خارج کردیا گیا پانچہزار کے مقدمہ
مین آٹھہزار روپیہ رشوت مین دیا جانا نائب وزیر صاحب مال و مرزایان کا قیاس مین بھی نہین آتا۔ اور مقدمہ
کا کوئی فیصلہ روبیاد پر ہوا بھی نہین۔ نمبر ۱۲۔ امداد حسین منصبدار کی زوجہ کو مرزا افضال علی بیگ کا حیلے سے
بلاکر محبوس کرلینا اور امداد حسین کو دہمکا کر طلاق دلوانا۔ اور دوہزار روپیہ کا دینے کا ارادہ کرنا الی آخرہ سب
غلط ہے۔ اسکا صحیح حال یہ ہے کہ امداد حسین نے تحریری طلاق اپنی زوجہ بسم اللہ نامی کو دی تھی —
دران حالیکہ اوسکی زوجہ خود اوسی کے قبضہ مین تھی۔ ابعد طلاق کے مرزا افضال علی بیگ نے اوس عورت
سے نکاح شرعی کیا اس واقعہ کی صحت کا یقین مجھکو منشی سعید اللہ وکیل کے بیان سے ہوا ہے کیونکہ تحریر
دستاویز طلاق منشی سعید اللہ وکیل کے مکان پر اور اونکی فہمایش سے ہوئی تھی۔ جبکہ باہمین زوجہ و شوہر
کے ناخوشی ہوگئی تھی۔ نمبر ۱۳۔ احمد حسین کا ایکسال کیواسطے قید کرانا نسبت مرزایان کے لکھا ہے یہ غلط ہے
احمد حسین کو کوئی سزا قید کی ابتک نہین ہوئی۔ نمبر ۱۴۔ غلط ہے مخبری دہرم چند کا جو ذکر ہے۔ جس زمانہ کا
بیان ہے دہرم چند برادر گلاب چند اس عہد وزارت سے بہت پہلے زمانہ نیابت احمد رضا خان صاحب مین
او بعہد انتظام نواب صاحب بہادر مرحوم وفات پاچکا تھا۔ او پچیس ہزار روپیہ کا دینا بھی غلط ہے محمد اسحاق کو
خود سرکار عالیہ کے حضور مین ایسا رسوخ تھا کہ وہ مرزایان سے خود رشوت لے لیتے۔ اگر موقع پاتے نمبر ۱۵۔ منشی
حسین خان کی چوری کا مقدمہ جو لکھا ہے۔ اور مین آٹھہزار کی رشوت ستانی بالکل غلط لکھی ہے۔ از جانب
فیاض حسین مین اور مرزا محمد حسین وکیل تھے اور جانب منشی حسین خان مرحوم سے بابو غلام محی الدین وکیل رہے تھے

منشی حسین خان نے اپنے حلفی اظہار مین لکھایا کہ مجھکو فوجداری مین کوئی دعوی نہین ہے فیاض حسین خان میرا عزیز ہے اگر مجھکو بطور خود مطالبہ ادا کریگا تو خیر ورنہ مین دیوانی مین دعوی کرونگا اس بیان پر بوجہ عدم ثبوت کے صدر المہام صاحب نے دعوی خارج کردیا مرزایان و نائب مال سے کوئی تعلق نہین تھا۔

نمبر ۱۹۔ دو لاکھ روپیہ عین المال سرکاری کا کہا جانا نسبت مہتمم سایر کل و نائب وزیر صاحب مال و مرزا صاحبان کا لکھا ہے سوا اوس مال مین منشی اکرام الدین حیدر مہتمم سایر کل تھے ۱۸۶۸ء سے میرے اور اونکے درمیان مین تعلق دوستی ہے۔ مجھے اچھی طرح علم ہے کہ مرزایان و منشی اکرام الدین حیدر کے درمیان مین برتاو دوستانہ نہین ہے بلکہ جہانتک مجھکو علم ہے دو جانب سے دلون مین کشش ہے ایسی حالت مین یہ اتفاق ہونا خلاف قیاس ہے۔ نمبر ۲۰۔ دربارہ تحصیلداران ایک ایک ہزار روپیہ تحصیلداران کا واسطے بحال رہنے عہدہ کے اور فی کس پانچھزار واسطے ترقی عـ۵ یا عـ۷ ماہانہ کے دینا غلط ہے۔ علی اوسط تحصیلدار میرا خاص عزیز ہے مجھ سے کسی طرح یہ امر مخفی نرہتا ایکہزار روپیہ واسطے بحالی کے دینا یا پانچھزار واسطے ترقی کے دینا اونکے امکان سے باہر تھا اگر ایسی نوبت پہونچتی تو وہ مجھ سے مدد مانگتے۔ اور بھی چند تحصیلداران سے مجھسے دوستی ہے۔ مجھکو ضرور معلوم ہوتا۔ اور تحصیلداران اگر برار کرتے تو اپنے موکلون سے ساہوکاران کاشتکاران مستاجران سے مجھکو خبر ملجاتی۔ عبد الحکیم خان کی پنشن ہوگئی ہے اور مقصود علیخان سالانہ دارون مین ہوگیے ہین اور ضامن علی کی بھی پنشن ہوگئی ہے تین سال ہوے زیر تجویز نہین ہین۔ نمبر ۲۱ مین جو تھانہ دارون کی نسبت رشوت دینے کا بیان نسبت منتظم پولس لکھا ہے۔ وہ غلط ہے۔ اس سر رشتہ مین بھی میرے اعزا و دوست اکثر ہین ضرور مجھپر یہ بات کھلجاتی اگر ایسا ہوتا۔ نمبر ۲۳۔ ذکی الدین تھانہ دار کو نائب وزیر مال کا رشتہ دار جو پمفلٹ مین لکھا ہے۔ یہ بات بالکل بہتان و غلط ہے۔ ذکی الدین میرا رشتہ دار اور رہنے والا کٹرہ ساوات ضلع فتحپور کا ہے نائب وزیر مال سے کسی قسم کی قرابت جدیت ہموطنی بھی نہین ہے اور

ہم مذہب تک نہین ہین نمبر ۲۴ مین ڈیڑہ کروڑ روپیہ کا تغلب کرنا مرزایان و نائب مال کا ازان میان پائندہ خان
بابت ترکہ پدری جو لکہا ہے یہ سب سے زیادہ غلط ہے۔ نواب غوث محمد خان مرحوم مورث کی کل املاک
منقولہ کی تعداد گیارہ لاکہ پچانوے ہزار روپیہ قایم ہوکر دعوی ایک حصہ دار ملکہ بی بی صاحبہ کی
طرف سے جو زوجہ میان عادل محمد خان کی تہین عدالت مین دایر ہوا بنام میان حسین محمد خان صاحب
جاگیردار کے جو ابتک زیر تحقیقات ہے اور غوث محمد خان کے چہہ پسر و چہہ دختر ہیں اس کل متروکہ مین
سے قریب سوا لاکہ روپیہ کے حصہ فوجدار محمد خان پدر میان یار محمد خان کا ہوتا ہے جو دو پسران فیض محمد
و یار محمد خان پر تقسیم ہوکر نصف نصف آتا جبکہ نواب غوث محمد خان کے متروکہ کا حال یہ ہے جو ایک مرتبہ
رئیس اس ملک کے تھے تو میان فوجدار محمد خان جاگیردار کے پاس اس قدر روپیہ کہان سے آیا چونکہ
مین عرصہ سے اس ملک مین ہون جہانتک مین واقف ہوا ہون نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم
مالک ریاست تھے پچیس لاکہ روپیہ کے مقروض مرے تھے نواب یار محمد خان کو کوئی خطاب نوابی کا
نہین ہے لوگ بول دیتے ہین یہ ہمیشہ قرضدار رہے۔ اور ابتک مقروض ہین ڈگریان جاری ہین۔
نالشین دایر ہین یہ حال اونکا جب سے اس ملک مین آیا دیکہتا ہون اکثر بہ کل جاگیر قرق ہوگئی بعلت قرضہ
کے پس اگر اونکے پاس اسقدر دولت ہوتی ڈیڑہ کروڑ روپیہ کی تو ان حالتون مین کیون بسر کرتے
دوسرے بہائی اونکے فیض محمد خان بہی مقروض مرے جایداد نیلام ہوئی سرکاری مطالبہ ابتک باقی ہے
اور بازار کا بہی اور نیز اونکی بیوہ پر قرضہ باقی ہے نمبر ۲۵ مین جو بہرستاجر سے پانچسو روپیہ لینے کا
ذکر نسبت مرزایان و نائب مال کے لکہا ہے اسکی نسبت میرا یہ بیان ہے کہ بہت مستاجر میرے دوست
ایسے ہین جو تجارت پیشہ و مہاجنی پیشہ و وکالت پیشہ ہین اس عرصہ چار پانچ سال مین کسی قسم کے آدمی
نے مجھسے ایسا ذکر نہین کیا کہ ہمکو کچہ دینا پڑا ہے یا پڑتا ہے یا کوئی مانگتا ہے اگر اشخاص مفصلہ ذیل مین سے

کسی کو بھی کچھ دینا پڑتا تو مجھ سے ضرور ذکر کرتے۔ سیٹھ گنیشی لال سیٹھ نند لال۔ ناصر خان۔
ملا رجب علی۔ ملا محمد علی۔ منشی سعد اللہ وکیل۔ سید نظیر حسین۔ لچھمن پرشاد۔ ہزاری لال شیخ عنایت اللہ
پدر سلامت اللہ۔ یہ سب لوگ ہین مستاجر ہین بدین وجہ مجھکو پورے طور پر یقین ہے کہ بیان
رشوت مندرجہ پمفلٹ بالکل غلط ہے۔ علاوہ اشخاص مندرجہ بالا پرگنات کے مستاجران بھی
جو میرے موکل ہین وہ اکثر آتے جاتے ہین کسی نے کبھی ایسا ذکر نہین کیا۔ علاوہ بران عقل سے
بھی باہر ہے کہ فی مستاجر پانچ سو روپیہ لیا گیا یہ کیسے ممکن ہے کہ جو سو روپیہ سال آمدنی کا مستاجر
ہے وہ بھی پانچسو روپیہ دیتا اور جو دس ہزار سال آمدنی کا مستاجر ہے وہ بھی پانچسو روپیہ دیتا۔
نمبر ۲۶ بھی بہت غلط ہے کیونکہ خلاف عقل ہے کہ سات لاکھ روپیہ کے غلہ کے اوپر دو روپیہ فی
مانی کی کسر کے حساب سے ایک قسط چھارم کے غلہ کے عوض جسکی تعداد خود سات لاکھ سے
کم ہوگی وصول ہوسکتا اگر سات لاکھ روپیہ کا غلہ بحساب دس روپیہ فی مانی خرید کیا جاے
تو اوس کی کسر دو روپیہ فی مانی کے حساب سے البتہ ممکن ہے دوسرے اکثر غلہ ہی لیا گیا کسی جگھہ
اتفاق سے روپیہ لیا گیا ہے غلہ لینے کی حالت مین تو کسر نہین ہوسکتی غلہ کی خریداری بذریعہ
تحصیلداران کے ہوئی ہے۔ نمبر ۲۸۔ بالکل غلط ہے مین نے کبھی نہین سنا کہ مرزایان زنا بالجبر
کے مرتکب کسی شریف یا رذیل عورت سے ہوے ہون اگر ایسا واویلا ہوتا تو مجھکو ضرور خبر ملتی۔
مکان شہامت خان والا دو سو قدم کے فاصلہ پر میرے مکان سے ہے اور عنقریب سو قدم کے
فاصلہ پر مرزایان کا مکان ہے۔ نمبر ۲۹ بالکل غلط ہے اس مقدمہ مین مین بھی وکیل مدعا علیہ کا
تھا قاضی صاحب و مفتی صاحب نے قتل خطا تجویز کر کے فتوی لکھا اور دیت ولانے کی تجویز کی
جو وارثان مقتول نے لینا قبول نہین کیا اس وجہ سے بحکم حضور سرکار عالیہ بر بناے

فتواے شرعی محمد رشید خان .ہا کیا گیا محمد رشید خان چند روز سے ملازم تھا اور قبل ماخوذی
اس مقدمہ کے ایک مرتبہ چند ماہ تک معطل بھی رہا تھا وہ مقروض تھا مجھسے تنخواہ بھی نہین لیسکا
تھا تو اس قدر روپیہ چار ہزار یا پانچسو کہان سے پاتا جو رشوت مرزایان کو دیتا یا نائب وزیر
مال منتظم پولیس کو یا بابو ایزد بخش کو دیتا جمال الدین کی نسبت مجھکو اچھی طرح معلوم
ہے کہ وہ بہت بدچلن و مفتری آدمی ہے جو اپنی حرکات کی وجہ چھاونی سیہور سے بحکم
کرنیل وِلی صاحب بہادر پولٹیکل اجنٹ خارج کیا گیا تھا بھوپال مین بھی مین نے
اوس کی بدوضعی کی باتین سُنین یہ عادت اوس کی خلقی تھی کہ لوگون کو بہکا کر جھوٹی نالشین حکام
پر کراتا تھا ۔ ریاست بھوپال سے اوس کو وکالت کی اجازت کبھی نہین ملی تھی
نہ چھاونی سیہور سے وہ بلا اجازت مختار بنکر روپیہ وصول کرتا تھا قریباً مجھکو
۱۵ سال اس ملک مین رہتے ہوے ہین اس ملک مین ہزارون خبرین جھوٹی بنائی
اور مشتہر کی جاتی ہین جس مین فیصدی ایک بھی صحیح نہین نکلتی اس سبب سے ہم لوگون
کو ایسی باتون پر یقین نہین ہوتا ۔

العبد

احسان حسین وکیل

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۷ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ ۔

دستخط جناب وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی محمد سعد اللہ وکیل

نمبر ۲۷ - منشی سعد اللہ ولد صبغت اللہ قوم شیخ عمر للعہ سال پیشہ وکالت متوطن اجمیر شریف نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ ۲۰ سال سے بھوپال مین سکونت ہی ۱۲۷۹ھ مین میرے والد بھوپال مین آکر ملازم ہوئے مین اونکے ساتھ رہا وہ مختلف عہدونپر مثل مہتممی کوٹھہ وغیرہ نوکر رہے اور ۱۲۹۲ھ مین وفات پائی میرے واسطے عہدہ روبکار نویسی مجلس مشورہ کا تجویز ہوا تھا لیکن مین نے بوجہ قلت تنخواہ کے منظور نہین کیا اور وکالت کا پیشہ اختیار کیا عہد مدار المہام منشی جمال الدین خانصاحب بہادر مرحوم مدار المہام ریاست مین امتحان وکالت کا دیکر سند حاصل کی تھی جب سے وکالت کرتا ہون میرے پاس پانچ گانون مستاجری کے بھی ہین جسمین سے تین گانون ۱۲ سال کی مدت سے ہین او رباقی ماندہ دو گانون حال مین لیے ہین اور ایک گانون مستاجری مین جاگیر دار صاحب سے لیا ہی - مجھسے مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ یا نایب وزیر صاحب بہادر بال نے کچھ نہین لیا نہ میری دانست مین کسی مستاجر سے کچھ لیتے ہین مجھکو بوجہ پیشہ وکالت کے مستاجران و مہاجنان سے لین دین و ارتباط حاصل ہے مجھسے ایسی باتین مخفی نہین رہ سکتین پمفلٹ جو از نام ضیاء الحق چھپا ہے جسمین مطبع کا نام ظاہر نہین کیا گیا مین نے پڑھا ہے - مین اس پمفلٹ کو بالکل غلط سمجھتا ہون اور مین چند امور جن سے مجھکو ذاتی واقفیت ہی نسبت غلط ہونے پمفلٹ کے بیان کرتا ہون مرزایان کی نسبت پمفلٹ مین لکھا ہے کہ وہ نہ ریاست کے نوکر ہین نہ موروثی و خاندانی تعلق ہے حالانکہ وہ ایسے تعلق رکھنے والے ریاست کے ہین کہ روز پیدایش سے پچاس پچاس روپیہ ماہانہ اونکا ریاست سے مقرر ہوا تھا اور رفتہ رفتہ اوسمین بنظر استحقاق قدامت ترقی ہوتی گئی اب تین سو روپیہ ماہانہ مرزایان کو ملتا ہے اور اسیقدر اونکی مستورات و بچون کو بلا شرط خدمت ملتا ہے علاوہ اُس تنخواہ کے جو اونکے بعض پسران کو بعوض نوکری کے مشروط بخدمت ملتا ہے تنخواہ جو بلا شرط خدمت مرزایان و اُنکے بال بچونکو

منتی ہے اس عہدہ وزارت سے پہلے کی ہے اور ایک جز ورقم جو اس زمانہ مین مقرر ہوئی ہے وہ بلا سفارش و رپورٹ وزارت کے سرکار عالیہ کے حکم خاص سے مقرر ہوئی نسبت مرزا امجد بیگ والد مرزایان کے جو پمفلٹ مین روایت نسبت ملازمت ناگپور کے لکھی ہے بالکل جھوٹ ہے مین نے معتبرین سے مثل حکیم محمد شریف خان عرف بندی چھوٹو خان وغیرہ بخشی قدرت اللہ وغیرہ سے سنا ہے کہ وہ کبھی ناگپور مین نوکر نہین رہے البتہ راحت گڈہ مین چندروز نوکر رہے تھے وہان کی رئیسہ ٹھکانی صاحبہ کے نام سے مشہور ہوئی تھین جن کو فوج سیندہیا نے شکست دی اور مرزا امجد بیگ مرحوم کا مدار ریاست کو مجبور کیا کہ خزانہ بتادین اور بہت شدائد اونپر ہوئے لیکن بسبب دیانت داری کے نہین بتایا پھر موقع پاکر وہانسے نکل آے اور چونکہ اونکی خواہش اسلامی ریاست مین نوکری کی تھی اور راحت گڈہ والون سے تعلقات رشتہ داری اس ریاست کے بھی تھے بعہد انتظام قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ ریاست مین عہدہ وکالت پر مقرر ہوے اسوقت عہدہ وکالت کا بہت معزز خیال کیا جاتا تھا ایسا کہ بعد مدار المہام کے اسکا درجہ خیال کیا جاتا تھا۔ یہ بیان بھی پمفلٹ مین جھوٹا لکھا ہے کہ والدہ مرزایان کی ایک شملہ کی رہنے والی کسبی تھی درحقیقت والدہ اونکی رہنے والی سہسوان ضلع بدایون کی ہین اور دختر اکبر خان پٹھان کی ہین۔ جہانتک مجھکو معلوم ہے وہ ایسی معزز ہین کہ تقریبات مین اونکے گھر پر نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ و نواب جہانگیر محمد خانصاحب مرحوم و نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ تشریف لاتی تھین اور جب دورہ مین نواب سکندر بیگم صاحبہ بمقام سیہور جاتی تھین مرزا امجد بیگ صاحب مرحوم کے مکان پر تشریف لیجاتی تھین۔ مرزا ایاز علی بیگ عہدہ مجسٹریٹی شہر پر عہد کرنیل وارڈ صاحب بہادر سے مقرر ہین اور اوس سے پہلے ریلوے مجسٹریٹ تھے اور منصف عدالت دیوانی بھی رہے ہین۔

منشی حسین خان مرحوم کے مقدمہ کا ذکر نمبر ایک مین جو لکھا ہے وہ بھی غلط لکھا ہے بلکہ فیصلہ مقدمہ کا بربنا وصیت نامہ نوشتہ منشی حسین خان مرحوم خود سرکار عالیہ نے کیا ہے۔ درخواست پر عظیم اللہ خان کے

دوبارہ سرکار عالیہ نے توجہ فرمائی اور قاضی صاحب و مفتی صاحب سے نسبت جواز یا ناجوازی وصیت نامہ کے فتوی طلب کیا اور بالاتفاق فتوی نسبت جواز وصیت نامہ کے قاضی صاحب و مفتی صاحب نے دیا تب درخواست عظیم اللہ خان کی سرکار عالیہ نے خارج فرمائی اس درخواست کو مین نے بطور وکیل عظیم اللہ خان کے لکھا تھا اور پھیر دی گئی تھی اس سبب سے خوب واقف ہون - اسیطرح دیگر مقدمات کا حال ہے کہ رشوتون کا لینا اور ڈانکون کا ڈلوانا جو نسبت سرکاری عہدہ داران کے باشتراک مرزایان پمفلٹ مین لکھا ہے سب غلط ہی - الزام نسبت بے عصمت کرنے شریف عورتون کے جو مرزایان پر لگایا گیا ہے بالکل غلط ہے وہ ہرگز زانی نہین ہین - منشی امداد حسین سابق نائب مہتمم بندوبست کی زوجہ بسم اللہ نامی کی طلاق کا حال مجھکو معلوم ہے طلاق زبانی پہلے سے امداد حسین نے دی تھی اور امداد حسین سے علیحدہ بسم اللہ رہتی تھی مگر تحریر نہین ہوئی تھی وہ میرے سامنے تحریر ہوئی امداد حسین نے خود لکھا اور گواہیان کرائین مجھکو یاد ہے کہ مین نے بھی گواہی کی تھی وہ دست آویز بسم اللہ کے پاس بھیجی گئی اور محکمہ قضا مین بھی اوسکا اندراج ہوا بروقت تحریر طلاقنامہ کے مرزایان کا نہ کچھ تعلق تھا نہ وہ موجود تھے مرزا افضال علی بیگ کا نکاح عرصہ کے بعد ہوا ہے اوسکا بھی اندراج محکمہ قضا مین حسب ضابطہ ہوا ہے -

العبد
محمد سعد اللہ وکیل

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری

دستخط - جناب وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی محمد عبد العظیم وکیل

نمبر ۲۸ - منشی عبد العظیم ولد حافظ عبد القیوم ساکن نیوتنی ضلع اونام عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ وکالت قوم

شیخ عثمانی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ موسومہ ضیاء الحق پڑہا مقدمہ ترکہ منشی حسین خان مرحوم سے مین خوب واقف ہون کہ از روے وصیت نامہ کے وہ جایداد نجیب خان اپنے برادر کو بطور متولی سپرد کر گئے تہے اوسیکا انفاذ بحکم سرکار عالیہ ہوا نایب مال و مرزا صاحبان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کو کچہ واسطہ اس سے نہین تہا نہ رشوت ستانی ہوئی نسبت مندر جین مت کے جو پمفلٹ مین بیان ہے غلط ہے بعد کرنیل وارڈ صاحب بہادر تجدید عمارت و انہدام کا بیان غلط ہے اور وزارت حال سے اجازت دلانا مرزایان کا اور اس طریقہ سے رشوت لینا بہی غلط ہے کیونکہ فیصلہ وزارت العالیہ سے جس دن ہوا ہے مین اجلاس پر موجود تہا بڑی بحث مقدمہ مین یہ تہی کہ بلا اجازت مندر بنایا گیا ہے اور مندر بنانیوالے جین مت کے یہ نہین کہتے تہے کہ کبہی اونکو وزارت سے اجازت ملی ہے پس بسبب نہ ہونے اجازت کے مندر توڑنیکی تجویز وزارت سے لکہی گئی اور سرکار عالیہ سے منظور ہوئی۔

ناصر خان سے پانچ ہزار روپیہ رشوت لیکر مرزایان و منتظم پولیس نے ناصر خان کو چہوڑا یہ بیان غلط ہے کیونکہ فیصلہ اجلاس صدر المہامی سے بعد لینے فتوای شرعی قاضی صاحب و مفتی صاحب کے لکہا گیا اور باتفاق آرا نایب وزیر صاحب و وزارت العالیہ منظور ہی آخر حضور سرکار عالیہ فیصلہ ہوا ہے۔ منتظم پولیس کو ایسے مقدمہ مین اختیار چہوڑ دینے یا کسی تجویز کرنے کا نہین تہا وہ صرف گرفتاری و چالان کے مجاز تہے چنانچہ چالان کر دیا تہا۔ گمیر مل سری مل سے رشوت لینا نایب مال و مرزایان کا بہی غلط ہے یہ مطالبہ صرف پانچ ہزار کا تہا ایسے مطالبہ مین آٹہہ ہزار کی رشوت خلاف عقل بلکہ نا ممکن ہے اور خصوصاً جبکہ وزارت سے حکم ہوا تہا کہ مقدمہ دیوانی مین سماعت کے لایق ہے نہ لایق سماعت محکمہ مال کے ایسے حکم سے کسیکے حق مین نہ ڈگری ہوئی نہ ڈسمس جس زمانہ مین قرقی روکنے کا نامہ ور حکم ثانی ایک حکم ہوا تہا اوسوقت نایب وزیر صاحب بہادر بال وطن کو تشریف لے گیے تہے اسوجہ سے درخواست وزارت مین دی گئی تہی

مولوی ظہور علی احمد وکیل نے مجھسے مشورہ کیا تھا تب درخواست دی گئی تھی۔

سید امداد حسین منصب دار کی عورت کو حبس بیجا کرنا اور بجبر امداد حسین سے طلاق لینا بالکل غلط ہے میرے سامنے یہ طلاقنامہ منشی سعد اللہ کے مکان مین لکھا گیا تھا امداد حسین نے کہا تہا کہ طلاق تو مین پہلے دے چکا ہون اب تحریری طلاقنامہ لکھتا ہون اوسوقت تک نہ کوئی تعلق مرزا افضال علی بیگ سے تہا نہ کچھ اونکا دباؤ تھا نہ وہ وہان پر موجود تھے نہ اون کا کوئی متوسل تھا۔ احمد حسین پر جھوٹا الزام لگا کر قید کرانا بھی غلط ہے احمد حسین پر ایک مقدمہ چاقو مارنیکا دایر عدالت تھا یہ چاقو چوراہہ مین سرراہ چلتے ہوئے ایک لڑائی مین احمد حسین نے دوسرے شخص کو مارا تہا جسکا کوئی تعلق مرزایان سے نہین تہا نہ مرزایان وہان موجود تہے نہ مدعی یا مدعا علیہ مقدمہ مین تہا عین وقت لڑائی کے پولیس نے پکڑ کر احمد حسین کو چالان عدالت کیا تہا عدالت مین باہمی راضینامہ ہو کر فیصلہ ہوا ایکسالہ قید کا بیان بھی غلط ہے محمد اسحٰق مہتمم تعمیرات سے عــــہ روپیہ رشوت لینا بھی غلط ہے اور عبد العزیز و دہرم چند سے مخبری کرانا بھی غلط ہے دہرم چند پندرہ بیس برس پہلے مرچکا تہا محمد اسحٰق خان کی حیثیت اور اونکی تنخواہ بہی ایسی نہین تہی وہ پہلے ساٹھ روپیہ کے نوکر تھے پہر ایک سو کے نوکر ہوئے پھر ایک سو پچیس روپیے تھوڑے دن وفات سے پہلے اونکو ملنے لگے تھے۔

محمد اسحٰق خان کو براہ راست بوجہ تعلق تعمیرات خاص تاج محل کے ایسا رسوخ سرکار مین تھا کہ وہ خود مرزایان کا کام نکال سکتا تہا نہ مرزایان سے اُسکو التجا کرنیکی ضرورت ہوتی منشی حسین خان مرحوم کا مقدمہ بنام فیاض حسین خان جو دائر تہا وہ بربنا ے بیان خود منشی حسین خان کے خارج ہوا تہا جبکہ ثبوت پیش کرنے سے وہ مجبور ہو گیے تہے اور خود خارج کرانا چاہتے تہے اسمین فیاض حسین خان کسیکو رشوت کیون دیتا۔ نایب وزیر مال یا مرزایان سے اور مقدمات سے جو بابت خلاف ورزی قوانین جنگلات کے دائر عدالت تحصیل و نظامت ہوتے ہین اور بہت خفیف قسم کے ہوتے ہین کوئی تعلق نہین ہے اور قانون بھی پہلے سے جاری ہوا ہے۔ لہذا یہ

بیان مندرج پمفلٹ ہے غلط ہے کہ اس ذریعہ سے رشوت ستانی ہوئی ہے۔
مین آٹھ سال سے پیشہ وکالت کا کرتا ہون اوس سے پہلے مین روبکارنویس محکمہ سائرکل کا تھا مجھکو سائر
کا حال خوب معلوم ہے کوئی روپیہ محاصل سائر کا مہتمم سائرکل کے ہاتھ نہین آتا ہر ایک تحصیل مین
مثل آمدنی مال کے داخل ہوتا ہے اور سرکاری خزانہ مین بھیجا جاتا ہے سائر وزیرگنج واسٹیشن ریلوے
بھوپال کا آمدنی سائر روزانہ کاغذات سیاق مین سیاہہ ہوکر خزانہ شاہی مین روزانہ بھیجی جاتی ہے مہتمم سائرکل
کوکوئی موقع تغلب کا زرحاصل شدہ مین حاصل نہین ہے پھر مرزایان ونائب وزیر صاحب مال نے
بشرکت مہتمم سائرکل کسطرح دولاکھ روپیہ رشوت مین لیلیا پھر کیا تغلب کرلیا یہ بات بالکل غلط ہے اسیطرح
وہ بیان بھی غلط ہے جو نسبت ایک ہزار روپیہ پانچہزار روپیہ لینے کی تحصیلداران سے لکھا ہے
پانچہزار روپیہ کوئی بیس۲۰ یا پچیس۲۵ کی ترقی پرکیونکر دے سکتا ہے جو اوسکو عنقریب بیس سال تک زندہ
ونوکر رہنے مین واپس ہوسکتا ہے اور اسامیون مستاجر پر بار آکرنا بھی غلط ہے مجھسے اکثر مستاجران و
تحصیلداران وکاشتکاران سے بوجہ تعلق وکالت کے ایسا ربط ہے کہ اگر کوئی بات ہوتی تو ضرور
مجھسے ذکر کرتے فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ لینا بھی غلط ہے بیس۲۰ روپیہ یا پچیس۲۵ روپیہ کا نوکر تھانہ دار جسکو
سواری گھوڑے کی رکھنا بھی ضرور ہے کہان سے دے سکتا ہے اور اگر ایسا عام طور پر ہوتا تو مین ضرور
واقف ہوجاتا ذکی الدین تھانہ دار دلود کا رشتہ دار نائب وزیر مال ہونا بھی غلط ہے نائب مال کا مکان
موہان مین ہے اور میرے مکان سے صرف ایک کوس کے فاصلہ پر ہے اور قصبہ نیوتنی مین
اونکی شادی ہوئی ہے ایسے وجوہات ہین جنکے سبب سے مین اونکی قرابتون سے خوب واقف ہون
ذکی الدین نہ موہان یا نیوتنی کا رہنیوالا ہے ضلع اناؤ کا نہ ملک اودہ کا وہ رہنیوالا ضلع بھیرہ موضع کثرہ سادات
کے مین نواب یا محمد خان کے والد کا ترکہ ڈیڑھ کروڑ کا بھی غلط لکھا ہے مین نے میان فیض محمد خان کو بھی

دیکھا ہے اُنکا مال بعد وفات نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے نیلام کیا مین نیلام کی خریداری مین شریک
تھا اور میان یار محمد خان ہمیشہ مقروض رہے اون کی جاگیر قرضہ مین قرق ہوئی چند سال تک قرق رہی
اور بہت عسرت سے میان صاحب کی بسر ہوتی رہی اگر ڈیڑہ کرور کا مال اُنکے پاس ہوتا تو وہ ایسی عسرت
سے کیون بسر کرتے مین نے اپنے بزرگون سے معلوم کیا ہے کہ میان فوجدار محمد خان کو ترکہ پدری
یعنی نواب غوث محمد خان مرحوم کے مال سے کچھہ نہین ملا تھا اوسی ترکہ پر میان معز محمد خان صاحب
قابض ہوگیے تھے میان فوجدار محمد خان کی جاگیر زیادہ سے زیادہ اگر چالیس ہزار کی بھی رکھی جائے تو بھی
کل محاصل جاگیر سے ممکن نہین ہے کہ اسقدر روپیہ جمع ہوسکے سنہ ۱۲۴۲ ہجری مین اونکو جاگیر ملی تھی اور سنہ ۱۲۸۱ھ
مین انتقال ہوا ہے متاجران سے دباؤ ڈال کر پانچ پانچ سو روپیہ فی کس لینا بھی غلط ہے اسواسطے کہ مجھسے
اکثر متاجران سے دوستی ہے اور بہت میرے موکل ہین اور خود مقدمات متاجری کے بکثرت میری وکالت
سے فیصل ہوے ہین کبھی مین نے اس رقم کا وصول ہونا نہین سُنا مرزایان کا بابتہ رقم غلہ قسط چہارم دو روپیہ
فی مانی کسر کے لینا بھی غلط ہے غلہ معرفت تحصیلداران کے خرید ہوتا ہے نہ معرفت مرزایان کے اون کو
کسر لینے کا کون حق حاصل تھا اور کیون کوئی دیتا - شہامت خان کے مکان مین بلا کر مستورات شرفا اور اُنکی
دختران کے ساتھہ زنا بالجبر کرنا مرزایان کا اور واویلا شہر مین مچنا بالکل غلط ہے - مین خود بائیس سال سے
بھوپال مین رہتا ہون مین نے کبھی اس قسم کی کوئی شکایت نہین سُنی عبد الرشید خان کے معاملہ مین جو ذکر
رشوت ستانی کا ہے وہ بھی غلط ہے مین عبد الرشید خان کا مشیر ابتداء سے انتہا تک اونکے مقدمہ مین رہا
لہذا مین اچھی طرح کہہ سکتا ہون کہ اوس مقدمہ مین ایک پیسہ بھی رشوت کا نہین دیا گیا اور مقدمہ عدالت
سشن جج صاحب سے فیصلہ ہوا ہے مطابق فتوای قاضی صاحب و مفتی صاحب اور منظوری نیابت وزارت و عدالت
وزارت و حضور سرکار عالیہ سے فیصلہ آخر صادر ہوا ہے اسمین کیونکر وہ لوگ رشوت لے سکتے جنکا کوئی

تعلق بھی مقدمہ سے نہین ہے بسہسوان کے معزز شرفا سے مجکو معلوم ہوا ہے کہ مرزا صاحبان کی والدہ
سہسوان کی رہنے والی ہین اور شریف خاندان کی دختر ہین اور خاندان سادات سہسوان سے جو لوگ
بھوپال مین اب موجود ہین اونکی مستورات مین آمد و رفت والدۂ مرزایان کی اب تک اوسی سلسلۂ ہم وطنی
سے جاری ہے مولوی عبد الباقی ۔ مولوی عبد الباری ۔ مولوی سبط احمد ۔ منشی جمیل احمد یہ سب سہسوانی ہین
جنکا مین نے اوپر ذکر کیا کہ اونکے گھر کی مستورات مرزایان کے مکان مین اور مرزایان کی مستورات اُن لوگونکے
مکانات مین آمد و رفت رکھتی ہین مولوی عبد الباری و مولوی سبط احمد کا تو انتقال ہوگیا مگر مولوی عبد الباقی و
منشی جمیل احمد زندہ و ملازم سرکار ہین ۔

العبد
محمد عبد العظیم وکیل

مین نے پڑھکر تصدیق کیا ۔

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۸ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری

دستخط ۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ رتن لال اعزازی منصف فوجداری

نمبر ۲۹ سیٹھہ رتن لعل ولد کمہداس قوم اوسوال جینی ساکن شہر بھوپال محلہ چوک عمر تخمیناً ۵۰ سال
پیشہ مہاجنی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین مہاجنی کرتا ہون ہنڈی وال ہون اور لین دین بھی کرتا ہون شہر
مین بھی اور دیہات مین بھی پرگنات دیوانگنج و سیوانس وغیرہ گنج مین میرا لین دین ہے اور ایک دوکان
دیوانگنج خاص مین ہے دیگر پرگنات مین گماشتہ رہتا ہے جو غلہ تخم کا کاشتکاران و مستاجران کو دیتا ہے اور خرید
فروخت غلہ کا روزگار بھی گماشتگان کرتے ہین دساور کو بھی بوقت ضرورت غلہ بھیجا جاتا ہے اور افیون
کا بھی روزگار کیا جاتا ہے مین شہر بھوپال خاص مین عہدۂ آنریری مجسٹریٹی کا بھی انجام دیتا ہون چار سال از

کچھہ زیادہ عرصہ تقرر کو ہوا ہے مین فارسی بھی پڑہا ہون گجراتی بھی جانتا ہون ناگری و ماڑواڑی بھی جانتا ہون
مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا پڑہا ہے ۔ نمبر ۲۸ مین جو مضمون نسبت بے عصمت و بے عفت کرنے
مستورات کے اور زنا بالجبر کرنے مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے لکھا ہے بالکل غلط
ہے ۔ نسبت نمبر ۲۰ کے میرا یہ بیان ہے کہ مین نے کبھی نہین سنا کہ مرزایان نے و نائب مال نے رقم
پانچہزار بابتہ ترقی تنخواہ تحصیلداران کے اور ایکہزار کی بابت بحال رہنے عہدہ کے تحصیلداران سے
لیا ہو اور تحصیلداران نے اوسکا کاشتکاران و مستاجران سے چندہ کیا ہو اگر اس بات کی کچھ بھی اصلیت
ہوتی تو ضرور کاشتکار و مستاجر لوگ مجھسے ذکر کرتے کیونکہ اون سے میرا معاملہ دادوستد کا رہتا ہے اس
سبب سے کہ بکثرت دارمدار کاشتکارونکا و مستاجرون کا مہاجنون سے قرض لینے پر رہتا ہے ۔
شاید سَو مین پانچ مستاجر یا کاشتکار ایسے مالدار ہونگے جنکو ضرورت مہاجنان سے قرض لینے کی
نہو ۔ اور نمبر ۲۵ کا بیان نسبت لینے رشوت تعدادی پانچسو روپیہ فی مستاجر کے بالکل غلط ہے چونکہ
یہانپر کئی مستاجر ایسے ہین جو ہزارہا روپیہ کی مستاجری کرتے ہین ایک ایک مستاجر کے پاس چند
مواضع کی مستاجری ہے اور بہت مستاجر ایسے ہین جو صرف سو دو سو چارسو سے زیادہ کی مستاجری
نہین رکھتے پھر ایسی صورت مین ہر ایک مستاجر کا پانچسو روپیہ رشوت مین دینا خلاف قیاس ہے نہ کبھی ایسا
ذکر کسی سے سُنا ۔ مین نے آنریری مجسٹریٹی کے صدہا مقدمات فیصلہ کیے لیکن میرے اوپر کبھی مرزایان
نے منجانب کسی فریق کے دباؤ نہین ڈالا نہ مجھسے کسیکی سفارش کی مندرجینیان کا نمبر ۲ پمفلٹ مین جو ذکر
ہے اُسکی نسبت مین یہ عرض کرتا ہون کہ کبھی زمانہ کرنیل وارڈو صاحب بہادر مین ایک درجہ مندر پر اضافہ
نہین کیا گیا نہ کرنیل صاحب کے زمانہ مین کوئی حکم تنگی کا ہوا یہ بات بالکل غلط ہے اور یہ بھی غلط ہے
کہ عہد وزارت حال مین اجازت تعمیر کی مرزایان نے دلوائی تہی اور پچاس ہزار روپیہ بابت حصول اس

اجازت کے جینیان سے ثبوت مین لیا ہے اگر اس معاملہ مین ثبوت لیجاتی اور ایسی تذکرہ شہیر دیجاتی یا اور
کسی تاریخ پر نوٹس کیجاتی تو جینیان لوگ بھی سمجھتے اور اس بات کا ذکر کرتے کہ استقدر روپیہ ثبوت مین
ہمارا صرف بھی ہوا اور نتیجہ یہ نکلتا کہ مندر بھی توڑ دیا گیا چونکہ مین بھی جینی ہون اور وہ لوگ بھی جینی مین
باوجود خیالی دیلیحدہ دو مندر ہونیکے بھی باہم اتفاق ہے تو مین بیخبر نہین رہ سکتا تھا مین تو بوقت ملاحظہ
وزیر صاحب کے موقع پر موجود تھا اور پیروی مین سوموت رام وغیرہ جینیان کو مدد دیتا تھا جس طرح
اہل ہنود و اہل اسلام ایک دوسرے کو مدد دیتے تھے اور پھر جب مندر توڑ دینیکا حکم ہو گیا ہے او سان
بھی مین نے اجلاس وزارت مین حاضر ہوکر واسطے مہلت کے منجانب سوموت رام وغیرہ عرض کیا تھا
مندر اضافہ شدہ تو اس بنیاد پر توڑا گیا تھا کہ جینیان نے بلا حصول اجازت بنوایا تھا محکمہ مجسٹریٹی و
نیابت وزارت و وزارت سے اور سرکار عالیہ سے تجویز ہوئی کہ بوجہ بلا اجازت بنانیکی تعمیر جدید توڑ دیجائے
اگر جینیون کو اجازت مل ہوتی تو وہ کیون پیش نہ کرتے ۔

العبد
رتن لعل بقلم خود ۔ ازی منصف فوجداری اظہار اپنا سنکر و پڑھکر دستخط کر دیے
پڑھا گیا او تصدیق ہوا ۔ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط ۔ وزیر صاحب بہادر

اظہار سیٹھہ داراب جی ٹھیکہ دار آبکاری

نمبر ۳۰ ۔ سیٹھہ داراب جی ولد دوسا بھائی قوم پارسی ساکن بمبئی عمر تخمیناً ـــ سال پیشہ ٹھیکہ داری
نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین دس سال گذشتہ سے شہر بھوپال مین رہتا ہون مین نے ٹھیکہ آبکاری
کا عہد منتظمی نواب محمد صدیق حسنخان صاحب بہادر مرحوم وزیر نیابت اول احمد رضا خانصاحب مین لیا

اوسوقت مین ہوشنگ آباد سے آیا تھا پہلے ٹھیکہ پران چند کلوار کے نام چودہ ہزار پر تھا نیلام مین میری بولی
چوبیس ہزار کی ہوئی کلوار مذکور نے بھی چوبیس ہزار ایک سو دینی پر ٹھیکہ لینا قبول کر لیا اور لیا مگر چار مہینہ بھی اُس سے
نہ چل سکا پھر مجھکو سرکار عالیہ نے ہوشنگ آباد سے بلا کر اوسی جمع پر ٹھیکہ دیا پنجسالہ جب میعاد ختم ہوئی کرنیل
وارڈ صاحب بہادر وزیر تھے بمنظوری سرکار عالیہ مجھکو پھر ٹھیکہ پنجسالہ عطا کیا جمع مین پچیس [ایک ہزار] سو روپیہ اضافہ ہوا
اور سہ کروہی معہ جاگیرات مشمولہ سہ کروہی شامل ٹھیکہ کیے گیے میرے پاس جبلپور۔ ہوشنگ آباد
نرسنگپور۔ اٹارسی۔ جھانسی و ریاستہای راجگڈھ نرسنگہ گڈھ کھلچی پور۔ سرونج وخاص چھاونی سیہور کی آبکاری کا بھی ٹھیکہ
ہے اُسیطرح اس ملک مین بھی سنہ ۱۳۱۱ فصلی سے کل ملک محروسہ بھوپال کا ٹھیکہ ملا ہے جس مین اضافہ
جمع کا ہو کر دیا گیا ہے اور ہر ایک پانچ سال پر پانچ فی صدی اضافہ مشروط ہوا ہے یہ ٹھیکہ میعادی بست سالہ
مین نے لیا ہے۔ مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا پڑھا نمبر ۱۸ پڑھ کر اور مجھکو سخت تعجب ہوا کیونکہ مجھکو ٹھیکہ
فایدہ سے نہین ملا ہے بلکہ سخت جمع پر ملا ہے جو مین کبھی نہین لیتا اگر میرا مکان و کارخانہ کشید شراب کا
پہلے سے نہ بنا ہوتا اور مجھکو درصورت نامنظوری ٹھیکہ کے خوف نقصان کا نہوتا انگریزی ملک مین تو
پانچ فیصدی کے اضافہ پر ٹھیکہ دار آبکاری سابق کا پانا ایک حق قرار دیا گیا ہے لیکن بھوپال مین اوسپر لحاظ نہین
ہوا بلکہ سخت جمع پر ٹھیکہ دیا گیا۔ مین حیران ہون کہ ایسی سخت جمع پر ٹھیکہ ملنے سے میرا کیا فایدہ تھا جو مین
پچیس ہزار روپیہ رشوت مین مرزایان کو دیتا میرے ٹھیکہ کی منظوری حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا
کے اجلاس سے ہوئی ہے۔

مرزایان کی شرکت کا جو بیان میرے ساتھ ہے وہ بالکل غلط ہے اس ملک کے مسلمان بہت پرہیز شراب سے
کرتے ہین تو وہ کسطرح شریک ہو سکتے تھے نسبت نمبر ۲ بے عصمت کرنے و زنا بالجبر کرنے مرزایان
افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے جو بیان لکھا ہے وہ ایسا غلط ہے کہ مین نے کبھی کسی شراب کے

متوالے سے بھی شہر مین ایسا بیہودہ بیان نہین سُنا نسبت نمبر ۹ مقدمہ محمد رشید خان تحصیلدار ایسین کے مین اسقدر کہہ سکتا ہون کہ مین نے اُسکو بہت مفلسی کی حالت مین پایا اوسکو ہرگز ایسا مقدور نہین تھا کہ چار ہزار پانچ سو روپیہ رشوت مین کسیکو دے سکتا اور بہ غلسی کے مین نے چند بار اوسکی مدد کی ہے جس سے خوراک چلی ہے فقط

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری - دستخط بخط انگریزی

دستخط - وزیر صاحب بہادر

اظہار حافظ عبد الکریم وکیل

نمبر ۳۱ - حافظ عبد الکریم ولد سلیم الدین قوم شیخ فاروقی عمر تخمیناً ۴۰ سال پیشہ وکالت ساکن قصبہ انبیٹہ ضلع سہارنپور بحلف مذہبی بیان کیا کہ مقدمہ نمبر ایک منشی حسین خان مرحوم کی بابت جو شکایت پمفلٹ مین لکھی ہے وہ غلط ہے مین نے فیصلہ سرکار عالیہ کا جسکی نقل ایک دیوانی مقدمہ مین پیش کرنیکو مولوی ظہور علی احمد وکیل خوشحال چند پوفر ہند لائے تھے دیکھی ہے اوس سے ظاہر ہے کہ بربنا وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم منشی نجیب خان متولی بنگرانی سرکار مقرر ہوئے مین اوسی حکم کے موافق جو موصی نے لکھا ہے بلا منظوری سرکار کوئی خرچ نہین کر سکتے تو نجیب خان کس فایدہ کی غرض سے ایک لاکھ روپیہ مرزایان کو دیتا - نمبر ۲ جین مت کے مندر کی بابت ہے مین دس سال سے ریاست بھوپال مین وکالت کرتا ہون اس مندر کی نسبت جو کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے عہد کی کارروائی لکھی ہے بالکل غلط ہے اُس وقت نہ کوئی اضافہ عمارت ہوا نہ انہدام نہ کوئی مقدمہ برپا ہوا عہد وزارت حال مین کوئی اجازت واسطے تعمیر جدید کے نہین دی گئی تھی اور بلا اجازت بنانے ہی کی وجہ سے انہدام کا حکم ہوا ہے تو رشوت مرزایان کو اور پھر اسقدر زر خطیر تعدادی پچاس ہزار

جینی کیون دیتے میرے موکل تینیون سے مجھکو ضرور معلوم ہوتا اگر ایسی بتکین تو اون کو دینا پڑتی نمبر ۱۰ اگمبیر کا مقدمہ ہے تعداد مالیت متنازعہ صرف پانچ ہزار ہے ہنڈی اوسکی میرے سامنے باجلاس وزارت پیش کی گئی تھی لیکن وزارت سے حکم ہوا تھا کہ مقدمہ لائق سماعت محکمہ مال کے نہین ہے عدالت دیوانی سے چارہ جوئی ہونا چاہیے نایب وزیر صاحب بہادر مال اوس زمانہ مین تو بھوپال مین ہی نہین تھے رخصت پر وطن گئے تھے علاوہ بران پانچ ہزار کے حصول کی امید پر کوئی شخص آٹھہ ہزار روپیہ رشوت دے سکتا ہے بیشک کوئی شخص جو شراب زیادہ پیجاے ایسی بیہودہ خلاف عقل باتین بیان کر سکتا ہے نمبر ۱۲ مقدمہ احمد حسین کا ہے مرزا صاحبان سے کوئی تکرار نہین ہوئی تھی وہ موقع پر بھی موجود نہین تھے مین عنقریب تکرار ہونیکے وقت موقع کے سامنے پہونچ گیا تھا سپاہیان پولس گرفتار کر کے احمد حسین کو لاتے تھے جنسے تکرار ہوئی تھی وہ لوگ باشندگان شہر سے اور غیر متعلق مرزا صاحبان سے تھے مقدمہ کوتوالی و صدر المہامی مین ہوا چندروز حوالات مین احمد حسین رہے پھر راضی نامہ پر عدالت سے رہا ہو گئے قید یکسالہ بھی نہین ہوئی اسوجہ سے یہ بیان غلط ہے نمبر ۱۷ خلاف ورزی جنگل کا بیان بھی صحیح نہین ہے قانون جنگل تو کرنیل وارڈ صاحب بہادر سے بھی پیشتر کا جاری تھا کرنیل وارڈ صاحب بہادر نے واسطے انسداد نقصان سرکاری کے کچھہ اسکی ترمیم کردی تھی اور وزارت حال مین بھی کچھہ اصلاح بنظر تحفظ حقوق سرکار کے کی گئی ہے لیکن وہ لوگ جو مستحق ہین اونکا کوئی نقصان نہین ہوا بلکہ پارسال مین نے دیکھا ہی کہ ہوشنگ آباد کی رعایا بھی مستفید جنگل بھوپال سے ہوتی ہے کوئی مقدمہ اس قسم کا نیابت مال مین نہین ہوتا بلکہ تحصیلو نمین ہوا کرتے ہین اور بہت ہی خفیف قسمہ کے ہوتے ہین وہ ایسے شخصونپر خلاف ورزی قانون کے مقدمات ہوتے ہین جو جرمانہ بھی نہین دے سکتے بلکہ قید قبول کر لیتے ہین تو کسی کو رشوت کیونکر دے سکین گے ۔ نمبر ۲۱ ۔ مین فی تھانہ دار پانچ سو روپیہ رشوت دینے کا ذکر

نسبت منتظم صاحب پولس کے ہے وہ بھی غلط ہے میرے کردوست اکثر تھانہ داران ہیں اون سے مجھکو ضرور معلوم ہوجاتا اگر ایسی رقم دیجاتی ۔ نمبر ۲۵ مین جو بیان لکھا ہے وہ بھی بالکل غلط ہے کسیطرح ممکن نہین ہے کہ نایب وزیر صاحب بہادر مال یا مرزایان ایسے مقدمات مستاجری مین کچھ لے سکین کیونکہ نیابت مال کی رپورٹون اور سفارشون کا منظور کرنا و نامنظور کرنا وزارت کی راے پر منحصر ہے اور مین نے خود اپنی وکالت کے مقدمات مین اکثر دیکھا ہے کہ نیابت مال کی تجویزین نامنظور کیگئین چونکہ یہ بات عام طور پر سبکو معلوم ہے کہ تجویز نیابت مال پر انحصار انفصال یا بحالی مستاجری کا نہین ہے کوئی رشوت کیون دیگا ۔ نمبر ۲۸ بالکل غلط ہے مین اسی شہر مین بیرون شہر پناہ دس سال سے رہتا ہون مین نے کسی سے کبھی نہین سنا کہ مرزایان زنا بالجبر کرتے ہین یا عورات شہر کو بے عفت و عصمت کرتے ہین اگر ایسا واویلا بپا ہوتا جیسا کہ پمفلٹ مین لکھا ہے تو مین ناواقف نہین رہ سکتا تھا ۔ مقدمہ عبدالرشید خان سے مین خوب واقف ہون اور عبدالرشید خان سے بھی واقف ہون وہ ایسے شخص ہین کہ بحالت نوکری تحصیلداری کے بھی مقروض رہتے تھے سو دو سو روپیہ بھی خرچ کرنا اونسے دشوار تھا تو چار ہزار پانچ سو روپیہ کہان سے لاتے مقدمہ کا فیصلہ بہ تجویز محکمہ قضا و افتای شرعی و منظوری اخیر سرکار عالی کے ہوا ہے مرزایان یا نائب مال سے کچھ واسطہ نہین فقط ۔

العبد
محمد عبدالکریم وکیل

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۹ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری ۔ دستخط وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار منشی عبدالقیوم سابق تھانہ دار

نمبر ۳۲ ۔ منشی عبدالقیوم ولد مظفر علی قوم شیخ مولوی عمر تخمیناً الف سال ساکن تجارا متعلقہ

ریاست الور پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ۲۱ سال کا نوکر ریاست مین ہون اور ۳۴ سال سے اس ملک مین آیا ہون مین مختلف عہدونپر رہا مجھکو ساتوان مہینہ ہے کہ معطل کیا گیا ہون مین ایک مقدمہ ڈاکہ زنی موضع تریلا پرگنہ مردانپور ضلع جنوب مین معطل ہوا ہون مجھپر یہ الزام لگایا گیا ہے کہ مین نے مارپیٹ کر سبحان مدعا علیہ سے اقرار بالجبر حاصل کیا صدر المہامی کی عدالت سے تجویز ہوئی کہ پولس کی کارروائی ناقص ہے مجھسے منتظم پولس نے یا اُن کیطرف سے کسی شخص نے یا مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ نے ایسا سوال نہین کیا کہ اگر تم پانچ سو روپیہ رشوت مین نہ دوگے تو موقوف ہوجاؤگے نہ مجھسے کبھی کسی نے لیا نہ ذکر کیا نہ منتظم پولس نے میرے علاقہ مین کوئی ڈکیتی کرائی نہ کوئی سرکاری اہلکار عہدہ دار ایسا کرتا ہے منتظم پولس واسطے انسداد ڈکیتی کے ہی منتظم پولس نے مجھسے بحکم محکمہ وزارت جواب لیکر مثل محکمہ وزارت مین بھیجی ہے اور ابتک اوسکا فیصلہ آخر صادر نہین ہوا ہے بیان مندرجہ پمفلٹ نمبر ۱۲ بالکل غلط ہے

العبد
عبد القیوم بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - نہم جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط - وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار مولوی ظہور علی احمد وکیل

نمبر ۳۳ - مولوی ظہور علی احمد ولد نصیب علی قوم شیخ صدیقی ساکن قصبہ قاضی پور ضلع مظفرنگر عمر ۵۰ سال پیشہ وکالت نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ربیع الاول ۱۳۰۴ھ ہجری سے اس ملک بھوپال مین ہون اور پیشہ وکالت کا کرتا ہون مین نے پمفلٹ ضیاء الحق کا دیکھا جہانتک واقعات مندرجہ پمفلٹ سے مجھکو آگاہی ہے اوسکی نسبت عرض کرتا ہون پمفلٹ کی تمہیدات کے ذیل مین جو نسبت اخراج مرزا افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے تذکرہ ہے کہ سر لیپل گریفن صاحب بہادر کے حکم سے اونکا اخراج

ہوا اور وزارت حال کے زمانہ مین اوسکا اعادہ ہوا یہ دونون باتین غلط ہین ذیقعدہ ۱۳۰۴ ہجری مین بحکم نواب
صاحب بہادر ہو انکا اخراج ہوا تھا اور انہی کے عہد وزارت مین انہی کے تحرکات سے بتحریک جناب عالیہ ایجنٹ
نواب گورنر جنرل صاحب بہادر یعنی مسٹر ہنری صاحب بہادر کے رعایا ان پھر اپنے گھرون مین آباد ہوے

مقدمہ نمبر ایک منشی حسین خان مرحوم کے متروکہ کا بھی غلط طور پر لکھا ہے مین نے بحیثیت وکیل سیٹھ
خوشحال چند پونم چند کے عنقریب کل کاغذات مقدمہ متروکہ منشی حسین خان مرحوم کے دیکھے ہین اوس
مقدمہ کا فیصلہ اخیر و ناطق خود روبکاری سے سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کے ہوا ہے بموجب فتوای شرعی
قاضی صاحب و مفتی صاحب فیصلہ اولی سرکار عالیہ کا خود سرکار عالیہ نے بحال رکھا ہے جسکے ذریعے سے
کل جایداد منقولہ و غیر منقولہ متروکہ منشی حسین خان مرحوم حسب وصیت نامہ نوشتہ منشی مرحوم تولیت مین
نجیب خان برادر منشی مرحوم کے زیر نگرانی سرکار عالیہ رکھی گئی ہے اور نجیب خان کو ششماہی حساب
داخل کرنا پڑتا ہے - ایسی صورت مین کوئی شخص جو ذرا بھی عقل رکھتا ہے یہ نہین کہہ سکتا کہ ایک لاکھ روپیہ
ایسی جایداد پانے پر نجیب خان کسی کو رشوت مین دے سکتا جسمین اوسکو کسی قسم کے تصرف ذاتی کا بھی
اختیار نہین ہے کل جایداد غالباً میرے تخمینہ مین ڈیڑھ دو لاکھ روپیہ کی ہوگی مقدمہ نمبر ۲ منہدمیت
کا بھی غلط طور پر لکھا ہے کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے زمانہ مین نہ کوئی عمارت جدید
بنائی گئی نہ مسمار کرائی گئی نہ وزارت حال کے زمانہ مین کوئی اجازت تعمیر جدید کی دی گئی جب نالش
انکی مسماری کی کیگئی تھی تو سوست رام سرغنہ بنیان نے جو خود جواب دیا ہے اوس مین
باجلاس نیابت وزارت بیان کیا ہے کہ مین نے کوئی اجازت اس تعمیر جدید کی کسی جگہ سے
حاصل نہین کی - واسطے مسماری تعمیر جدید کے باتفاق رائے مجسٹریٹ صاحب و نایب
وزیر صاحب بہادر فوجداری و تجویز وزارت العالیہ کے حضور سرکار عالیہ نے جو حکم صادر

فرمایا اسمین زیادہ طرہ پر تعجب خیز یہ بات ہے کہ پچاس ہزار روپیہ رشوت مین دینا جینیان کا مرزایان کو پمفلٹ مین لکھا ہے لیکن جو تار اجنٹی وغیرہ مین جینیون نے دیے اونمین بھی یہ شکایت نہین کی گئی واویلا ہونا پمفلٹ مین لکھا ہے مگر یہ آواز صرف ضیاء الحق باشندہ ملک غیر کے کان تک پہونچی اور ہم لوگ جو یہان مین برابر رہتے ہین اوس خبر کی سماعت سے محروم رہے باوجودیکہ ہم وکالت پیشہ ہین ہم سے کوئی خبر ایسی چھپ نہین سکتی اور بہت سے جین مت مہاجن ہمارے موکل ہین کوئی بہی تو اسکا تذکرہ کرتا مقدمہ نمبر ۸ ہمشیرہ پیر عباس کا بھی غلط لکھا ہے اس مقدمہ مین مین مدعیان کی جانب سے وکیل تھا منشی سید محمود علی صاحب منجانب مدعا علیہم وکیل تھے مدعیان کی جانب سے کوئی رشوت نہین دی گئی فیصلہ آخر اوسکا پنچایت سے ہوا ہے جسکی منظوری وزارت سے ہوئی اس پنچایت مین مولوی عبد الحق صاحب مفتی ریاست سرپنچ تھے- مدعیان کی تو یہ کیفیت ہے کہ مجھکو محنتانہ بھی ادا نہ کرسکے اور مدعا علیہم بھی بہت مقروض ہین اور سب پیرزادگان واجب التعظیم ہین کہ ان سے کوئی لے بھی نہین سکتا مقدمہ نمبر ۱۰- سیٹھ گھمیر مل سری مل جنکی تعداد مالیت دعوی پچیس ہزار کی لکھی ہے اور آٹھ ہزار روپیہ رشوت مین لینا مرزایان و نایب وزیر صاحب بہادر مال کا لکھا ہے یہ بھی بالکل غلط ہے مین گھمیر مل سری مل کی طرف سے وکیل تھا کل تعداد مالیت مقدمہ کی پانچ ہزار تھی شکل مقدمہ کی یہ تھی کہ پونم چند سنگھٹی ایک مہاجن متوفی سرکاری مطالبہ کا باقیدار کثیر تھا اوسکا مطالبہ یافتنی بقدر پانچ ہزار روپیہ ذمہ گھمیر مل سری مل کے گماشتہ پونم چند نے نیابت مال مین ظاہر کرکے درخواست ایصال کی اسپر قرقی جایداد گھمیر مل سری مل کا حکم نیابت مال سے بشرط عدم ادخال زر مطالبہ یا ضمانت کافی کے حکم صادر ہوا جب قرقی کیواسطے ناظر نیابت مال کا مکان پر گھمیر مل سری مل کے گیا- اتفاق سے نایب وزیر صاحب بہادر مال رخصت پر اپنے وطن کو گیے تہے لہذا مین نے منجانب گھمیر مل سری مل کے ایک ہنڈی پانچ ہزار روپیہ کی محکمہ وزارت مین داخل کرکے یہ درخواست

کی کہ اتفاقیہ اصل مقدمہ کے یہ ہنڈی امانت مین رکھی جاے اور مقدمہ چلایا جاوے نسبت جواز و عدم
جواز مطالبہ پونم چند سنگھٹی کے ۔ وزارت سے حکم امانت رکھنے ہنڈی کا ہوا اور مقدمہ بروقت واپس آنے
نایب صاحب مال کے تحقیقات ہوکر تجویز ہوئی کہ مطالبہ غلط ہے کیونکہ اس مطالبہ کی بابت زمانہ سابق
مین ریاست سے فیصلہ قطعی ہوچکا ہے اور بوجہ تعلق پونم چند سنگھٹی کے چھاونی سیہور سے پولٹکل
اجنٹی نے بھی فیصلہ زمانہ سابق مین موافق گھمیرمل مہرمل و خلاف پونم چند کے کیا ہے جہانتک مجکو علم ہے
کوئی ثبوت اس مقدمہ مین کسیکو نہین دی گئی نہ کوئی ایسی ضرورت ثبوت دینے کی میرے موکل کو تھی جبکہ
پہلے فیصلہ جات اوسکے پاس موجود تھے نہ مرزا صاحبان سے کوئی تعلق کسی عدالت کے مقدمات کا تھا
نہ اون کو کوئی دباو کسی عدالت یا محکمہ پر ہے ۔ مقدمہ نمبر ۱۲ منشی احمد حسین کا پمفلٹ مین ہے جنکو یکسالہ
قید پانا لکھا ہے حالانکہ وہ اوس مقدمہ مین قید نہین ہوئے واسطے کسی میعاد کے نہ مرزایان سے اوس مقدمہ
مین کوئی تعلق تھا تکرار جو منشی احمد حسین و دیگر اشخاص سے ہمراہ ہوئی تھی جسمین لوہبہ چلا تو مانیکر احمد حسین کو پولیس
نے موقعہ پر گرفتار کرکے حوالات کوتوالی مین رکھا تھا اور صدر المہامی مین چالان کیا تھا وہان راضی نامہ ہوکر رہائی ہوئی
اس معاملہ مین کچھ بھی تعلق مرزایان کا نہین تھا ۔ نمبر ۲۸ مین جو نسبت بے عصمت و عفت کرنے شریف زادیون
کے واویلا مچا ہوا تھا شہر بھوپال مین درج ہے وہ بالکل غلط ہے کہ کبھی کسی ادنی یا اعلی سے مین نے شکایت
اس بات کی نہین سنی اسیطرح سے جہانتک واقعات اس پمفلٹ مین درج ہین بالکل غلط و بے اصل
پاتا ہون اور میرے علم مین اس پمفلٹ کی وقعت نقشہ بازون کی ٹرکی برابر بھی نہین ہے فقط

العبد

ظہور علی احمد وکیل بقلم خود ۔ سب پڑھ کر تصدیق کرتا ہون

پڑھا گیا اور تصدیق کیا گیا ۔ ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری ۔ دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

نقل اظہار منشی محمود علی وکیل

نمبر ۳۴ - منشی محمود علی ولد سید غفور علی قوم سید عمر تخمیناً ۔۔۔ ساکن سندیلہ ضلع ہردوئی پیشۂ وکالت نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ دیکھا اوسکے اندر جو نسبت مرزا افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کے اخراج کے باب مین لکہا ہے کہ وہ بحکم سر لیپل گرفن صاحب بہادر خارج کیے گیے تہے بالکل غلط ہے وہ بحکم کرنیل وارڈ صاحب بہادر اس ریاست سے علیحدہ کیے گیے تھے اور اونہی کے زمانہ مین پھر واپس آئے پمفلٹ کے نمبر ۸ مین جو نسبت مقدمہ ہمشیرہ پیر عباس صاحب کے لکھا ہی مین اُس مقدمہ مین منجانب مدعا علیہم وکیل تھا یہ مقدمہ عدالت ابتدائی سے درجہ بدرجہ جب محکمہ عالیہ وزارت مین پہونچا تو بروقت پیشی فریقین نے جو اصالتاً موجود تھے باہم تصفیہ کرنا چاہا اور اوسکا اظہار کرکے ایک اقرارنامہ فریقین نے واسطے فیصلہ پنچایت کے بہ تقرر پنچان وسرپنچ داخل کیا منجانب مدعی مرزا افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ پنچ مقرر ہوے اور منجانب مدعا علیہم مرزا حسین خان واکبر محمد خان پنچ مقرر ہوئے اور سرپنچ مولوی عبدالحق صاحب مفتی ریاست مقرر ہوے تھے چنانچہ وہ فیصلہ پنچایت سے ہوکر وزارت سے حسب ضابطہ منظور کیا گیا - جسکو فریقین نے تسلیم کر لیا اب کوئی نزاع نہین رہی - کسی قسم کی رشوت مدعا علیہم نے نہین دی جسقدر پمفلٹ مین لکہا گیا ہے غلط ہے - نمبر ۱۱ مہنت سیتہل داس کا مقدمہ جو درج کیا گیا ہے اور جو نسبت قرقی جایداد و دیگر مراتب کے لکہا گیا ہے وہ غلط ہے کیونکہ قرقی جایداد صیغہ دیوانی سے ہوئی تہی مین خود مہنت سیتہل داس کا وکیل صیغہ دیوانی مین تھا رام کشن پرتھی راج نے تین ہزار روپیہ کا دعوی مہنت پر کیا تھا مدعی کی ڈگری ہوئی اوسکی اجراے ڈگری مین جائداد مہنت سیتہل داس کی قرق ہوئی اور ایک قرقی قبل فیصلہ بھی ہوئی تہی - اوس قرقی قبل فیصلہ کی عذرداری نیابت وزارت دیوانی مین بصیغۂ اپیل درخواست پیش ہوکر جائداد واگذاشت ہوگئی تہی کہ مہنت نے اپنی جائداد ضلع ہوشنگ آباد

مین منتقل کردی اور وقت اجراے ڈگری مرف ونیلام جائداد جو منتقل ہونے سے رہگئی تھی وہ اس قبیہ
باید دو بھی منتقل کردیا اگر بہت جہد محکمہ عالیہ وزارت سے حکم نیابت وزارت کا منسوخ ہوجاتا مفت
پیتھل داس کے دیہات مستاجری اس وجہ سے نکالیئے گئے کہ زمانہ میعاد ٹھیکہ کا بھی گذر گیا تھا اور اوس نے دیہات
کو باش کنبا ڈالا تھا بعض دیہات مین بجز اوس کی سیر کے کوئی کاشتکار بھی نہین رہا تھا اور اکثر
کاشتکارون سے ظالمانہ طور پر اوس نے اراضی نکال لی تھی ان حالات کے دریافت کی وجہ سے
مین نے اوس کی بدنامی بدنیت کرنے سے صیغہ مال مین انکار کیا تھا اور وہ ریاست سے نکالا نہین گیا
بلکہ ڈگریون کے اجرا کے خوف سے اپنے کو اس ریاست سے دوسری ریاست مین پہونچایا
تاکہ ڈگریون کے مطالبہ سے محفوظ رہے۔ نمبر ۱۳۔ احمد حسین مختار کی نسبت جو قید یک سالہ کا
ہونا پمفلٹ مین لکھا ہے بالکل غلط ہے اور مرزا صاحبان کا کوئی تعلق اس جھگڑے سے نہین تھا
جو سر بازار احمد حسن نے ایک شخص غیر سے کیا تھا جس مین وہ پولیس کے ہاتھون سر موقع گرفتار
ہوا تھا اور یہ واردات کوتوالی کے مکان کی پشت پر ہوئی تھی پولس نے جب عدالت مین چالان کیا
مقدمہ راضی نامہ پر طے ہوگیا۔ نمبر ۲۸ مین جو نسبت زنا بالجبر وغیرہ کے تحریر کیا ہے بالکل غلط ہے
مین نہایت ہی قریب مکان مرزایان و شہامت خان کے رہتا ہون کبھی مین نے اس قسم کی شکایت
نہین سُنی کہ وہ شرفا کی عورتون کے ساتھ بدنام ہوئے ہون نہ کسی باشندہ بھوپال سے زنا بالجبر کرنے
و بے عصمتی و عفت مین خلل اندازی عورات کا تذکرہ اون کی نسبت مین نے سنا بلکہ مرزا صاحبان کی
نیک چلنی اور بزرگی کی وجہ سے ہر شخص اون کو اپنا بزرگ و بڑا سمجھتا ہے اور اپنے خانگی کامون مین
اون سے مشورہ لیتا ہے اور وہ اپنی بزرگی کی وجہ سے ہر شخص کے ساتھ ہمدردی کرتے ہین مرزا
صاحبان کا کوئی تعلق کسی عدالت سے نہین ہے نہ اون کا دباؤ کسی عدالت پر ہے نہ وہ کسی مقدمہ مین

کسی حاکم سے سفارش کرتے ہین نہ کوئی عدالتین اس ملک مین ایسی ہین کہ سفارش یا دباؤ سے کام کرتی ہون اگر ایسا واقعہ کبھی ہوتا تو ضرور تھا کہ بذریعہ موکلون کے مجھکو اوسکا علم ہوتا اور اسیطرح مین نسبت مفصلات کے بھی کہہ سکتا ہون کیونکہ چارون ضلع مین میرے موکل ہین اگر اُن لوگون سے بھی مرزا صاحبان نے یا کسی حاکم نے کسیطرح پر رشوت لی ہوتی تو ضرور تھا کہ مجھکو علم ہوتا جب موکل لوگ اہل معاملہ میرے پاس آتے ہین وہ اپنی کل کیفیت بیان کرتے ہین مین عنقریب سات سال سے اس ملک مین وکالت کرتا ہون بعہد کرنیل وارڈ صاحب بہادر اس ملک مین آیا تھا۔

العبد

سید محمود علی وکیل بقلم خود - مین اپنا اظہار کل پڑہکر تصدیق کرتا ہون -

پڑہا گیا اور تصدیق کیا گیا - ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار گنپت سنگہ قیدی

نمبر ۳۵ - گنپت سنگہ ولد دولت سنگہ ساکن خاص قصبہ سلوانی عمر تخمیناً لہ سال قوم ٹھاکر راجپوت سر سوار پیشہ وکالت پھر کہا مختاری نے بہ حلف بیان کیا کہ مین سلوانی مین مختاری کا کام کرتا تھا چودہ سال سے مولوی اعظم حسین اور میر باقر حسین دونون تحصیلدارون کو جانتا ہون اور منشی محسن الزمان صاحب و مولوی نیاز احمد صاحب تحصیلداران کو بھی جانتا ہون نیز افضل حسین صاحب کو یہ سب پرگنہ سلوانی مین تحصیلدار رہے ہین۔

سوال عدالت - مرزا شجاعت علی بیگ کی نسبت تم کچھ بیان کرنا چاہتے ہو یا نسبت مرزا افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے تو بیان کرو -

جواب ـ لاله پیارے لال برادرزاده بہاری لال مستاجر کو مرزا شجاعت علی بیگ نے بہت سخت مارا
کوڑے سے اسقدر کہ وہ بیہوش ہوگیا بہاری لال اوسکا چچا پیارے لال کو اوٹھا کر لے گیا۔ وقت
مارپیٹ کے بہاری لال موجود نہین تھا بعد کو تحصیلدار نے سونڈرپور سے بلا بھیجا۔ سیٹھ پنالال
مستاجر ساکن نورنگر اور چنی لال قانونگو دوارکا پرشاد محرر سید احمد تھانہ دار لاله چھوٹو لال محرر گواہ
ہین یہ سب لوگ موجود تھے دو مسافر مکان مین ہندی نگار کے جسکا نام دلاور حسین ہے مرزا
شجاعت علی بیگ و دلاور حسین نے مار ڈالا ایک عورت فاحشہ کی بابت جو ہندی نگار کے گھر مین
ہے نام مسافرون کا معلوم نہین ہم سر راہ جاتے تھے مکان بھی سر راہ ہے ہندی نگار کی عورت
چلا رہی تھی کہ مین ابھی رپورٹ کراتی ہون کہ تم نے دو مسافرون کو مار ڈالا ہے اسوجہ سے معلوم
ہوا کہ یہ واردات ہوئی ہے تھانہ مین بھی اطلاع کردی تھی اور ہم نے محکمہ وزارت مین اور
اجنٹی مین ـ ریذیڈنسی مین ـ کلکتہ مین سب جگہ عرضیان بھیجدی تھین غلہ چالیس من سالسہ
شجاعت علی بیگ نے سرکار کے نام سے سلوانی پرگنہ مین خرید کیا اور کسی مستاجر کو قیمت نہین دی دس
دن بعد پھر اونہی مستاجرون سے غلہ نہ لینے کو کہا جس کی قیمت قرار پاگئی تھی اور بابت غلہ فی مانی چار روپیہ
کسر بھر لی ـ روغن زرد ایک سو من خرید کیا اور وہ بھی نہین لیا بلکہ اوسکی عوض بھی کسر پچیس روپیہ
فی من وصول کرلیا مستاجران سے اور عورات کے ساتھ زنا بالجبر ہی کیا اب بھی زنا بالجبر مرزا افضل علی بیگ
کے مکان مین جاری ہے اور ہمارے سالے اننت سنگہ ساکن سلوانی کو مارپیٹ کیا ڈاڑہی مونچھ
کاٹ ڈالی ہمارے پاس پمفلٹ بذریعہ ڈاک کے پہونچا ہم نے اچھی طرح نہین پڑہا ہے لاله گیا پرشاد
غیر ملازم سب کام تحصیلداری کا سلوانی مین کرتا ہے گیا پرشاد اور عبد الرحمان خان دلال کی معرفت رشوت
لیجاتی ہے ـ پمفلٹ جیل مین ڈاک پر صرف میرے پاس پہونچا ہے اور جمال الدین قیدی کے

پاس اور قیدیون کے پاس نہین پہونچا ہے مجھکو سزا قید کی محمد اسحاق خان ناظم نے دی ہی اور دوسرے مقدمہ مین فراری کے منشی مقصود علی خان معین صدر المہام نے چھ ماہ کی قید کی سزا دی - نقی علی تھانہ دار نے میرے مکان کے تالے توڑے اور جمعدار تھانہ نے سب نے مل کر میرے مکان کو لوٹ لیا کچھ پتا نہین ہے مسافرون کے مارنیکی بابت کوئی گواہ مین نہین بتا سکتا لیکن راجہ چونوٹیا کے مکان مین اون سوداگرون کا اسباب خریدا گیا تھا وہان سے سلوانی کو آئے تھے جب تحصیلدار و ہندی نگار سلوانی سے بدل جائین تب مین گواہ پیش کرونگا محمد اسحاق خان ناظم نے رشوت لیا اور میرا مقدمہ بگاڑ دیا وہ پہلے کبھی رشوت نہین لیتے تھے اسی مقدمہ مین رشوت لینا شروع کیا ہے -

العبد

دستخط ٹھاکر گنپت سنگھ وکیل مقید محابس ریاست بھوپال بقلم خود - دستخط مظہر بخط ہندی و نیز بخط انگریزی پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۰ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری

دستخط - وزیر صاحب بہادر ریاست

اظہار دیوان ہمت سنگھ برادر جاگیردار چنونٹیا

نمبر ۲۲۶ - دیوان ہمت سنگھ ولد راجہ پرتاب سنگھ قوم گور راجپوت جو اَب بہ لقب راج گونڈ معروف ہے عمر تخمیناً ۷۰ سال پیشہ جاگیرداری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ راجہ چونوٹیا میرے بھائی کی وفات کو تین سال کے قریب عرصہ ہوا میرے والد کی جاگیر کی بابت درمیان میرے اور میری بھاوج گرجا موتی یعنی زوجہ راجہ شیر سنگھ کے تکرار ہے بعد وفات میرے باپ کے میرے بھائی جاگیردار و راجہ قرار پائے تھے اور سند اونکے نام ہوئی تھی لیکن دوبارہ حکم ہوا تھا جس سے میری حصہ داری

سرکار نے قبول فرمائی تھی اور سند کا بھی حکم دونون کے واسطے ہوا تھا لیکن بوجہ میری نابالغی کے مجھکو سند نصف جاگیر کی نہین ملی تھی اب جو مقدمہ بعد وفات میرے برادر راجہ شیر سنگھ کے دائر ہوا ہے اوسکا کوئی فیصلہ اب تک نہین ہوا ۔ مثل نیابت مال مین زیر تحقیقات ہے ایسے مقدمہ کا فیصلہ جو نسبت عطاے جاگیر ہوتا ہے سرکار عالیہ کے حکم اخیر سے بعد پیش ہونے تجویز کونسل وزارت کے ہوتا ہے اور سند بھی سرکار کے صاد سے ملتی ہے اور دفتر حضور مین مرتب کیجاتی ہے ۔ جاگیرداران سے اقرارنامہ لکھایا جاتا ہے یہ ابتک کچھ نہین ہوا ہے ۔ مین نے پمفلٹ کی دفعہ ۳ کو پڑہا یہ مضمون بالکل غلط ہے کہ مرزایان و نایب وزیر صاحب بہادر مال نے بائیس ہزار روپیہ مجھسے لیا مین مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ سے واقف نہین ہون نہ اونسے ملاقات ہے نہ کوئی بات چیت بذریعہ میری ملازمان کے ہوئی ۔ مثل مقدمہ کی بھی اب تک مرتب نہین ہو چکی ۔ مین گنپت سنگہ ساکن سلوانی کو جو اب جیلخانہ مین بھوپال کے قید ہے خوب جانتا ہون وہ بدمعاش و بدچلن ہے ۔

سوال عدالت ۔ کوئی دو سوداگر بہت قیمتی لاکھون روپیہ کا مال لیکر اس عرصہ دو سال مین آپکے یہان چونوٹیا مین آئے تھے جن سے آپنے مال خریدا تھا سلوانی مین جاکر وہ مر گیے یا مار ڈالے گیے ۔

جواب ۔ پانچ سال سے تو کوئی ایسا سوداگر ہمارے علاقہ جاگیر مین نہین آیا نہ ہمنے کبھی ایسا حادثہ سُنا ہماری جاگیر کا علاقہ سلوانی سے صرف تین کوس پر ہے ہمکو ضرور خبر ہوتی اگر ایسا کوئی حادثہ ہوتا کہ لاکھون روپیہ کا مالدار سوداگر مار ڈالا جاتا ۔ گنپت سنگہ ایک مشہور بدچلن ہے اُسکے قید ہونیسے ہم کو خوشی ہوئی ہے یہ گنپت سنگہ پہلے ملازم پرتھی سنگہ پیلیا والے کا تھا جو ڈکیتی مین نیا گانون کے قید ہوا ہے گنپت سنگہ اصل رہنے والا ضلع ساگر کا ہے وہان سے کسی علت مین بھاگا یا نکالا گیا ہمارے گانون چونوٹیا مین آکر غریبون کے لڑکون کو پڑھانیکا روزگار کیا ۔ جب ہم لوگون نے اوسکو بدچلن دیکھا اپنے

گانون سے نکال دیا تب وہ سلوانی مین جاکر مختار بنگیا اور پرتھی سنگہ کا مختار ہوکر کام کرنے لگا - ایک مرتبہ اس گنپت سنگہ نے میرے مختار موگدل مان دہانا برہمن پر مار ڈالنے کو چھرا نکالا تھا پہ آپسمین صلح ہوگئی مقدمہ عدالت مین نہین گیا موگدل مان دہانا برہمن غریب تہا وہ ٹال گیا -

العبد

راجہ ہمت سنگہ بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار حکیم کاشف علی وکیل و مختار عام ٹہاکر بہوپال سنگہ

نمبر ۳۷ - حکیم کاشف علی ولد حکیم واحد علی قوم سید رضوی ساکن قدیم موہان حال بہوپال عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ وکالت و نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ جو مضمون نمبر ۴ پمفلٹ مین نسبت رشوت دینے مرزایان و نایب مال کے بقدر بیس ہزار روپیہ لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے نہ مین نے کوئی روپیہ مرزایان یا نایب مال کو دیا نہ میرے موکل بہوپال سنگہ نے - ہمارے موکل کے مورث کے ذمہ بہت قرضہ تھا تخمیناً ڈیڑہ لاکھہ روپیہ مطالبہ سرکاری باقی تھا جو حالت قرقی جاگیر مین کسی قدر ادا ہوا ہے اور ابتک کچھ باقی ہے اوسکی سوا مہاجنان کا بہی قرضہ ہے علاقہ جاگیر کی کُل نکاسی اکتیس ہزار روپیہ کی ہے جسمین سے زرچہارم بھی دیتا ہے اور رشتہ داران کا گذارہ بھی اوسمین لگا ہے حالت پریشانی کی بوجہ مقروضی ایسی ہے کہ تین ساڑہے تین برس سے ہمکو ٹہاکر بہوپال سنگہ نے تنخواہ بہی نہین دی ہے قدامت کیوجہ سے کام کرتے ہین کہ جب وقت آویگا تنخواہ مل جائیگی تو ٹھاکر بہوپال سنگہ بیس ہزار روپیہ کہان سے پاتے جو دے سکتے علاقہ جاگیر کی بابت فیصلہ سرکار عالیہ

ست ہوا ہے اور ابتک نہ سند مرتب ہوئی نہ ہمارے موکل کو ملی نہ قبضہ ملا ہے نہ ہمسے مرزایان سے کوئی
بات چیت معاملہ جاگیر کی بابت ہوئی نہ مرزایان کو کچھہ تعلق ہے نہ کچھہ اختیار ہے نہ کوئی ضعیف انکے تعلق
ہے نہ کبھی ٹھاکر بھوپال سنگہ مکان پر مرزایان کے گئے نہ مرزایان ٹھاکر صاحب کے مکان پر آئے نہ ٹھاکر
صاحب و مرزایان سے کبھی ملاقات ہوئی مین نے انکا مکان بھی آٹھہ دس برس سے نہین دیکھا نہ
گیا ہوں۔ آٹھہ دس برس سے پہلے شاید کبھی گیا ہوں مین مختار عام ٹھاکر صاحب کا ہوں اور کارندہ بھی
ہوں۔ لینا دینا دست آویز کا لکھنا سب میرے تعلق ہے اور مجھی کو ٹھاکر صاحب نے اختیار دی رکھا ہے
اگر کوئی معاملہ ہوتا تو ضرور مین ہی کرتا ٹھاکر صاحب مجھسے علیحدہ ہو کر ایسا معاملہ نہین کر سکتے تھے۔
نایب وزیر صاحب بہادر بال کو کوئی ایسا اختیار بھی نہین ہے کہ وہ کسیکو جاگیر دے سکین یا کسیکی جاگیر
لے سکین فیصلہ آخر جاگیر کا خود سرکار عالی کے حضور سے ہوتا ہے ایسی حالت مین ہم کہانسے لاتے
جو ایسا فضول روپیہ بے فایدہ پہینک دیتے۔

العبد

حکیم کاشف علی مختار عام بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار نصرت خان مختار ٹھاکر بھوپال سنگہ جاگیردار ہٹی

نمبر ۳۱ ۔ نصرت خان ولد قادر خان ساکن قصبہ [illegible] بعمر تخمیناً ۵۰ سال قوم افغان
یوسف زئی پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ پمفلٹ نمبر ۴ مین جو مضمون رشوت دینے کا بتعداد
بیس ہزار روپیہ مرزایان و نایب وزیر صاحب بہادر بال کو لکھا ہے وہ بالکل غلط ہے مین بھی

۱۵- سال سے نوکر اس جاگیر رہتی کا ہون حکیم کاشف علی کے اور میرے اتفاق سے کام ہوتا ہے مین بھی مختار عام ہون اور دونو نکے اتفاق سے سب کام ہوا کرتا ہے مجھسے مخفی نہ رہتا اگر کچھ دیا لیا جاتا کوئی دوسرا دعویدار وراثت بھی اس جاگیر مین نہین تہا تنہا ایک بیٹا بھوپال سنگہ جاگیردار دلیپ سنگہ متوفی کا ہے اسوجہ سے کوئی تنازعہ درباب جانشینی و وراثت جاگیردار متوفی کے نہین تہا گذارہ وغیرہ کی تعداد مین اور ادائے زر چہارم مین جو گفتگو اور عذرات تھے وہ خود حضور سرکار عالیہ کی روبکاری سے طے ہو گیے ہین تو کسواسطے مرزایان یا نائب مال کو کوئی رشوت دیتا مرزایان کا کوئی تعلق ان معاملات سے نہین ہے نہ اونکو کوئی اختیار ہے نہ نایب وزیر مال کو ایسا اختیار دینے لینے جاگیر کا ہے - جاگیر بہت مقروض ہے ہم لوگونکی تنخواہین تک چڑہی ہین اسقدر روپیہ کہانسے آتا جو دیا جاتا اور کیون دیا جاتا - العبــــــــــــــد

نصرت خان بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری - دستخط - وزیر صاحب بہادر

اظہار سومت رام مہتمم مندر جینیان

نمبر ۳۹ - سومت رام ولد کالو رام قوم بروار جینی مذہب عمر تخمیناً ۵۰ سال ساکن قدیم بھوپال پیشہ بزازی نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے کوئی رقم پچاس ہزار روپیہ کی مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کو نہین دیا مجھکو کبھی نوبت سلام کرنیکی بھی مرزایان کو نہین پہونچی نہ میرا کوئی معاملہ مقدمہ اُنکے یہان تہا نہ کوئی دفتر اُنکے حوالہ ہے - ہمنے تو پچاس ہزار روپیہ کبھی آنکھ سے بھی نہین دیکھا جب ہمارا مقدمہ دائر تھا ہمنے تو وکیل بہی اجلاس وزارت مین مقرر نہین کیا نہ خرچہ وکیل کا برداشت کیا اصالتاً ہی حضور کے اجلاس مین حاضر ہوئی تھے ہمکو کوئی حکم اجازت بنوانے تعمیر جدید بالائے مندر کا محکمۂ وزارت سے نہین ملا تہا اس عہد وزارت مین اور

عہد وزارت کرنیل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق میں نہ کوئی جدید عمارت بنائی گئی نہ کوئی نالش ہوئی نہ کوئی جزو عمارت مندر کا مسمار ہوا یہ سب باتیں جو پمفلٹ کے نمبر ۲ میں لکھی ہیں بالکل غلط ہیں فقط - دستخط سومت اہر بخط ہندی

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر -

اظہار بھوگچند چودہری بزازان بھوپال

نمبر ۴۰ - بھوگچند ولد بالچند ساکن خاص بھوپال عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ بزازی قوم مہر واجینی مذہب نے بحلف مذہبی بیان کیا - کہ میں چودہری کل بزازہائے بھوپال کا ہوں میں اُس مندر جینیان کا جسکا ایک درجہ بالائی جدید بنایا گیا تھا اور پھر بحکم سرکار عالیہ مسمار کرایا گیا شریک ہوں اور اوسکا حال خوب جانتا ہوں میں نے نمبر ۲ پمفلٹ کو جو پڑھا گیا سُنا اسکا مضمون بہت غلط ہے نہ کرنیل وارڈ صاحب کیوقت میں کچھ بنایا گیا تھا نہ اُسوقت میں کچھ کھودا گیا نہ عہد وزارت حال میں کوئی اجازت ملی تھی نہ کسی نے اجازت طلب کی تھی نہ مرزایان کو یا نایب وزیر حال کو پچاس ہزار روپیہ دیا کچھہ روپیہ دیا گیا ہم پچاس ہزار روپیہ کہان سے پاتے اور کیون دیتے مندر ہمارا بنا ہوا ہے میں بازار کی جانب سامنے مندر کے رہتا ہوں - کوئی جینی واویلا نہیں کرتا نہ نالان گریان ہیں نہ اونکا پچاس ہزار روپیہ کہین کھو گیا ہے نہ اونسے کسینے لے لیا ہے - نمبر ۲ پمفلٹ گواہ کو پڑھ کر سُنایا گیا جواب دیتا ہے کہ یہ بات جو پمفلٹ میں لکھی ہے بالکل جھوٹ ہے نسبت فحش و بے عصمت کرنے مستورات شہر کے مرزایان نیک چلن ہیں اُنکی عمر بھی قریب پچاس سال کے ہیں - کوئی بات اُنکے خاندان کی بدچلنی کی نہ سُنی نہ دیکھنے میں آئی وہ گھر کا گھر نیک ہے قدیم باشندہ بھوپال ہیں -

العبد
دستخط بھوگچند بخط ہندی

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۱ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر -

اظہار حکیم اشرف محمد خان عرف بندی چھوڑ خان

نمبر ۱ہم حکیم اشرف محمد خان عرف بندی چھوڑ خان ولد حکیم محمد یوسف خان قوم پٹھان میرازی خیل عمر تخمیناً ساٹھہ
سال پیشہ طبابت ساکن قدیم شہر بھوپال نے کہا بقول صالح بیان کرون گا اور یہ بیان کیا کہ ابتدا مرزایان افضل علے
بیگ وعنات علی بیگ کے دادا مرزا ولی بیگ بھوپال مین آکر مقیم ہوے اونکے ساتھہ مرزا امجد بیگ وکلو بیگ
بھی ہمراہ تھے یہ دونون اونکے پرتھے نوکری پیشہ تھے سپاہ گری کی نوکری جانتے تھے مرزا ولی بیگ
یہان رہے اور ہر دو پسران دکن کی طرف بتلاش نوکری گیے اور نظام حیدرآباد کی سرکار مین نوکر ہوئے اکثر
لڑائیان جو حیدرآباد کی ریاست سے اور ٹیپو سلطان وانگریزون سے ہوئین اون مین شریک رہے چند عرصہ کے بعد
دونون بھوپال مین اپنے باپ کے پاس آئے اور نواب راحت گڑہ کی سرکار مین نوکر ہوئے اُسوقت تک
نوکر رہے جب تک کہ بعد وفات نواب صاحب کے اونکی پٹھانی صاحبہ مالک ریاست ہوئین جسوقت سیندھیا نے فوج کشی
راحت گڑہ پر کی اور راحت گڑہ چہین لیا اور بجاے راحت گڑہ کے ایک قصبہ معہ پرگنہ بہٹاری دیا جو اب تک
اونکے وارثان کے قبضہ مین ہے اس عزل ونصب مین اکثر ملازمان ریاست راحت گڑہ سے علحدہ ہوئے
چونکہ راحت گڑہ اوس زمانہ مین بھوپال سے ملحق تھا اور جاگیر نواب سلطان محمد خان برادر نواب یار محمد خان
مین دیا گیا تہا نواب نظر محمد خان صاحب مرحوم نے راحت گڑہ سے طلب کر کے مرزایان امجد بیگ و
وکلو بیگ کو اپنی ریاست مین نوکر رکھا اس قدر روایت مین نے مورثون سے بطور تاریخی حال کے معلوم کی ہے
اور چونکہ مین بھی میرازی خیل ہون اور میرے نانا ونانی بھی راحت گڑہ مین رہے اور میری والدہ کی بھی پیدائش
راحت گڑہ مین ہوئی تھی اور قرابت بھی نواب راحت گڑہ سے میری نانہال والون کی تھی یہ حالات
مجھکو اون ہی بزرگون کی زبانی معلوم ہوئے میرے زمانہ ہوش مین جو بچشم خود مین نے دیکھا یہ دیکھا کہ عہد
نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین مرزا امجد بیگ صاحب وکیل ریاست بھوپال اجنٹی سیہور مین رہے اور

مرزا کلو بیگ اکثر عہدہ تحصیلداری پر مامور رہے مختلف مقاموں پر اور جب نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم
مین سے اوس عہدہ وکالت پر رہے زمانہ نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ مین بھی وہی عہدہ وکالت پر مقرر رہے
جب سن پیری پہنچا اور ضعف وناتوانی بہت لاحق ہوئی اور وہ وکالت مین بسبب ضعف کے پورا نہ چلکا ہوتے تو
نواب سکندر بیگم صاحبہ نے انکی جگہ منشی ہونی پر تناد و مقرر کیا اور تنخواہ بحال رکھی خانہ نشینی مین تاحیات پاتے
رہے تعداد تنخواہ مجھکو یاد نہین ہے نسبت والدہ مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کے مجھکو اسقدر
معلوم ہے کہ ایک روز مین مولوی سبط احمد مرحوم کی دختر کو جو بیمار تھی بطور حکیم کے دیکھنے گیا تھا الغرض علاج کے
اوسوقت پردہ مین جو عورتین تہین اون مین والدہ مرزایان بھی تہین مین نے تعجب سے دریافت کیا کہ آپ
ان سادات سہسوان کے کہ کیسے تشریف لائی ہین جواب دیا کہ ہمارے انکے ناتہ رشتہ ہے مین نے مولوی
سبط احمد سے دریافت کیا کہ آپ سے ان سے کسطرح ناتہ ہے تو مولوی صاحب نے جواب دیا کہ یہ ہمارے شہر
کے رہنے والے ہین اور پٹھان کے بیٹے ہین اور منشی صابر حسین نے جو اوسی جگہہ موجود تھے کہا کہ ان کے
باپ کا نام اکبر خان تھا اوس جگہہ مولوی سبط احمد مولوی جمیل احمد مولوی جلیل احمد منشی صابر حسین موجود تھے۔
نسبت نمبر (۲۸) پمفلٹ کے مین یہ کہتا ہون کہ یہ بات جو لکھی ہے محض غلط ولغو ہے سراسر بہتان و افترا ہے
مرزا صاحبان کی کیا قدرت وکیا رتبہ وکیا شان ہو ایک چمار بھنگی یا بابے کی عورت کی طرف بھی نظر بد کرسکین
شریف تو بہت بڑی چیز ہے کیا سب باشندگان شہر بھوپال ایسے بے غیرت و بے ننگ ہو گئے ہین کہ مرزا
صاحبان ایسی حرکتین کرسکین یہ سب غلط بات ہے۔

العبد
اشرف محمد خان عرف بندی جو بر خان بقلم خود

۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری - پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مولوی محمد رضا خان صاحب نائب وزیر فوجداری و دیوانی

نمبر ۴۲ مولوی محمد رضا خان ولد مولوی غلام یحییٰ خان قوم شیخ انصاری عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری ساکن شہر بنارس نے بقول صالح بیان کیا۔ مین پہلے سرکار انگریزی کا نوکر تہا مین نے عہدہ سب ڈویزنل افسری ضلع جہانسی مقام مئو سے پنشن پائی قریب ڈہائی سو روپیہ کے۔ میری آخر تنخواہ اوس عہدہ مین چہہ سو روپیہ تہی لیکن اوس تنخواہ کو پاتے ہوئے پورے پانچ برس نہین ہوئے تھے۔ مین قریب دو برس سے عہدہ نیابت وزارت فوجداری و دیوانی پر اس ملک کے مقرر ہون مین نے ۲۲ دسمبر ۱۸۹۱ء کو چارج اس عہدہ کا لیا تہا۔ مین نے پمفلٹ کو پڑہا۔ اس پمفلٹ مین بیشتر مالی و فوجداری مقدمات کا ذکر ہے اور اون مقدمات کی نسبت لکہا گیا ہے کہ نائب وزیر صاحب بہادر مال یا مرزایان عنایت علی بیگ افضال علی بیگ نے بدنیتی کرکے فیصلہ کیا یا کرایا مقدمات مال سے مجھکو کوئی تعلق نہین نہ مین اون مقدمات کے حالات سے کچھہ واقف ہون صرف ایک یا دو مقدمہ فوجداری کا میرے زمانے مین منجملہ مقدمات محولہ پمفلٹ میرے اجلاس مین ہوئے ہین باقی مقدمات بہی میرے وقت کے نہین ہین بیشتر کے ہین کچھہ محض میرے بیان کرنے کی ضرورت نہین غالب ہے کہ اس مدت دو برس مین ہر شخص جو میری کچہری مین آتا جاتا ہے یا جسنے شہر مین سُنا ہو اوسکو بھی یہ بات معلوم ہوگی کہ مین جملہ مقدمات دیوانی و فوجداری نہایت آزادی کے ساتھہ اپنے ایمان کے مطابق فیصل کرتا ہون اور مرزا صاحبان کا تو کیا ذکر ہے اگر فی المثل میرا باپ بھی ہو تو مین بمقابلہ ایمان کے اوسکی نہ سنون میرے متعلق بہ نسبت مقدمات کے صرف اسی قدر تہا جو مین نے عرض کیا مجھکو اور کچھہ بیان کرنا نہین ہے نہ مجھے اور کچھہ معلوم ہے۔ العبد محمد رضا نائب وزیر دیوانی و فوجداری

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۲۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری۔ دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار خیر اللہ خان رسالدار

نمبر ۳۴ خیر اللہ خان ولد علی خان قوم پٹھان منصور زئی عمر تخمیناً ۶۰ سال پیشہ نوکری ساکن خاص شہر بھوپال نے کہا میں ایمان سے بیان کرونگا - بیان کیا - میں نے اپنے بزرگوں سے سنا ہے کہ مرزا ولی بیگ دہلی سے اس ملک میں آئے تھے اونکے ساتھ دونوں پسر مرزا امجد بیگ و مرزا کلو بیگ بھی تھے مرزا ولی بیگ جو نواب یار محمد خان مرحوم کے زمانہ میں آئے تھے ہوشنگ آباد کے قلعہ دار ہوئے تھے و مرزا امجد بیگ زمانے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ میں وکیل ریاست مقرر ہوئے تھے اور مرزا کلو بیگ قلعہ دار رایسین بھی رہے اور تحصیلدار بھی رہے مرزا امجد بیگ زمانے سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ تک وکیل ریاست رہے - درباب زنا بالجبر و بے عصمتی عورات و دختران شرفا کے جو پمفلٹ کے نمبر ۲۰ میں بیان کیا ہے اور جو کہ اوسنا گیا ہے وہ بالکل غلط ہے یہ بہتان سب شریفوں کو بھوپال کے الزام لگایا گیا ہے اور جو نسبت والدہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کے پمفلٹ میں لکھا ہے کہ وہ شملہ سے آئیں اور ایک بازاری کسبی تھیں یہ بات بھی غلط ہے ہمارے شہر میں یہ رسم ہے کہ کسبیوں کو پاکذات عورتوں کو برابر نہ بٹھاکر مستورات معزز خاندان کے اپنے ساتھ کھانا نہیں کھلاتی ہیں اگر وہ برابر درجہ کی شریف نہوتیں تو جس طرح اب معزز خاندان کی عورتیں اپنے ساتھ برابر درجہ پر بٹھاکر کھانا کھلاتی ہیں کوئی شریف عورت ساتھ نہ کھلاتی اور اگر شرافت میں اونکی ماں کے کچھ فرق ہوتا تو شریفوں میں اونکی اولاد کی شادی نہوسکتی وہ ایسی شریف ہیں جو اپنی شرافت پر فخر رکھتے ہیں -

العبد
خیر اللہ خان رسالدار سابق بقلم خود - پڑھا گیا و تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری -

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار میر بخشی حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ

نمبر ۴۴ میر بخشی حافظ محمد حسین خان صاحب بہادر نصرت جنگ سی آئی ای ولد محمد قاسم خان قوم پٹہان قندہاری غلزئی ساکن قدیم خیر آباد حال بھوپال پیشہ نوکری وجاگیرداری عمر تخمیناً ۷۰ سال نے بقول صالح بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ پڑہا میری پیدایش ہندوستان کی ہے مجھکو زمانہ سابق کے حالات سے خبر نہین ہے مین صرف سنہ ۱۲۶۳ ہجری سے اس ملک مین آیا ہون اوسوقت سے جو حال دیکہا ہے بتا سکتا ہون مین نے یہ دیکہا ہے کہ مرزا امجد بیگ والد مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ وکیل ریاست تھے اور مرزا کلو بیگ رسالدار سین کے قلعدار بھی رہے اور تحصیلدار بھی ہماری عورتون کی آمد ورفت ساتھ مستورات مرزایان کے ہے اور ہم اوسی محلے مین رہتی مین ہم جانتے ہین کہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کی والدہ کم ذات نہین ہین چال چلن مثل شریفون کے ہے جیسا شریفون کا ہوتا ہے۔ نسبت بدانتظامی وبے امنی ومظالم کے جو پمفلٹ مین باتین درج ہین وہ میری سماعت مین کبھی نہین آئین میرے اوپر کبھی بہ اظہار رسوخ محکمہ وزارت مرزایان نے کوئی دباؤ نہین ڈالا۔ مرزایان ونایب مال ومنتظم پولس ومنشی ایزد بخش کی نسبت جو پمفلٹ مین بابت مقدمہ محمد رشید خان کے لکہا ہے وہ غلط ہے محمد رشید خان میرے رشتہ دار ہین اون کی حیثیت پانچ سو روپیہ دینے کی بھی نہین وہ خود قرضدار ہین تو ساڑہے چار ہزار کہان سے دیتے۔ مقدمات قتل وزنا بالجبر کی بابت جو دفعہ ۸ مین لکہا ہے مین نے کبھی نہین سُنا میرے ماتحت سوران وملازمان بیڑہ وپلٹن کے لوگ سب ملک مین جابجا تعیناتی پر رہتے ہین اور تبدیلی بھی ہوا کرتی ہے مجھکو ذریعہ ملنے ایسی خبرون کا ہے۔ مین ایام غدر سنہ ۱۸۵۷ع مین اس ریاست کا نوکر تہا اور مین نے بحکم سرکار بھوپال تمام لڑائیون مین جو مقابلہ ریاست یا انگریز صاحبان کے ہوئین جان بازی کی اور خیرخواہی مین تین گانون بطور جاگیر کے پائی خلعت وتمغہ طلائی وخطاب سرکار بھوپال سے پایا اور انگریزی سلطنت سے بھی خطاب سی آئی ای کا معہ دو تمغہ کے ملا اوسوقت مین نائب بخشی

تھا اب مین میر بخشی فوج کا ہون یعنی کل فوج ہوپال کا مانند انچیف ہون۔ مین نے پمفلٹ کو جو پڑہا گیا ہے سنا اور مین اوسمین کوئی بات یا اصل نہین پاتا۔

ڈیڑہ کرور روپیہ کی بابت جو پمفلٹ کے نمبر ۹ مین ذکر ہے یہ جہوٹ ہے ڈیڑہ کرور روپیے کا مال کہان سے آتا چالیس پچاس ہزار روپیہ سال کی آمدنی میان فوجدار محمد خان کی تہی اور خرچ بہی اجبار تہا۔ بعد وفات میان موصوف کے نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے خود اونکے دونون پسران میان یار محمد خان و میان فیض محمد خان پر ترکہ تقسیم کر دیا تہا اور میان فیض محمد خان کے مرنے پر اونکا مال نواب قدسیہ بیگم صاحبہ نے خود نیلام کرکے قرض خواہان کو تقسیم کر دیا تہا میان فیض محمد خان و میان یار محمد خان اسقدر زمانہ حیات مین نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ کے مقروض ہوگیے تھے کہ نواب بیگم صاحبہ نے اون کا قرض ایک مرتبہ خود ادا کیا تہا اور دوبارہ جاگیر میان یار محمد خان صاحب کی قرق کی تہی ایک مرتبہ جاگیر میان یار محمد خان کی قرضہ مہاجنان مین قرق ہوئی تہی پس ڈیڑہ کرور اگر میان یار محمد خان کو ترکہ مین ملا ہوتا اور موجود ہوتا تو ایسے وقت مین کیون نہ نکالتے اور کیون تکلیف و بےعزتی کیون گوارہ کرتے دوسرے ڈیڑہ کرور روپیہ کا مال کوئی شخص ایسی طرح نکال کر لیجاے کہ شہر کو خبر نہو کس طرح ممکن ہے۔ العبد بخشی محمد حسن خان۔

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا۔ ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری۔ دستخط جناب وزیر صاحب بہادر

اظہار غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات ریاست

مبر دقلم غلام محبوب خان ولد شادی خان قوم پٹہان کا عمر تخمیناً ۔۔ سال پیشہ نوکری سکونت خاص بہوپال مین سچ کہونگا۔ مین نے پمفلٹ جو پڑہا گیا سنا ہے۔ مرزا صاحبان کی نسبت جو زنا بالجبر و بےعصمتی کرنی عورات کا بیان پمفلٹ مین لکہا ہے وہ غلط ہے اور جو اونکے تذلیل ہونے کا بیان لکہا ہے وہ بہی

غلط ہے ہمنے اُنکے باپ کو دیکھا وہ وکیل ریاست تھے اور بہت معزز رہے بیگم صاحبہ قدسیہ مرحومہ کے
زمانے مین رہے نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم کے زمانے مین بھی وکیل ریاست رہے اور نواب سکندر بیگم صاحبہ
مرحومہ کے زمانے مین بھی چند سال تک وکیل رہے پھر اونکی پنشن ہو گئی تھی تاحیات پاتے رہے ہمارے گھر
کی عورتون کی آمد و رفت بھی مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کے گھر مین ہے مرزا امجد بیگ مرحوم
کے وقت سے ہی وہ بھی اس شہر کے رہنے والے ہین اور ہم بھی شہر کے رہنے والے ہین شریفون کا
جیسا چال چلن ہوتا ہے ویسا ہی اونکے گھر کا ہے شادی بیاہ شریفون مین ہوتا ہے - منشی حسین خان مرحوم
کا جو ذکر خیر خواہی برٹش گورنمنٹ کا ذکر بابت ایام غدر کے پمفلٹ مین لکھا ہے وہ جھوٹ ہی دو چار شُہدون نے
ملکر لکھوایا ہوگا - منشی حسین خان کبھی کسی لڑائی مین غدر کے شریک نہین ہوئے نہ کوئی ایسا کام نمایان کیا
وہ گاتے بجاتے تھے خوش کر کے رئیس سے لیتے تھے لیکن لڑائیو نمین بخشی متو خان صاحب مرحوم جو پہلے
رسالدار تھے حافظ محمد حسن خان نائب بخشی جو اب میر بخشی ہین اوسوقت نائب بخشی تھے اور بخشی مروت
محمد خان افسر کُل تھے شریک جنگ رہے مین بھی ہمراہ بخشی مروت محمد خان صاحب کے تھا اور صاحبان
انگریز بہادر کو لینے کیواسطے اور پہنچانے کیواسطے جب فوج ہوبال بھیجی گئی تھی تب بھی مین ساتھ تھا منشی
حسین خان مرحوم نہین تھے صرف کھانا ڈبل روٹی وغیرہ سامان ڈالی لیکر برداہ اس جانب کو منشی
حسین خان مرحوم مرسلہ سرکار سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ بھیجے گیے تھے یہی خیر خواہی قرار دی لی جاوے تو جو کچھ
ہو - مین میان فوجدار محمد خان صاحب مرحوم سے خوب واقف ہون - مین نے بحکم سرکار میان فیض محمد خان
مرحوم کی تعلیم گھوڑے پر چڑہنے کی کی تھی - جب تقسیم ترکہ میان فوجدار محمد خان مرحوم کی وفات پر ہوئی نواب
قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے خود کی تھی بعد اوسکے دونون پسران اونکے میان فیض محمد خان مرحوم و میان
یار محمد خان مقروض ہو گیے تب قرضہ اونکا نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے ادا کیا اور پھر میان فیض محمد خان

وسے تب اونکی جایداد بھی سرکار عالیہ بیگم صاحبہ مرحومہ نے نیلام کرکے قرضخواہان کو ادا کیا -

میان فیض محمد خان و میان یار محمد خان دونون بہت مصرف تھے اس سبب سے جو ترکہ پدری مین پایا تھا اُڑا دیا اور قرضدار ہو گئے - میان یار محمد خان کی جاگیر بھی قرق ہوئی مدت تک قرق رہی اور اب تک وہی حال قرضداری کا ہے - اگر ڈیڑہ کرور روپیہ اونکے گھر مین ہوتا تو کیون ایسی تکلیفین اُٹھاتے - ڈیڑہ کرور روپیہ کا بیان بالکل غلط ہے اور یہ ممکن نہین ہے کہ ایسا ڈیڑہ کرور روپیہ کا مال مخفی طور پر نکل سکتا اور کوئی لے سکتا -

گواہ نے کہا کہ میرے داہنے ہاتہہ مین چوٹ ہے اس سبب سے اسوقت دستخط نہین کر سکتا مہر پر اکتفا ہے - العبد مہر غلام محبوب خان -

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد یقین تہانہ دار سابق

نمبر ۶۴ محمد یقین ولد سید محمد معین عمر تخمیناً ۴۰ سال ساکن تکیہ شاہ علم اللہ صاحب واقع سواد رائے بریلی قوم سید حسنی حسینی بحلف مذہبی بیان کیا کہ مجہہ سے کوئی روپیہ تعدادی پانچ سو روپیہ یا کسی قدر سید بدر الحسن صاحب منتظم پولیس نے نہین مانگا نہ مرزایان افضل علی بیگ عنایت علی بیگ نے مانگا نہ اس وجہ سے میرا عہدہ گہٹایا گیا مین پہلے پچیس روپیہ ماہانہ پاتا تھا اب بہی وہی پاتا ہون صرف عہدہ تہانہ داری سے اہلمدی محکمہ معین صدر الصدوری پر میری تبدیلی ہوئی ہے - العبد سید محمد یقین بقلم خود

پڑہا گیا و تصدیق ہوا - ۱۳ جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار حکیم محمد رشید خان سابق تحصیلدار رائسین

نمبر ۴۷ ہم حکیم محمد رشید خان ولد محمد گل خان قوم پٹھان یوسف زئی جسکا ایک طبقہ اوتمان زئی بولا جاتا ہے متوطن خالص پور ضلع لکھنو ملک اودہ عمر تخمیناً ۵۵ سال پیشہ نوکری - مین ایمان سے بیان کرونگا مین نے ذرہ یا ان یا نائب وزیر صاحب بہادر مال یا منشی ایزد بخش یا منتظم صاحب پولس کو ایک کوڑی بھی نہین دی اگر پمفلٹ کا لکھنے والا سچا ہوتا تو کیون حاضر ہو کر حلف نہ اُٹھاتا کچھہ ثبوت نہ دیتا یہ مضمون مندرجہ پمفلٹ جہوٹ ہے بہتان ہے - مرزا یان نے مجھسے گھی یا کوئی چیز کبھی نہین منگوائی نہ مجھپر اونکا کوئی دباؤ تھا - غلے بر کسر کوئی میری تحصیلداری کے زمانے مین مرزا یان سے نہین لی نہ غلّہ خریدا جو اوسپر کوئی کسر لے سکتے - مین حکیم افسر الاطباء کا رشتہ دار ہون میری بابت حکیم صاحب نے ایک درخواست تقرر کی سرکار مین بھیجی تھی وہ وزارت العالیہ مین واسطے تجویز تقرر کی آئی تھی تب حسب منشاء سرکار عالیہ مجھکو خدا بورد کی تحصیلداری ملی تھی اوسکے بعد مین رائسین مین تبدیل کیا گیا مین مرزا یان کو جانتا بھی نہین تھا جب میرا تقرر ہوا ہی نائب وزیر صاحب بہادر مال کو بھی نہین جانتا تھا -

العبد
محمد رشید خان بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۲ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مس نیبل صاحبہ لیڈی ڈاکٹر و ہیڈ ماسٹر مدرسہ نسوان

نمبر ۴۸ ہم مس نیبل صاحبہ بنت پادری نیبل صاحب یوروپین لیڈی ڈاکٹر شفاخانہ موسوم لیڈی ڈفرن ہسپتال سیول سرجن ایم ڈی و ہیڈ ماسٹر لیڈی لینسڈون ٹمپرنٹی اسکول بھوپال - ہمنے کسیقدر پمفلٹ کو پڑہا نمبر ۲ پمفلٹ ضیاء الحق کا ہمنے خاص کر پڑہا - ہمنے کبھی ایسا بیان جو پمفلٹ مین لکھا ہے کسی سے شہر بھوپال مین نہین سُنا حالانکہ ہم مستورات کا علاج کرنیکو شریفون کے زنانہ گھرون مین جاتے ہین اور

ہمارے پاس مستورات شفاخانہ مین علاج کیجاتی ہین - جیسا کہ پمفلٹ مین واویلا مچا ہوا شہر مین نسبت بدافعالی زناکاری دونون مرزایان کے پمفلٹ مین لکھا ہے اگر ایسا واویلا ہوتا تو مین بھی ضرور سنتی لیکن مین نے نہین سنا - دستخط منبل صاحبہ لیدی ڈاکتر بخط انگریزی -

پڑھا گیا اور تصدیق ہو - ۲ - جمادی الثانی ۱۳۱۳ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار پنڈت خوشحال داس جوشی سول سرجن

نمبر ۴۹ پنڈت خوشحال داس جوشی ولد کرشنا جی قوم برہمن عمر تخمیناً ۴۲ سال پیشہ نوکری ساکن کاٹھیاوار نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین اسسٹنٹ سیول سرجن بھوپال کا ہون جو انچارج سیول سرجن ریاست بھوپال کا کام کرتا ہون آٹھ نو سال سے مین شروع ۱۸۸۶ عیسوی مین آیا تھا مین نے انگریزی پمفلٹ پڑھا جو ضیاء الحق کے نام سے مشتہر ہوا ہے - پمفلٹ مین جو مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کا آنا عہد وزارت حال مین درج کیا گیا ہے یہ بات غلط ہے وہ عہد وزارت کرنل وارڈ صاحب بہادر مین موجود تھے مین نے نمبر ۲۹ پمفلٹ کو پڑھا چونکہ مین سیول سرجن بھوپال اسٹیٹ کا ہون اوس حیثیت سے ہر ایک مقدمہ قتل مین نعش کے دیکھنے کا مجھکو اتفاق ہوتا ہے اور میرے سوا کوئی دوسرا سرٹیفکٹ نہین دیسکتا اس سبب سے مین کہہ سکتا ہون کہ کوئی مقدمہ ایسا میرے سرٹیفکٹ کی کتاب مین آج تک درج نہین ہے جسمین کوئی بھی ذکر خون کرنے کا نسبت مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ یا انکی والدہ کے درج ہو بس مین اس بیان کو جھوٹا سمجھتا ہون - مین شہر کے عام و خاص ہر طرح و ہر قسم کے باشندون کا علاج کرتا ہون جو شفاخانہ مین آتے ہین جو مرد خواہ عورت اپنے گہر مین مجھکو بلاتے ہین لیکن مین نے کسی سے کبھی ایسی بات نہین سنی مرزاؤن کے واسطے جو پمفلٹ مین بابت زنا بالجبر و بے عصمت کرنے شریف زادیون کے لکھا ہے -

اگر ایسا واویلا مچا ہوتا جیسا پمفلٹ مین لکہا ہے تومین بھی ضرور سن لیتا - دستخط بندرت خوشحال داس ڈاکٹر بخط انگریزی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۲ - جمادی الثانی ۱۳۱۱؁ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر -

اظہار ہزاری مل جینی

نمبر ۵ ہزاری مل ولد جواہر مل قوم سراوگی جینی عمر تخمیناً ۷۰ سال ساکن ٹونک پیشہ دوکانداری بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین ۲۲ سال سے بہوپال شہر مین دوکان کرتا ہون ہنڈی چٹھی لین دین کا کام جاری کیا ہے نمبر ۹ پمفلٹ مین جو مضمون لکہا ہے اور مجہکو پڑہ کر سنایا گیا وہ بالکل غلط ہے مرزایان سے معاملہ کو کچہہ واسطہ نہین ہے نہ ہمنے کوئی روپیہ تعدادی پانچ ہزار مرزایان کو دیا نہ سیٹہانی نے کوئی حبہ دیا سیٹہانی کے پاس اگر روپیہ ہوتا کچہہ جایداد ہوتی تو اوسکا مکان پونے چہہ سو روپیے مین کیون نیلام ہو جاتا مقدمہ عدالت ہای معین صدر المہامی وصدر الصدوری دونون جگہہ دیوانی وفوجداری دایر ہے ایک طرف سے مولوی احسان حسین وکیل ہین یعنی سیٹہانی کی طرف سے اور دوسری طرف سے یعنی میری جانب سے احمد حسین وکیل ہین اور قمر الدین وکیل ہین - مقدمہ فوجداری مین اس بات کا ہے کہ سیٹہانی میرے اوپر دعویٰ کرتی ہے کہ مین نے دفینہ کہود لیا اور دیوانی مین یہ دعویٰ سیٹہانی نے کیا ہے کہ مین نے کل مکان پر دخل کر کے بنوالیا - حالانکہ نصف کا خریدار ہون -

کوئی مقدمہ اب تک فیصلہ نہین ہوا مجہہ سے کبہی کام مرزا صاحبان سے نہین پڑا لیکن بازار مین عام طور پر معلوم ہوتا ہے کہ اونکا چال چلن اچہا مہاجنی ہے جس شخص سے وہ روپیہ مہاجنی طور پر کبہی منگا وین تو جیسے اسمین مہاجن لین دین کرتے رہتے ہین اونکے ساتہہ بھی مہاجن لوگ ویسا ہی برتاؤ کرتے ہین اگر مجہہ سے مہاجنی طور پر منگا وین تو مین بہی اونکے اعتبار پر دے دون مقدمہ دفینہ کا قریب دس ہزار نوسے نواسی کے ہے -

نسبت مندر جینیون کے جو جہگڑا ہوا ہے وہ جو لوگون نے خواجہ باقی کے واسطے گمزیان بنائی تہین شیعہ مذہب والون نے اور مسجد والون نے مدت کرکے نالش کی او توڑوا دیا۔ کرنیل وارڈ صاحب کے وقت مین نہ کبہی کوئی عمارت مندر بنائی گئی اور نہ توڑوائی گئی - حال کی وزارت مین یہ جدید تعمیر ہوئی تہی اور مجمکو پڑہکر سنایا گیا سب غلط ہے پچاس ہزار روپیہ یا جہدام تک نہین دیا گیا نہ کوئی نالان کریان ہے کہ پچاس ہزار روپیہ کہو گیا ہے اوسمہبی غلط ہے ہم اوسی محلے مین پانچ مکان کے فاصلہ سے رہتے ہین جہان مرزیان رہتے ہین اونکا چال چلن اچہا ہے اور زناکاری اور بے عصمت کرنے عورتون کا بیان جہوٹا ہے - دستخط ہزاری لل بخط ہندی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ء ہجری قدسی - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مولوی عبد الباقی سہسوانی

نمبر ۵ مولوی عبد الباقی ولد سراج احمد قوم سید نقوی عمر تخمینا ۳۷ سال ساکن سہسوان ضلع بدایون پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ ہمارے گہرون مین مستورات کے پاس آمدورفت والدہ مرزایان افضال علی بیگ عنایت علی بیگ کے رہتی ہے اور ہمارے گہر کی عورتین بہی گہر مین مرزایان کے اونکی والدہ کے پاس جایا کرتی ہین اس وجہ سے کہ مرزایان کی والدہ رہنے والی سہسوان کی ہین ابتدا مین جب ملاقات مستورات سے ہوئی جو پتہ نشان اپنے خاندان و بڑی گہر کا سہسوان کے محلون مین سے اون ہی نے دیا وہ ٹہیک ٹہہرا تہا اور اونکے پدری خاندان کے لوگ میرے دادا کے و پردادا کے مرید بہی ہے مین سوجہ سے بہی واقفیت ہے اونکے باپ کا نام اکبر خان تہا وہ پٹہان تہے مستورات مین کہانا پینا سب یک ساتہ ہوتا ہے ہم اونکو اشراف سمجہتے ہین فقط - العبد عبد الباقی بخطہ -

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۳ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ ہجری - دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار غلام مہدی خان پنشن دار

نمبر ۲۵ غلام مہدیخان ولد طالع ور خان قوم پٹہان داؤد زئی عمر ـــ ساکن بہوپال خاص پیشہ سپاہ گری مین سرکاری نوکر ہون ایکون مین بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ پڑہا ہے مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کی نسبت جو تذلیل کے مضامین لکھے ہین وہ غلط ہین - مین واقف ہون کہ اونکے دادا مرزا ولی بیگ دہلی سے بہوپال مین آئے اونکے ساتہہ دونون پسر بھی تھے - مرزا امجد بیگ و مرزا کلو بیگ عہد نواب یار محمد خان ولد نواب دوست محمد خان کا تھا - نواب یار محمد خان نے ولی بیگ کو ہوشنگ آباد کا قلعدار مقرر کیا - اوس زمانہ مین ہوشنگ آباد معہ سیونی ریاست بہوپال مین شامل تھا - مرزا امجد بیگ و کلو بیگ حیدر آباد دکن کو چلے گیے اور وہان رسالہ یکون مین رسالہ دار مقرر ہوئے - اور جب جرنیل مالکم صاحب ٹیپو سلطان سے لڑائی ہوئی ہے اوس معرکہ مین لڑے - بعدہٗ مرزا ولی بیگ نے اپنے پسران کو اِس ملک مین طلب کرلیا - عہد قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین مرزا امجد بیگ عہدہ وکالت پر مقرر ہوے - اور مرزا کلو بیگ راے سین کے قلعدار ہوے وہ تحصیلدار بھی رہے - عہد نواب جہانگیر محمد خان مین جب لڑائی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ سے ہوئی تب مرزا امجد بیگ ڈیوڑہی نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ مین کامدار ہو گیے تھے - پہر نواب جہانگیر محمد خان صاحب مرحوم کے عہد مین مرزا امجد بیگ وکیل ریاست اور مرزا کلو بیگ تحصیلدار سیہور ہوے - نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ کے عہد مین بھی وکیل رہے ضعیفی مین پنشن پائی - ہم سے اور مرزایان سے قرابت ہے میرا بھتیجا غلام قادر خان دختر مرزا افضال علی بیگ کے ساتہہ بیاہا گیا ہے - اور بزرگون کے وقت سے بھی قرابت چلی آئی ہے - اِس سبب سے ہم اونکو شریف القوم جانتے ہین

اظہار سید امداد حسین منصب دار

نمبر ۵۴ امداد حسین باپ کا نام ولایت حسین قوم سید رضوی عمر تخمیناً ۵۰ سال ساکن بھوپال پیشہ کاشتکاری ۔ پہلے نوکر تھا بحلف مذہبی بیان کیا کہ میرے والد بانس بریلی کے رہنے والے تھے وہ بھوپال آئے تھے اور میری پیدائش تو موضع مانک متوسط کی ہے لیکن تیس سال سے بھوپال میں سکونت اختیار کرلی میری شادی تو اپنے ماموں کی بیٹی سے ہوئی جنکا نام ارشاد علی ہے لیکن ایک عورت جو بھوپال میں بذریعہ نکاح کے گھر میں ڈال لی تھی میں نے اوسکو طلاق دیدیا چونکہ اوسسے بدمزگی ہوگئی تھی یہ طلاق میں نے اپنی خوشی سے دیا مرزا افضال علی بیگ نے یا کسی اور شخص نے مجھپر دباؤ نہیں ڈالا طلاق نامہ بھی لکھا گیا منشی سعد اللہ کے مکان میں بہر اوسکی تصدیق محکمہ قضا میں کرادی تھی میں نے نمبر ۱۲ مثل کا جو پڑھ گیا ہے سُنا یہ واہیات لکھا ہے مضمون صحیح نہیں ہے ۔ میری اور مرزا صاحب کی کوئی کاوش نہیں ہے جیسا میں پہلے اون سے ملتا تھا اب بھی ملتا ہوں نہ مرزا صاحب کو مجھسے کوئی کاوش ہے مجھسے ایک مرتبہ الہ جلایا مستری نے البتہ ایک ہزار روپیہ کا تذکرہ کیا تھا بشرط طلاق دینے کے میں نے اوس سے کہا کہ میں اسکی کوئی ضرورت نہیں سمجھتا میں خود ہی اوس عورت کو طلاق دینا چاہتا ہوں یہ سب قصہ مسماۃ بسم اللہ کا ہے ۔ اب وہ مرزا افضال علی بیگ کے نکاح میں ہے یہ اونکی دوسری زوجہ ہے ۔ یہ معاملہ چار پانچ برس کا ہے ۔

العبد
امداد حسین عفی اللہ عنہ بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۴ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد نیاز احمد قادری

نمبر ۴۵ سید نیاز احمد ولد پیر تاج الدین عمر تخمیناً ۳۸ سال قوم سید ساکن بھوپال پیشہ دعاگوئی ہمارا خاندان قادریہ ہے اِس ملک کے لوگ ہمارے خاندان مین مرید ہوتے ہین ہمارے مورث خاندان شاہی مرزائی خیل کے پیر رہے ہین نمبر ۸ پمفلٹ جو پڑہا گیا مین نے سُنا یہ مضمون بالکل جہوٹا ہے ہم پیر زادے ہین ہمکو سب لوگ نذر دیتے ہین ہمنے آج تک کسی کو کچھہ نہین دیا نہ ہمسے کوئی لے سکتا ہے نہ ہمسے کسی سے اس قسم کا ذکر آیا نہ ہمکو مرزا صاحبان کے یہان جانے کا کبھی اتفاق ہوا سب لوگ ہمارے ہی گہر پر آتے ہین پنچایت بلا شک ہوئی تھی اوسمین منجانب ہمارے میان اکبر محمد خان صاحب جاگیردار و کپتان سردار حسین خان صاحب پنچ تھے اور ہماری پھوپی صاحبہ کی جانب سے مرزا صاحبان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ پنچ تھے اور مفتی صاحب سرپنچ تھے جو فیصل نامہ سرپنچ صاحب نے بہیجا تہا اوسکی منظوری عدالت وزارت سے ہوئی تھی نسبت چال چلن مرزا صاحبان کے ہمنے اون تمام لوگون سے جو ہمارے گہر پر آتے ہین ہمیشہ تعریف ہی سُنی کبھی کوئی بدچلنی کی بات نہین سُنی نمبر ۲۸ پمفلٹ مین جو مضمون لکھا ہے اوسکی نسبت گواہ نے نہایت جوش مین آکر کہا کہ یہ مضمون تو غلط ہے لیکن اگر اوسکا لکھنے والا اسوقت حضور کے اجلاس کے سامنے حاضر ہوتا یا حضور سرکار عالیہ دام اقبالہا کے حضور مین حاضر ہوتا تو بھی ہم اپنی جان نثاری دکہا دیتے کہ اوسنے شریفون کی نسبت عام الزام جہوٹا لگایا ہے اگر مرزا صاحبان ایسی حرکتین کرتے تو ہم لوگ اونکو زندہ نہ رہنے دیتے۔

العبد
سید محمد نیاز احمد قادری بقلم خود

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا – ۱۴ – جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد یحیی قادری

نمبر ۵۵ محمد یحیی قادری ولد سید محبوب عرف ممدوح میان قوم سید عمر تخمیناً ۴۵ سال ساکن بھوپال پیشہ پیری مریدی نے
بحالت مذہبی بیان کیا کہ پمفلٹ مین جو نمبر ۵ لکھا ہے وہ محض غلط ہے منشی دبیر عباس صاحب مرحوم میری
والدہ مین کوئی حصہ ہمنے کسی کو نہین دیا والدہ صاحبہ کا انتقال ہوگیا تھا اور ہمارا نام مقدمے مین بوراثت قائم
ہوگیا تھا ہمنے خود پیروی کی ہے مرزایان افضل علی بیگ عنایت علی بیگ پنچ تھے یہ لوگ خود ہمارے
گھر پر آتے ہین اور نذر بھی دیتے ہین ہمارا خاندان قدیم پیرزادون کا ہے نہ ہمسے کسی بھوپال کے کسی اہلکار
نے رشوت لی نہ ہمنے کسی کو دی سب لوگ ہماری تعظیم کرتے ہین اور نذر کرتے ہین ۔ نسبت چال چلن مرزایان
کے ہمارا یہ بیان ہے کہ اونکا چال چلن شریفون کا جیسا ہونا چاہیئے ویسا ہے شادی بیاہ مین اون کے
گھر کی مستورات ہمارے گھرون مین آتی ہین اسی طرح ہمارے خاندان کی مستورات اونکے گھر مین جاتی ہین
نمبر ۲۰ پمفلٹ مین جو مضمون لکھا ہے اوسکی نسبت ہمارا یہ جواب ہے کہ شرفاے شہر کی بڑی توہین و بیعزتی
پمفلٹ لکھنے والے نے کی ہے آئین سے کہ اوسکو سخت تدارک اوسکا کرنا چاہیئے اور شرفا کا تو بڑا درجہ ہے
اگر ادنی سے ادنی رعیت رذیل کے ساتھ بھی مرزایان ایسی حرکتین کرتے تو وہ اب تک زندہ رہ سکتے ہمکو سخت
صدمہ ہوا ہے اس مضمون کے پڑھنے سے ۔ العبد محمد یحیی قادری

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۴ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار سید محمد یوسف خان فرزند محمد اسحق خان

نمبر ۶۵ محمد یوسف خان ولد محمد اسحق خان قوم پٹھان یوسف زئی عمر تخمیناً ۔۔ سال ساکن بھوپال پیشہ

نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ میرے والد دہلی کے رہنے والے تھے وہان سے بھوپال آئے
میری پیدایش بھوپال کی ہے میرے والد مہتمم تعمیرات ریاست تھے پمفلٹ مین جو ذکر بہ نمبر ۱۴ درج ہے
اوس سے مجھکو کچھہ بھی واقفیت نہین ہے ماہ رجب ۱۳۱۰ھ مین میرے والد نے وفات پائی میرے
واسطے سرکار عالیہ نے تیس روپیے ماہانہ مقرر کر دیا ہے بلقب نائب تعمیرات کے لیکن کوئی خاص
کام اب تک سپرد نہین ہوا میرے پاس چار گانون مستاجری مین ہین قصبہ سلام نگر ور کھیڑی حجام واقع پرگنہ
اسلام نگر۔ کولو کھیڑی پرگنہ حضور تحصیل چھولا پرگنہ دیوان گنج نمبر ۲۵ پمفلٹ مین جو مضمون لکھا ہے وہ بالکل
غلط ہے مجھسے تو نہ کسی نے مانگا نہ مین نے دیا مین تین پرگنے مین دیہات مستاجری رکھتا ہون مرزایان
افضال علی بیگ عنایت علی بیگ یا نائب وزیر صاحب بہادر حال نے مجھہ سے کسی حیلہ یا طریقے سے بھی
کوئی روپیہ نہین لیا میرے گانون مستاجری مین برقرار ہین نمبر ۲۶ مین جو نسبت غلّہ قسط چہارم کے لکھا ہے
فی مانی دو روپیہ مستاجرون سے وصول کرنے کا وہ بھی غلط ہے جو شخص غلّہ دینا چاہتا ہے خوش خرید
نرخ بازار کے حساب سے دیتا ہے جو نقد روپیہ دینا چاہتا ہے اوس سے نقد لیا جاتا ہے چنانچہ مین نے
آج تک نقد ہی دیا ہے اور مجھہ سے کوئی رقم کسر فی مانی ۲ کے حساب سے تحصیلداران نے وصول نہین کی
نہ طلب کی۔ العبد محمد یوسف بقلم خود

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا ۔ ۱۴ ۔ جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار یار محمد خان

نمبر ۵۷ یار محمد خان ولد احمد اللہ خان قوم پٹھان نواب خیل عمر تخمیناً ۵۰ سال پیشہ نوکری ساکن بھوپال

خاص نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ احسان اللہ میرا چھوٹا بھائی حقیقی تھا وہ مرگیا اوسکے کچھ اندرونی چوٹ جسم مین تھی اوسکا مین کسی پر دعوی نہین کرتا مین نے اللہ پر چھوڑ دیا مجھکو کسی شخص عملہ وزارت یا پولیس یا فوجداری نے دعوی کرنے سے باز نہین رکھا لیکن مین نے خود ہی دعوی نہین کیا شادی کے زمانہ مین گھر سے تو تندرست گیا تھا لیکن جب واپس آیا ہے اوسکے بعد آگرہ پر ہا دس بارہ روز بعد مرگیا - مین چونکہ نالشی یا فریادی نہین ہون کوئی ثبوت نہین دے سکتا مین اب بھی نالشی نہین ہون مین ملازم سرکاری سواران سرخ وردی مین تھا وہان سے قریب پانچ سال کے ہوا کہ نوکری چھوڑ دی اب مین ملازم میان لطیف محمد خان و میان مجید محمد خان کا ہون بارہ روپیہ ماہانہ مجھکو ملتا ہے مصاحبت مین رہتا ہون اور پہلے کچھ تجارت بھی کرتا تھا اب مین نے وہ بھی چھوڑ دی ہے کچھ تھوڑا لکھہ پڑھ سکتا ہون -

العبد
بقلم یار محمد خان

پڑھا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۴ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ ہجری

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار فیاض حسین خان برادرزادہ منشی حسین خان مرحوم

نمبر ۵۵ فیاض حسین خان ولد دیانت خان قوم افغان دُرّانی عمر تخمیناً ۲۷ سال ساکن بھوپال پیشہ نوکری نے بحلف مذہبی بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ اردو کا پڑھا ہے منشی حسین خان مرحوم کا بھتیجا ہون نمبر ۱۶ پمفلٹ مین جو ذکر ہے اوسکی اصلیت یہ ہے کہ منشی حسین خان مرحوم میرے چچا نے مجھپر بیس ہزار روپیہ کے نوٹون کا اس بیان سے دعوی کیا تھا کہ فیاض حسین خان نے میرے نوٹ چرالیے اور میرا یہ جواب تھا کہ نوٹ جو مین نے فروخت کیے تھے وہ میری پدری جایداد کے تھے جو ترکہ مین مجھکو ملے تھے منشی حسین خان مرحوم نے ثبوت دینے سے عاجز ہوکر اپنا بیان عدالت صدر المہامی مین

اِسطرح لکھا یا کہ میرا کچھہ دعویٰ اَب نوٹون کی بابت فیاض حسین خان کی نسبت نہین ہے عدالت نے
پھر بھی کسیقدر تحقیقات جو کر سکتی تھی کی لیکن کوئی ثبوت نہوا تب عدالت نے دعویٰ خارج کر دیا اور چودہ ہزار
پانچ سو کچھہ روپیہ جو عدالت مین میرے مکان سے قرق ہو کر آیا تھا باخذ رسید مجھکو واپس دیا گیا یہ فیصلہ
صدر المہام صاحب کی عدالت سے ہوا مین نائب وزیر صاحب بہادر مال یا مرزایان عنایت علی بیگ
افضال علی بیگ کو آٹھہ ہزار روپیہ رشوت کا کیون دیتا مین نے ایک حبّہ بھی نہین دیا نہ اونکا کوئی تعلق
اِس معاملہ سے تھا بیان مندرجہ پمفلٹ غلط ہے نمبر ۱ پمفلٹ کا مین نے پڑھا اوسکی نسبت میرا یہ
بیان ہے کہ ایک وصیت نامہ منشی حسین خان مرحوم لکھہ کر مرے تھے کہ مین جائداد منقولہ و غیر منقولہ وقف کرتا ہون
مطابق اوسکے بحکم سرکار عالیہ دامت سلطنتہا جایداد وقف قرار دی گئی اور حسب منشار موصی مندرجہ
وصیت نامہ نجیب خان برادر منشی حسین خان مرحوم کو بطور متولی وقف سپرد ہوے اور جاگیر کی نسبت
بھی سرکار عالیہ سے فیصلہ آخر ہوا ہے ایک گانون واسطے اعانت جائداد وقفیہ کے سرکار سے
عطا ہوا یہ جاگیر حین حیات تھی نسلاً بعد نسلٍ نہین تھی — مین اس پمفلٹ کی نسبت جو کچھہ حال مجھکو معلوم
ہوا ہے عرض کرتا ہون کہ جب مین جبل پور کو جاتا تھا اور عظیم اللہ خان و محمد علی خان درجہ دویم کی ریل گاڑی
کے ایک ہی کمرے مین تینون آدمی ہم بیٹھے تھے راہ مین بعد دیگر اذکار دنیاوی کے یہ بھی ذکر ہوا کہ منشی
عظیم اللہ خان نے بیان کیا کہ مین نے واسطے حصول جاگیر کے ایک کوشش بلیغ کی ہے اور بہت
روپیہ میرا اوسمین صرف ہوا ہے اور مین امید کرتا ہون کہ مین ضرور اوسمین کامیاب ہونگا مین نے ایک شخص
نامی ضیاء الحق کی معرفت ایک کتاب شائع کرائی ہے جسکا نام پمفلٹ ہے آپ بھی شریک ہون اور
روپیہ سے مدد کرین بعد واپسی جبل پور ضیاء الحق سے مجھکو ہوشنگ آباد مین ملایا اور کوئی انگریز بھی اوسکے
ساتھہ تھا جسکا نام مجھکو معلوم نہین ہے محمد علی خان بھی میرے ساتھہ تھے ضیاء الحق نے عظیم اللہ خان سے

کہا کہ روپیہ بھیجنے مین آپ مت توقف کرتے ہین اسمین آپ کا نقصان ہوتا ہے عظیم اللہ خان نے کہا
مین جاکر روپیہ بھیجونگا خواہ خود دیکر آؤنگا بعد واپسی ہوشنگ آباد کے تیسرے دن عظیم اللہ خان نے
مجھکو بُلایا اور ایک خط جو اُسی وقت شاید ڈاک پر آیا تھا دکہایا اور ایک چرمی قلمدان جسمین بہت سے
کاغذات وخطوط وغیرہ تھے میرے سامنے رکھکر پہر اوٹھالیا یعنی بعد دکہانے کے اور ایک خط اور
اوسمین سے مجھکو خاص کر دکہایا کہ جس سے یہ مطلب تہا کہ مین اسقدر روپیہ بہیج چکا ہون اور اب جو روپیہ
طلب کیا ہے وہ بھی بہیجتا ہون اور یہ خط میرے پاس بطور رسید کے ہے آپ بھی شریک ہون
تو جاگیر مین حصہ ملیگا آپ کو بھی فائدہ ہوگا مین نے وہ دونون خط اون سے لیکر اپنی جیب مین رکھ لیے
اور کہا کہ مین کلمہ جواب دونگا وہ دونون خط مین نے اوسی دن لاکر وزیر صاحب کو اجمیر المہام حسنا کو دکہا دیے تھے
اور پیش کرنے کو موجود ہین اب عدالت مین پیش کرتا ہون چنانچہ ایک خط نوشتہ ضیاء الحق موسومہ
منشی عظیم اللہ خان مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۸۹۳ء معہ لفافہ ڈاک پیش کیا دوسرا خط نوشتہ ضیاء الحق موسومہ منشی
عظیم اللہ خان مورخہ یکم دسمبر ۱۸۹۳ء پیش کیا یہ دونون خط شامل مثل کیے گیے - دوسرے روز مین نے
پمفلٹ کو دیکھا جسمین ریاست کی بُرائی اور حکام ریاست کی بُرائی لکھی تھی لہذا مین نے عظیم اللہ خان سے
کہا کہ مین ایسے امر مین شریک نہین ہوتا آپ ہی شریک ہون تب مجھہ سے خطوط واپس مانگے مگر مین نے
عظیم اللہ خان کو واپس نہین دیے بعد اوسکے ناراض ہوکر عظیم اللہ خان نے کوتوالی مین رپورٹ غلط
لکہائی کہ فیاض حسین خان ورحیم الدین نے میرا بکس چُرالیا جسمین نوٹ واشرفی وروپیہ وغیرہ تھا -
جس دن مجھہ سے گفتگو ہوئی اور خطوط دکہائے تھے اوسکے دوسرے دن عظیم اللہ خان ہوشنگ آباد
کی طرف ریل گاڑی پر گیے تھے صبح کے وقت اور دو بجے کی گاڑی مین واپس آئے تھے غالباً زر مطلوبہ
ضیاء الحق کو دینے گیے تھے مجھہ سے اورکسی کی شرکت کی بابت کچھہ بیان عظیم اللہ خان نے نہین کیا

نہ نوبت دریافت کرنے کی آئی کیونکہ وہ خطوط واپس نہ کرنے سے ناراض ہوگیے تھے اور مین نے بہ نظر خیر خواہی سرکار کے صرف یہ دونون خط پاکر واپس دینا مناسب نہین سمجھا تھا - العبد محمد فیاض حسین خان عفی اللہ عنہ

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۴ - جمادی الثانی ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

اظہار مسٹر کوک صاحب انجنیر نہر و مہتمم صفائی شہر

نمبر ۵۹ ڈبلیو ڈبلیو ڈ کوک صاحب انجنیر ریاست بہوپال ولد یہ کوک صاحب عمر تخمیناً ۵۰ سال نے کہا سچ بیان کرینگے - اور بیان کیا کہ مین نے پمفلٹ انگریزی ضیاء الحق کا پڑہا مجھکو کچھہ شک نسبت مرزایان افضال علی بیگ وعنایت علی بیگ کے نہین ہوا مین اونکو پندرہ بیس برس سے جانتا ہون وہ میرے پاس آتے جاتے ہین - مین نے کبھی قبل ملاحظہ پمفلٹ کے کسی سے نہین سُنا کہ مرزایان مرتکب بے عصمتی عورات و زنا بالجبر کے ہوتے ہین مین نے صرف یہ مضمون پمفلٹ مین لکھا ہوا دیکھا ہے مرزایان عہد مین کرنیل وارڈ صاحب بہادر کے واپس آگیے تھے اِس عہد وزارت مین واپس نہین آئے - مین نے کبھی نہین سنا کہ کرنیل وارڈ صاحب بہادر نے حکم توڑنے مندر کا دیا نہ مجھکو معلوم ہے کہ کبھی کوی جزو عمارت مندر کا وارڈ صاحب کے وقت مین بنا تھا اور پہر توڑا گیا شہر کی صفائی اور مکانات کا موزون بنوانا اور تعمیرات ریاست و کام نہر و منبع کا مجھہ سے متعلق رہا ہے پہلے سے اور اب بھی ہے مین ملک کا دورہ کرتا ہون کیونکہ سڑکون کا بنوانا اور مفصلات کی اکثر تعمیرات بھی مجھہ سے متعلق ہین لیکن مین نے وہ شکایتین جو پمفلٹ مین لکھی ہین کسی سے نہین سنین میان یار محمد خان کے متروکہ پدری سے ڈیڑہ کرور روپیہ کا مال لے لینا نسبت نائب وزیر صاحب مال اور مرزایان کے جو پمفلٹ مین لکھا ہے بالکل جھوٹ ہے میان یار محمد خان ایسے

مفلس ہین کہ اگر کوئی ڈیڑہ سو روپیہ کا مال نکلنا بیان کرے تواوسمین بھی شک ہے:

العبد
بخط انگریزی

پڑہا گیا اور تصدیق ہوا - ۱۵ - جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

دستخط وزیر صاحب بہادر

تصدیق نامہ گواہان مقدمات پمفلٹ جنکے اظہارات وزیر صاحب بہادر ریاست نے قلمبند کرکے پیش کیے ہین بروبکاری ہر ہائنس حضور نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا و رئیس دلاور اعظم طبقہ اعلاے ستارہ ہند و رئیسہ بھوپال دام اقبالہا

نقل مطابق اصل

العبد محمد علی عفی عنہ حاکم سپرنٹنڈنٹ روبکاری کارخانہ

سوال ۔ تم سب حاضرین دربار سے استفسار کیا جاتا ہے کہ چند ماہ سے اخبار نویسون نے حال ظلم و زیادتی و خونریزی و رشوت ستانی چند اہلکاران ریاست و مرزایان کا چھاپنا شروع کیا تھا مگر بوجہ بے خبر اخباری و نکرنے استغاثہ کسی مدعی کے اوسپر خیال نہین کیا گیا اب جو کہ بلا تاریخ و بلا ماہ و بلا سن ضیاء الحق نے کسی مطبع بلا نام مین پمفلٹ طبع کراکر مشہور عام اوسکو کیا اور اوسمین کسان معززان وغیرہ ریاست کا گواہ ہونا اون مقدمات مین درج کیا تھا اسواسطے وزیر صاحب بہادر ریاست نے حسب ایماے ہمارے دربار عام مین اون مقدمات کی تحقیقات کی اور سب گواہان مندرجہ پمفلٹ کے اظہارات قلمبند کرکے ہماری روبکاری مین پیش کیے لہذا اب تم سب اشخاص حاضرین سے حلفاً ہماری روبکاری مین

دریافت کیا جاتا ہے کہ یہہ جو اظہارات تمہارے بیانات کے دستخطی تمہاری مسل مین شامل ہوے ہین یہہ تمنے بلا رو رعایت اور بیخوف و خطر کسی کے لکھواے ہین یا کسی دباؤ و زور دہی کے خوف و خطر کی وجہ سے بیان کیے ہین لازم کہ اب ہماری روبکاری مین جو کچھہ تمہین ظاہر کرنا ہو وہ بلا خوف و خطر و رو رعایت کے ظاہر کرو یا اسپر اظہارات سابقہ کی تصدیق لکھکر پیش کرو فقط

منشی مقصود علی خان معین صدر المہام

مین نے جو اظہار لکھایا صحیح ہے۔

(دستخط) محمد مقصود علی

سیٹھہ رام کشن ولد سیٹھہ رام لعل

(دستخط) رام کشن

منشی نجیب خان برادر منشی حسین خان مرحوم

(دستخط) نجیب خان مہتمم میگزین

شیخ محمد حسن مہتمم تحقیقات روبکاری

مین نے جو اظہار لکھایا درست ہے۔

(دستخط) محمد حسن مہتمم تحقیقات

سیٹھہ امولک چند منیب دکان سیٹھہ گوکلداس گوپالداس

دستخط ہندی

سیٹھہ چنی لعل خزانچی ریاست

دستخط ہندی

منشی سید محمد عبد العلی خان مہتمم دفتر حضور

اظہار میرا درست ہے اور سماعی مضمون جو سنا جاتا ہے وہ ہم لوگون کے علم سے باہر ہے اگر حضور چاہین تحقیقات فرماوین۔

(دستخط) سید محمد عبد العلیخان

مولانا محمد عباس ملازم منصب

(دستخط) محمد عباس منصب دار

(دستخط) منشی محمد سعد اللہ وکیل

جو پہلے مین اظہار روبکاری جناب وزیر صاحب بہادر لکھا چکا ہون درست ہے۔

العبد
محمد سعد اللہ وکیل

سیٹھہ رتن لال اعزازی منصف

(دستخط) رتن لال اعزازی منصف

حافظ محمد عبد الکریم وکیل

جو اظہار میرا وزارت العالیہ مین ہوا ہے وہ صحیح ہے

(دستخط) محمد عبد الکریم وکیل

ملا نور جی بوہرہ

دستخط ہندی

مولوی احسان حسین وکیل

(دستخط) احسان حسین وکیل

منشی محمد عبد العظیم وکیل

(دستخط) محمد عبد العظیم وکیل

سیٹھہ داراب جی پارسی ٹھیکہ دار آبکاری

دستخط بخط انگریزی

محمد عبد القیوم تھانہ دار

جو اظہار مین پہلے دیچکا ہون وہ صحیح و درست ہے

(دستخط عبد القیوم عفا عنہ

مولوی ظہور علی احمد وکیل

مین نے اپنا اظہار بلا جبر و اکراہ اپنے علم کے موافق اور صحیح صحیح لکھایا ہے۔

العبد
محمد ظہور علی احمد وکیل

دیوان ہمت سنگہہ برادر زادہ شیر سنگہ جاگیر دار سیر مئو

(دستخط) ہمت سنگہہ بقلم خود

نصرت خان مختار عام ٹہاکر دلیپ سنگہہ

جو اظہار وزارت مین لکھایا ہے وہ بہت درست و صحیح ہے۔

(دستخط نصرت خان بقلم خود

چودھری بہو گچند جینی مذہب

دستخط ہندی

مولوی محمد رضا خانصاحب نائب وزیر دیوانی فوجداری

(دستخط) محمد رضا

منشی سید محمود علے وکیل

مین نے اپنا اظہار بلا جبر و اکراہ اپنے علم کے صحیح صحیح لکھایا ہے۔

العبد
سید محمود علی وکیل

حکیم کاشف علی وکیل مختار عام ٹہاکر دلیپ سنگہہ

جو اظہار مین نے دیا ہی وہ صحیح ہے۔

العبد
کاشف علی وکیل و مختار عام

سومت رام پروہت مندر جیسنیان

دستخط ہندی

خیر اللہ خان رسالدار پنشن یافتہ

(دستخط) خیر اللہ خان رسالدار سابق بقلم خود

میر بخشی حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ

(دستخط) بخشی محمد حسن خان

غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات ریاست

بیمار ہیں

محمد رشید خان تحصیلدار سابق رائسین

(دستخط) محمد رشید خان بقلم خود

پنڈت خوشحال داس ہیڈ منشی اسسٹنٹ سیول سرجن

دستخط انگریزی

مولوی عبد الباقی سہسوانی

میں نے اظہار درست لکھایا - العبد عبد الباقی

ناصر خان مستاجر بنا نیان

غیر حاضر

محمد یقین تھانہ دار سابق

(دستخط) محمد یقین بقلم خود

مس نیبل صاحبہ لیڈی ڈاکٹر

دستخط بخط انگریزی

سیٹھ ہزاری مل تحویلدار حضور تحصیل

دستخط ہندی

غلام مہدی خان پنشن یافتہ

اظہار میں نے جو لکھایا ہے وہ درست ہے

(دستخط) غلام مہدی خان

پیر سید نیاز احمد قادری

(دستخط) سید نیاز احمد قادری

پیر سید محمد یحیی فرزند پیر سید محمود میان

جو کچھ میرا بیان ہوا ہے وہ صحیح او راست ہے۔ العبد محمد یحیی قادری

فیاض حسین خان برادر زادہ منشی حسین خان مرحوم

حلفیہ اظہار میرا صحیح ہے

(دستخط) محمد فیاض حسین عفی اللہ عنہ

محمد یوسف خان خلف محمد اسحاق خان مرحوم مہتمم سابق تعمیرات

(دستخط) محمد یوسف بقلم خود نائب مہتمم تعمیرات

مسٹر ڈیوڈ کوک صاحب انجینیر و مہتمم صفائی

دستخط بخط انگریزی

فقط

نقل حکم ہر ہائینس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کرون آف انڈیا وریئس دالا وراعظم طبقہ اعلاے ستارہ ہند ورئیسہ بھوپال دامت سلطنتہا مصدرہ نقشہ فوتی منشی حسین خان جاگیردار مرقوم ہشتم صفر ۱۳۰۸ قدسی

(یہہ نقل حکم جناب سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نمبر اوّل مقدمہ جاگیر منشی حسین خان مرحوم ہی)

رودا داس نقشہ ومسل خام سے واضح ہی کہ ابتدا موضع بیرکہیڑی پرگنہ حضور تحصیل جسکی جمع مندرجہ سند مبلغ صمالہ ۱۲/۹ بجلدوی خیرخواہی زمانہ غدر اور بعدہٗ شش موضع جمعی مندرجہ نقشہ ہذالعوض تنخواہ وپرورش رعایتاً ریاست سے منشی حسین خانصاحب مرحوم کی جاگیر مین دیے گیے تھے۔ وزیر صاحب ریاست نے اپنی تجویز مین لکّھا ہے کہ وصیت نامہ کے ذریعہ سے جایداد منقولہ وغیر منقولہ حسب صراحت دستاویز منشی صاحب مرحوم نے وقف کردی ہی اور انتظام مصارف سراے ومسجد وتالاب وباغ ومرمت کل مکانات وخیرات محتاجان وغیرہ سب سپرد نجیب خان کی جایداد وقفیہ سے کردیا ہی یہ طریقہ مستحسن ہے چال چلن نجیب خان کا منشی صاحب مرحوم نے بہتر ومتدیّن وامین سمجھہ کر مقرر کیا ہے اسلیے موضع بیرکہیڑی جو بصلہ خیرخواہی زمانہ غدر کے دیا گیا تہا واسطے فائدے اعانت جایداد وقفیہ مسجد وسراے کے معاف کیا جاوی بقیہ دیہات لائق ضبطی ہین اسلیے مطابق تجویز وزیر صاحب ریاست کے موضع بیرکہیڑی واسطے اعانت وصرفہ جایداد وقفیہ کے مقرر کرکے بقیہ دیہات جاگیر منشی حسین خان صاحب مرحوم ضبط کی گئی منشی صاحب مرحوم نے زمانہ حیات مین جائیداد کا وقف کرکے اُسکا متولی اور اوسکے انتظام کا تعلق رکہتا نجیب خان اپنے بہائی حقیقی کا ہمسے بھی عرض کیا تہا باین وجہ حسب راے وزیر صاحب ریاست کی جایداد وقفیہ موجب شرح مندرجہ وصیت نامہ سپرد نجیب خان برادر اونکی کے رہے وہ انتظام اوسکا باہتمام ونگرانی خود رکہین اور

موضع بیرکھیڑی بوسطے امانت جاں بازخاں کے دیا جاتا ہے وہ نجیب خان کے تحت تصرف میں بحیثیت متولی ہمیشہ رہا تھا کیونکہ نجیب خان و فیاض حسین خان کا مطابق تجویز وزیر صاحب ریاست کے اس جاگیر مین کوئی حق نہیں ہے عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان صاحب مرحوم جو بعد وفات فیاض حسین خان کے قلعدار آشٹہ مقرر کیے گئے تھے اب اونکی جگہ تاج الدین حسین خان پسر نجیب خان بطور عوض خدمت کام کرتے ہیں اور آدمی مستعد و ہوشیار ہیں اسلیے تاج الدین حسین خان کو بدرماہہ پنجاہ روپیہ قلعداری آشٹہ پر مستقل مقرر کیا گیا اور عظیم اللہ خان کی برطرفی قلعداری سے کرکے مبلغ پنجاہ روپیہ درماہہ محکمہ منا صب مین مقرر کیا گیا کوئی قانون عظیم اللہ خان کو جاگیر دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ نقشہ یاسلخام نزدیک منصرم دفتر حضور کی جاوے کہ سند موضع بیرکھیڑی کی بنام حضور تحصیل بصراحت مرقومہ بالا مرتب کرکے سرکار مین بھیجو نقل حکم کی نزدیک وزیر صاحب ریاست کے جاوے کہ بقیہ دیہات جاگیر منشی حسین خان صاحب مرحوم بدستور ضبط رکھکر عمل اونکا داخل خزانہ ریاست ہوتا ہے نقل ثانی حکم کی نزدیک مہتمم مناصب ریاست کے جاوے کہ غرہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۹ ہجری سے مبلغ پنجاہ روپیہ درماہہ محمد عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان صاحب مرحوم کا تاحیات جگہ لاولیہ مقرر کیا گیا درماہہ مذکور ماہ بماہ محمد عظیم اللہ خان کو دیتے رہین اور بترتیب مثل کارروائی ضابطہ کرین نقل ثالث حکم کی نزدیک بخشی متفرقات کے جاوے کہ تا ۲۹ صفر سنہ ۱۳۰۹ ہجری سے برطرفی عظیم اللہ خان کی قلعداری آشٹہ سے تحریر کرکے او غرہ ربیع الاول سنہ ۱۳۰۹ ہجری سے تقرر مستقل تاج الدین حسین خان کا بدرماہہ مبلغ پنجاہ روپیہ لکھکر حسب رشتہ کارروائی کرو ایک ایک نقل حکم کی تعمیلا نزدیک مہتمم خزانہ ریاست کے واطلاعا نزدیک محمد عظیم اللہ خان پسر و نجیب خان برادر منشی حسین خان صاحب مرحوم کے بھیجا جاوے فقط مورخہ بست و ہشتم صفر المظفر سنہ ۱۳۰۹ ہجری

نقل فیصلہ

نسبت تحقیقات اُس پمفلٹ کے جسکو شیخ ضیاء الحق نے شائع کیا ہی یا اُسکے فرضی نام سے شائع کیا گیا ہی حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا نے مجھکو حکم دیا تھا اور مین نے اشتہارات واسطے آگاہی خاص و عام کے اکثر نامی اخبارات انگریزی و اُردو مین چھپوا کر اعلان کر دیا تھا کہ ۱۰ ارڈسمبر ۱۸۹۳ء سے کھُلی عدالت مین تحقیقات کیجائیگی خود ضیاء الحق نیز اُسکے شرکا و دیگر اشخاص کو جو بانی مبانی تحریر و طبع پمفلٹ کے ہون یا کسی قسم کی شکایت رکھتے ہون جو درج پمفلٹ ہوئی ہین اُن سب کو موقع پیش کرنے وجہہ ثبوت و شہادت و حاضری اجلاس کا دیا تھا لیکن کوئی شخص ثبوت پیش کرنے کیواسطے حاضر نہین ہوا ضیاء الحق کے نام سے ایک تحریر مورخہ ۲۹ نومبر ۱۸۹۳ء جسمین اُسنے ہمارے اجلاس مین حاضر ہونے سے انکار کیا اور اپنی حاضری کو محدود و مخصوص پارلیمنٹ سے کمیشن جاری ہونے پر اور توجہہ برٹش گورنمنٹ پر قرار دیا آئی۔

منجملہ شکایتی مقدمات متذکرہ پمفلٹ کے صرف ایک شخص گینت قیدی نے درخواست کی کہ وہ کچھہ عرض کرنا چاہتا ہے وہ جیل سے بُلایا گیا لیکن اُسنے کوئی جدید شکایت پیش نہین کی بلکہ وہی باتین بیان کین جو اپنی عرائض سابق موسومہ صاحب پولیٹیکل اجنٹ بہادر و محکمہ وزارت مین لکھی تھین اور جنکی تحقیقات ہوکر بے اصل اور جھوٹی قرار پاکر بہ علت مخبری دروغ نظامت مشرق سے اوس کو قید دو سالہ دی گئی تھی اور عدالت معین صدر المہامی سے اپیل مین بحال رہی تھی - اوس معاملے کی نسبت صاحب پولیٹیکل اجنٹ بہادر کو خوب واقفیت ہے اور اُس قیدی کو بھی صاحب ممدوح پہچانتے ہین -

چونکہ کوئی شخص رعایاے ملک سرکار ہو بال سے دعویدار نہین ہوا ضیاء الحق کو مطابق اپنی درخواست مندرجہ

صفحہ ۲۰ و ۳۰ پمفلٹ اُردو و صفحہ مندرجہ صفحہ ۱۶ و ۲۰ لغایت صفحہ ۴۴ کے موافق حاضر ہونا چاہیے تھا
مگر ایسا نہیں ہوا جبنے تحقیقات شروع کی تاکہ ہر ایک شکایت مندرجۂ پمفلٹ کی نسبت ازسرنو ہمکو اور سرکار
عالیہ کو اذعان کامل حاصل ہو اور اگر کسی عہدہ دار یا اہلکار کی نسبت کوئی الزام پایا جاوے تو اُسکے متعلق سرزنش
یا سزا کی عدالت کا حیلہ حاصل ہو موقع ملے جنے بجز اشخاص سزا یافتہ یا ایسے مفرورین کے جو حاضر نہیں
ہو سکتے سب کو طلب کیا اور اظہارات سب کے اپنے دستِ قلم سے کھلی عدالت میں قلمبند کیے اور وکیل
سرکار کو واسطے لکھنے یادداشت کے نیز واسطے کرنے ضروری سوالات متعلق واقعات مندرجۂ پمفلٹ
کے اجازت دی اور مسٹر ڈی جی پینک ولک و اڈیٹر اخبار رنگ پوسٹ کو بھی حسب درخواست اونکے عدالت
میں حاضر ہونے اور اگر وہ چاہیں یادداشت لکھنے کا مجاز کیا عام طور پر شخص جو اجلاس میں آنا اور کارروائی کو دیکھنا
یا کوئی یادداشت لکھنا چاہے مجاز کیا گیا اس طریقے سے کل تحقیقات مِن ابتدا سے ۱۰ دسمبر ۱۸۹۲ء
لغایت ۲۴ دسمبر ۱۸۹۲ء ہوئی ۲۴ دسمبر ۱۸۹۲ء کے بعد جب کل مقدمات مصرحۂ پمفلٹ کی شہادت پیش شدہ
ختم ہوئی اور وکیل سرکار نے عرض کیا کہ اب کوئی شہادت اوسکی دانست میں پیش کرنے سے باقی نہیں رہی یا
اب کوئی شہادت پیش کرنا ضروری نہیں سمجھتا تب مقدمہ ختم کیا گیا میں نے اس تحقیقات میں نہایت احتیاط سے
اظہارات لکھے ہیں بعوض تحریر اظہارات میں حاصلِ مطلب بیان گواہوں کا قلمبند کیا ہے بلکہ جو کچھ
گواہوں کے منہ سے الفاظ نکلے ہیں اکثر وہی لکھے گئے ہیں ہر ایک گواہ کو اوسکا تحریر شدہ اظہار دیا گیا ہے
کہ وہ حرف بحرف پڑھ کر اپنے دستخط کرے اور جس گواہ نے اسکو پسند نہیں کیا اوسکو پڑھ کر اظہار سنایا گیا اور
دستخط کرائے گئے اونکے بعد عبارت تصدیقی میں نے لکھی ہے نیز اس بات کی کوشش کی گئی ہے کہ
جہانتک ممکن ہے مقدمات مصرحۂ پمفلٹ کے فریق بھی طلب کیے جائیں اور جہانتک وہ دستیاب ہوئے
حاضر کیے گئے وہ سب کے اظہارات قلمبند ہوئے علاوہ بران کل مقدمات کی مثلیں طلب کر کے ملاحظہ

کی گئین تاکہ اصلیت ہر معاملے کی منکشف ہوجاے نیز اُن نامی وکلاء کے بھی اظہارات لکھے گیے جنکا کچھہ
تعلق مقدمات محولۂ پمفلٹ سے تھا اور جن کو بوجہ اپنے پیشے کے بہت وسیع موقع ملکی حالات سے آگاہی
کا حاصل تھا یہ سب وہی وکیل ہین جنکو پیشہ کرنے کی اجازت صدر عدالتون مین نیز تمام ملک کی عدالتون
مین حاصل ہے اور ابتک پیشے کے کام مین نیکنام و مرجع خاص و عام ہین نہ اوس طرح کے وکیل ہین جیسے
پمفلٹ مین لکھے ہین یعنی قمر علی و میر نواب جو حراست جایز سے بھاگے ہوئے ہین نہ ایسے مختار ہین جیسے
گپنت سنگھ و جمال الدین قیدی ہین ہم ان چارون شخصون کا خاص موقع مین بصراحت ذکر لکہین گے اب ہم
مقدمات متذکرۂ پمفلٹ کا نمبر وار حال لکہنا مناسب سمجھتے ہین جس سے ظاہر ہوگا کہ پمفلٹ لکھنے اور لکھوانے
والون نے کہان تک جھوٹ اور بوچ اندراج کیا ہے اور کہان تک عامۂ خلائق و آنریبل ممبران پارلیمنٹ
و برٹش گورنمنٹ کو دہوکا دینا اور فریبی چالون سے ریاست کے کاروبار مین برہمی پیدا کرنا اور حضور سرکار عالیہ
دامت سلطنتہا اور وزیر ریاست کو جھوٹی خبرین دیکر نسبت عہدہ داران ریاست کے غضب مین لاکر نقصان
پہنچانے کا باطل ارادہ کیا ہے۔

مقدمۂ نمبر ایک جائداد متروکہ و جاگیر منشی حسین خان مرحوم کا ہے ملاحظۂ مثل سے پایا جاتا ہے کہ منشی
حسین خان مرحوم نے ایک وصیت نامہ مورخہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ تحریر کیا تھا جو ذیل مین نقل کیا جاتا ہے

منکہ حسین خان ولد کالیخان جاگیردار والیۂ ریاست بھوپال ام۔

مین بصحت نفس و ثبات عقل وصیت کرتا ہون کہ جو کچھہ اللہ جلشانہ نے مال مطاع مجھکو عطا فرمایا ہے
مین بحکم ادہی کے اوسکے نام پر کل جایداد منقولہ وغیر منقولہ مفصل الذیل وقف دائم کو کردی کہ کوئی میرے
ورثا اُن مین دعویٰ نہ کرے اگر کرے تو باطل ہو اور جو کچھہ مجھکو بحکم خدا اپنے لڑکے عظیم اللہ خان اور برادر
نجیب خان صاحب کو دنیا منظور تھا دیدیا اب کوئی دعویٰ اونکا جایداد وقفی پر نہین رہا اور جو دوکانات تجارتی بازار چے

وغیرہ وصول منافع ادا کرے وہ بعد میرے خرچ سراے و مسجد و تالاب و باغ و درستی کل مکانات و خیرات محتاجان مین بوقت ضرورت ہوا کرے لہذا واسطے انصرام اس کام کے نجیب خان صاحب کہ وہ نہایت متدین ہین اپنا قائم مقام کرتا ہون جو حاکم ریاست ہوپال اپنے کارپردازان کو حکم دیوین کہ وہ اونکا بندوبست کرین و جمیع خرچ اور تحصیل بحال و دخل سرکار کرتے رہین کہ کسی کو مجال دست درازی نہو۔

تفصیل جایداد وقفی

سراے پختہ و حمام - مسجد - تالاب - باغ - مکان سکونتی بر تالاب - دہرمسالہ واقع باغ - باورچیخانہ متعلقہ سراے پختہ - اصطبل متعلقہ سراے پختہ - پاخانہ پختہ متعلقہ سراے - مکان جو برائے سکونت مریضان وغیرہ - دوکانات واقع شاہجہان آباد - مکان پیرخان والہ بیرون دروازہ پیر - مکان ملحق پیرخان والہ بیرون دروازہ پیر - مکان باورچی والہ متصل مکان پیرخان بیرون دروازہ پیر - مکان پیرخان والہ اندرون شہر - مکان متصل مسجد ملارڈوونی - دو مکان قریب دروازہ بدھوارہ -

جو کہ جایداد دوکانات تجارتی وغیرہ کا حصر نہین ہوسکتا کبھی کم کبھی زیادہ لہذا اوسکی نگرانی بحساب منافعہ وغیرہ متولی اور بعد متولی حاکم وقت رکھینگے - مگر آنکہ جو مکانات وغیرہ اور طیار کیے جاوینگے وہ اسمین درج ہوجاوینگے فقط تحریر ربیع الثانی ۱۳۰۵ھ ہجری

العبد
حسین خان جاگیردار ریاست ہوپال بقلم خود

جناب منشی حسین خان صاحب نے یہ وجہ ذا کو میرے روبرو تحریر کیا ہے سواسطے مین گواہی دیتا ہون اور تصدیق کرتا ہون

العبد
محمد عبد الکریم مہتمم مصارف ڈیوڑھی خاص

جو کچھ اس کاغذ مین لکہا ہے وہ مجھکو منظور ہے

نجیب خان مہتمم میگزین

میرے روبرو منشی حسین خان صاحب نے اپنے قلم سے یہ تحریر لکھی اور اپنی زبان سے بھی اموقوفہ اسکے بیان کیے فقط

العبد
سید محمد مہتمم وظائف

جو کچھ اس کاغذ مین لکہا ہے وہ مجھکو منظور ہے فقط

العبد
محمد عظیم اللہ خان عفی عنہ

اس وصیت نامے کو عظیم اللہ خان پسر منشی حسین خان مرحوم نے نیز نجیب خان برادر منشی مرحوم نے بروقت
تحریر کے منظور کر لیا تہا اور دونون نے اپنے دستخطون کے نیچے یہ عبارت لکہی تہی (جو کچہ اس کاغذ مین لکہا
ہے وہ مجہکو منظور ہے) بعد وفات منشی مرحوم کے جب مثل مرتب ہوئی وصیت نامہ میرے اجلاس مین پیش
ہوا مین نے خود اپنی قلم سے گواہان حاشیہ کے اظہارات لکہے نیز نجیب خان و عظیم اللہ خان کے
سب نے صحت وصیت نامہ کو قبول کیا اور عظیم اللہ خان نے اپنی حلفی شہادت مین قبول کیا کہ یہ عبارت منظوری
امور مندرجۂ وصیت نامہ کی خود میرے قلم کی لکہی ہے لہذا صحت وصیت نامہ مین کوئی شک باقی نہین رہا
مین نے اپنی تجویز لکہکر بحضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا بہیجی اور حضور سرکار عالیہ سے اخیر فیصلہ ہوا جسکی نقل
اس مثل مین شامل ہے۔ وصیت نامے مین منشی حسین خان مرحوم نے بصراحت لکہا ہے کہ کل جایداد
منقولہ و غیر منقولہ اپنی مین واسطے امورات خیر کے وقف کرتا ہون کوئی شخص میرے وارثون مین سے
بعد میرے دعوے نہ کرے اگر کرے تو باطل ہو اور جو کچہ مجہکو بحکم خدا اپنے لڑکے عظیم اللہ خان اور برادر
نجیب خان کو دینا منظور تہا دے دیا اب کوئی دعویٰ اونکا جائداد وقفی پر نہین رہا اور جو دو کانات تجارتی
پارچہ وغیرہ سے منافعہ آیا کرے وہ بعد میرے خرچ سرائے و مسجد و تالاب و باغ و مرمت کل مکانات و خیرات
محتاجان مین مدام صرف ہوا کرے لہذا واسطے انصرام اس کام کے نجیب خان صاحب کو کہ وہ نہایت
متدین ہین اپنا متولی کیا بعد اونکے حاکم ریاست بہوپال اپنے کارپردازون کو حکم دین کہ وہ اسکا بندوبست
رکہین اور جمع خرچ اوس کا سال بسال داخل سرکار کرتے رہین کہ کسی کو مجال دزدی نہو۔ حضور سرکار عالیہ نے
بموجب حکم مورخہ ۸ صفر ۱۳۰۶ھ اس وصیت نامے کا اجرا فرمایا کیونکہ از روے شرع محمدی تعمیل کرانا وصیت کا
لازم تہا اور ایسا وصیت نامہ جسکو وارثان نے خود قبول کر لیا ہو اوسکے خلاف کوئی عذر قابل سماعت نہین ہو سکتا
عظیم اللہ خان نے پہر سرکار عالیہ مین براہ راست عرضی دی اور نسبت ناجوازی وقف جایداد منقولہ کے

خدمات پیش کیے اور حضور سرکار عالیہ نے بعد حصول فتواے شرعی حسب فتوے قاضی صاحب جایداد منقولہ کا وقف مین رہنا تجویز فرمایا اور تولیت منشی نجیب خان کی قایم رکھی جسکا حکم اخیر ۲۱ ذی قعدہ سنہ ۱۳۰۰ھ کو ہوا اس کارروائی مین جو نسبت جایداد منقولہ کے ہوئی کوئی تعلق نائب وزیر صاحب بہادر عالی کا نہین تھا نہ وصیت سے کی تحقیقات سے اونکو کچھ واسطہ تھا اور مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ کو تو شاید اس سے زیادہ کچھ معلوم ہوگا کہ منشی حسین خان مرحوم نے وفات پائی اور نجیب خان کو سرکار نے متولی مقرر کر دیا یہ عام طور پر مشہور ہوا تھا - کیونکہ مرزایان کی رسائی سرکار عالیہ تک نہین ہے یہ وہ کسطرح رشوت نجیب خان سے لے لیتے اور کس حیثیت سے لے سکتے نجیب خان خود سرکاری نوکر اور معتمد میگزین ہے مین نے منشی نجیب خان کا اظہار لیا وہ بحلف انکار کرتا ہے رشوت دینے سے اور یہ بھی کہتا ہے کہ مین کیون کسی کو کچھ دیتا جبکہ مجھکو کچھ نہین ملا ہے بلکہ مجھپر ایک بار ذمہ داری و انتظام جایداد و قضیہ کا ڈالا گیا ہے جسکا حساب مجھکو دینا پڑتا ہے پھر رشوت بھی ایک لاکھ روپیہ اور اوس شخص کو جو کچھ بھی مدد نہین کر سکتا تھا تائید بیان نجیب خان کے شہادت ہاے مفصلہ ذیل بھی ہین - منشی قدرت علی ناظم ضلع مغرب - مولوی سید احسان حسین - منشی محمد سعد اللہ - منشی محمد عبد العظیم - حافظ عبد الکریم - مولوی ظہور علی احمد کار - غلام محبوب خان مہتمم کارخانہ جات ریاست - فیاض حسین خان برادرزادہ منشی حسین خان مرحوم نسبت جاگیر منشی حسین خان مرحوم کے بہت زور شور سے مخلف مین لکھا گیا ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ منشی حسین خان مرحوم ایک خیرخواہ گورنمنٹ برطانیہ کے ثابت کیے جائین اور ایسے خیرخواہ کو بجلدوے اوس خیرخواہی کے عطا ہونا جاگیر کا قرار دیا جائے اس حیثیت سے کہ گویا سرکار انگریزی نے جاگیر ریاست سے منشی مرحوم کو دلوائی تہین اس وجہ سے ریاست کو اختیار ضبطی کا نہین تھا یہ بات بالکل غلط ہے شہادت تحریری و تقریری جسقدر موجود ہے اوس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ منشی مرحوم شروع سے بہت پہلے ریاست بھوپال کے نوکر ہوکر بھوپال مین آئے تھے

اور اونکے بہائی منشی نجیب خان بہی بہوپال مین نوکر ہو گیے تہے وہ بہ لقب منشی حسین خان مرحوم معروف تہے کچہہ دنون اون کو بعض تعمیرات کا کام سپرد ہوا تہا لیکن منشی مرحوم کو کبہی کوئی فوجی عہدہ نہین ملا تہا بلا شک کبہی کبہی بدینوجہ کہ وہ تہوڑی انگریزی جانتے تہے حکام انگریزی کی خدمت مین ڈالی وغیرہ لیکر بہیجے جاتے تہے ایسا بہی شاذونادر اتفاق ہوتا تہا کیونکہ دراصل یہ سب کارروائیان بذریعہ وکیل ریاست ہوا کرتی تہین۔ مگر بعد فرو ہوجانے مفسدہ ۱۸۵۷ء کے جسمین سرکار بہوپال کو بہت سرگرمی سے امداد سرکار انگریزی مین کوشش کرنی پڑی تہی سرکار سکندر بیگم صاحبہ نے اپنے ملازمان فوج کو جاگیر و خلعت و تمغہ جات عطا فرمائے تہے اور جن لوگون سے کسی قسم کا کام اوس زمانے مین لیا تہا اون کو بہی اپنی عطا سے محروم نہین کیا تہا لہذا نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ نے بنام خیر خواہی ایام غدر ۱۸۵۷ء اون کو ایک گانون بموجب سند سرکار خود مورخہ ۲۸ ربیع الاول ۱۲۶۰ فصلی عطا کیا تہا جسکا نام بیر کہیڑی اور جمعی حالیہ ۱۳۱۵ کا تہا سند مین کوئی شرط نسلاً بعد نسلٍ کی نہین تہی نہ کوئی دوسرا لفظ معنی دوام کے درج تہا نہ لفظ قابل وراثت درج تہا لہذا خود سرکار عالیہ کو اختیار تہا کہ گانون کو ضبط فرمائین یا بحال رکہتین حضور سرکار عالیہ نے براہ کمال فیاضی یہ موضع بیر کہیڑی بعد وفات منشی حسین خان مرحوم واسطے ثواب دائمی کے جسکی خواہش منشی حسین خان مرحوم کو تہی وقف دائمی کردیا تاکہ مسجد و سراے و مکانات خیراتی موقوفہ مندرجہ وصیت نامۂ منشی حسین خان مرحوم کی مرمت مین روپیہ اوسکا صرف ہوا کرے سرکار عالیہ نے ہرگز وہ گانون ضبط نہین فرمایا۔ دیگر دہات جو لطور مدد معاش بہ عوض تنخواہ منشی حسین خان مرحوم کو رعایتاً عطا فرمائے تہے جنکا عطا فرمانا محض اس غرض سے تہا کہ منشی مرحوم تاحیات خود مستفید رہین بدین وجہ بعد وفات جاگیر دار کے حسب قواعد ملک بہوپال اونکے بازیافت ہونے کا سرکار سے حکم ہوا اوسکی نسبت کوئی اعتراض نہین ہوسکتا وصیت نامے سے یہ بات بہت صاف طور پر واضح ہے کہ خود منشی حسین خان مرحوم کا یہ منشا تہا کہ جو کچہہ مجہکو دینا تہا مین نے عظیم اللہ خان اپنے پسر کو دیدیا آئندہ اوسکو کچہہ نہ ملنا چاہیئے اور حضور سرکار عالیہ کے حکم مورخہ

۲۰ ذیقعدہ ۱۳۲۶ھ سے ظاہر ہے کہ منشی مرحوم اپنا منشا حالت حیات مین سرکار عالیہ سے خود بیان کر چکے تھے اور بوجہ بدچلنی کے عظیم اللہ خان سے ناخوش تھے عظیم اللہ خان کی بدچلنی عام طور پر شہر مین شہرت پذیر ہے تاریخ وفات منشی حسین خان مرحوم کی ۷ ربیع الثانی ۱۳۲۷ھ ہجری ہے مطابق یکم دسمبر ۱۹۰۹ع کے اور تاریخ وصیت نامہ ۵ ربیع الثانی ۱۳۲۵ھ ہے دو سال دو دن کا تفاوت ہے اس درمیان مین کوئی عذر عظیم اللہ خان نے نہین کیا نہ مورث سے اوس وصیت نامے کی جس پر خود منظوری لکھی تھی تبدیلی کرائی اس سے پایا جاتا ہے کہ جو کچھ منشی حسین خان مرحوم نے واسطے وجہ معاش کے عظیم اللہ خان کو دیا اور جسکا ذکر وصیت نامے مین درج کیا تھا وہ بہت کافی اور معقول تعداد کا تھا۔ نظر بہ وجوہات بالا جو کچھ نسبت جاگیر منشی حسین خان مرحوم کے پمفلٹ مین لکھا گیا ہے بالکل غلط ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نسبت مقدمہ نمبر ۲ متعلق مندر جینیان کے ملاحظہ مثل و شہادت جینیان مسمیان سومت رام مہتمم مندر مذکور دھوگ چند چودھری رتن لال سیٹھ ہزاری مل سیٹھ امولک چند سیٹھ منیب کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس سے ثابت ہے کہ کبھی اس مندر پر کوئی درجہ بعہد کرنیل وارڈ صاحب بہادر نہین بنایا گیا تھا نہ گروایا گیا۔ عہد وزارت حال مین کوئی اجازت تعمیر نہین دی گئی تھی بلکہ اسی خاص وجہ پر کہ بلا اجازت مندر کا ایک جزو بنایا گیا ہے مجسٹریٹ شہر و نائب وزیر صاحب بہادر فوجداری	(۲) جین مت والے اپنے قدیم مندر کو جو جامع مسجد کے متصل تھا ایک درجہ اور بلند کرنا چاہتے تھے اور وہ کسی ضابطے سے مجاز نہ تھے اور خود کرنیل وارڈ سابق وزیر اعظم ریاست نے جتنا اونھون نے جدید ازاد کیا تھا مسمار کرا دیا تھا۔ لیکن ان دونون جینیون نے عہد حالیہ مین اون سے ۵۰۰۰ ہزار رشوت مقرر کر کے اور وزارت کو دھوکہ مین ڈال کر مندر بنانے کی اجازت دیدی اور پردہ ڈالکر بنوانا شروع کیا۔ مگر جب سرکار مین کسی حافظ قرآن کے ذریعے سے مخبری ہوئی تو

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
دیوانی و محکمہ وزارت سے متفق تجویز نسبت کھدوانے نئی تعمیر جدید کے ہوئی جسکو سرکار عالیہ نے منظور فرمایا پس پچاس ہزار روپیہ رشوت لیکر اجازت تعمیر دلانے کا مضمون جو نسبت مرزایان کے پمفلٹ مین لکھا ہے بالکل جھوٹا ہے ۔ نیز بیانات مولوی سید احسان حسین وکیل و مولوی ظہور علی احمد وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و حافظ عبد الکریم وکیل سے بھی تردید بیان مندرجہ پمفلٹ کی ہوتی ہے	سرکار عالیہ نے بہ سبب عام فساد و بلوہ و بدنامی بدانتظامی ریاست اوسکو مسمار کرا دیا تمام جینی اسوقت تک نالان و گریان ہین کہ اونکا ۵۰۰۰۰ ہزار روپیہ خورد برد کر لیا گیا اور جسمین نصف نائب مال کو دیا گیا۔ جو برٹش سروس مین نیکنام نہ تھا اہل جین مت برٹش گورنمنٹ کو استفسار پر پوری طرح اسکا ثبوت دے سکتے ہین کہ اونکے ساتھ کہانتک جبر و ظلم کرکے روپیہ اونکا دبا لیا گیا ۔
نسبت نمبر (۳) مقدمہ جاگیر راجہ جونوٹیا کے خود دیوان ہمت سنگھ نے بحلف بیان کیا ہے کہ میرا مقدمہ اب تک زیر تحقیقات ہے مثل بھی مرتب نہین ہوچکی اور اوس سے مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ سے روشناسی بھی نہین ہے اوسنے نہ کسی کو کوئی رشوت دی ہے نہ وہ ایسی حالت مین کسی کو رشوت دے سکتا تھا کیونکہ اب تک اوسکے مقدمے کا کوئی فیصلہ نہین ہوا اور وہ خوب جانتا ہے کہ عطا کرنا یا نہ کرنا جاگیر کا خود سرکار عالیہ کے حضور سے	(۳) جبکہ راجہ جونوٹیا فوت ہوگیا۔ تو اوسکا بھائی جواب بلقب دیوان مشہور ہے - وہ وارث قرار پایا۔ مگر مرزاون نے بہ اتفاق نائب مال اس پر یہ دباؤ ڈالکر کہ تمکو جاگیر ورثہ مین نہین پہنچ سکتی اور حقیقی حقدار قرار نہین پا سکتے ہو مجبور کرکے عـــہ روپیہ لیکر نائب مال کے ساتھ تقسیم کر لیا۔ جسکا ثبوت یہ راقم پوری طرح دیسکتا ہے اور اب تک اوسکو سند جاگیر نہین دی گئی - اور نیز دوسرا مقدمہ جنگلات کے بارہ مین چھیڑ کر ان مرزاون نے اسکو زیادہ پریشان کر رکھا ہے تاکہ اور روپیہ اس سے

نمبر تجویز	نمبر پمفلیٹ
ہوتا ہے سنداوسکی دفتر حضور سے مرتب ہوتی ہے نائب وزیر مال کو کچہہ اختیار نہین ہے نہ مرزایان سے کوئی تعلق ہے۔	ثبوت مین لیا جاسے۔
ملاحظہ مثل سے دیوان ہمت سنگہ کے بیان حلفی کی تصدیق ہوتی ہے لہذا یہ الزام کہ مرزایان نے ایسے مقدمے مین بائیس ہزار روپیے رشوت کا لیا بالکل غلط ہے۔	
مقدمہ نمبر ۴ نسبت جاگیر دلیپ سنگہ متوفی کے حکیم کاشف علی وکیل مختار عام و نصرت خان مختار عام تہا کہ بہوپال سنگہ پسر دلیپ سنگہ کے اظہارات حلفی قلمبند ہوے اونکا بیان ہے کہ دلیپ سنگہ متوفی کا تنہا وارث بہوپال سنگہ اوسکا بیٹا ہے کوئی دوسرا جانشین تجویز نہ ہوسکتا تہا نہ جانشینی مین کوئی تنازع تہا جاگیر پر اسقدر قرضہ سرکاری مطالبے کا تہا جسکی تعداد تخمیناً ڈیڑہ لاکہہ روپیے کو پہونچتی تھی اور قرضہ مہاجنان کا علاوہ اوسکے۔ بحالت ترقی جاگیر کچہہ ادا ہوا اور کچہہ اب تک باقی ہے	(۴) ایساہی جب کنور دلیپ سنگہ جاگیردار ریٹھی پرگنہ برہند فوت ہوگیا تو اوسکے بیٹے مسمی بہوپال سنگہ پر بھی جو وارث حقیقی تہا ایساہی دباؤ ڈالکر عہ روپیے لیکر نائب مال کے ساتہ تقسیم کرلیا ثبوت موجود ہے۔

نمبر تجویز	نمبر مفلیٹ
ملازمان کی تنخواہین تک چڑہی ہوئی ہین تو بیس ہزار روپیہ کہان سے آتا جو رشوت مین دیا جاتا اور کیون دیا جاتا مرزایان کو کوئی تعلق نہین نہ نائب وزیر ال کا کچھہ اختیار۔ جاگیرات کے مقدمات کا سرکار عالیہ فیصلہ کرتی ہین۔	
نمبر (۵) بر ناصر خان مستاجر نپانیا کا مقدمہ ہے مثل ملاحظہ ہوئی یہ مقدمہ خود کشی کا ثابت ہوا پہلے منتظم پولیس نے موقع پر تحقیقات کی پھر صدر المہام یعنی سشن جج منشی عنایت حسین خانصاحب نے خود عدالتانہ تحقیقات موقع پر جاکر کی اور کل شہادت و موجودہ حالت موقع سے اون کو ثابت ہوا کہ مقدمہ صریحاً خود کشی کا ہے مثل مرتبہ قاضی صاحب و مفتی صاحب کی عدالت شرعیہ مین بہیجی گئی اور حکام شرع نے بھی اپنے شرعی طریقے سے تحقیقات و طمانیت حاصل کر کے فتوی لکھا تب وہ مثل بنیابت وزارت دیوانی فوجداری مین بہیجی گئی اور نیابت وزارت سے	(۵) ناصر خان مستاجر پنیانیہ پرگنہ اسلام نگر نے اپنے سپاہی کو دیوان گنج مین قتل کر ڈالا اونہون نے ۵ ہزار روپیہ لیکر اوسکو چہوڑ دیا اور روپیہ منتظم پولس اور مرزاؤن نے باہم تقسیم کر لیا۔ ثبوت موجود ہے ۔

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
	اس محکمے مین اور اخیر کو محکمۂ عالیہ سرکار مین بہیجی گئی بہ اتفاق راے حکام شرع حضور سرکار عالیہ کے حکم اخیر سے فیصلہ ہوا اب ناصرخان نے رہائی پائی اور شرعی دیت بوجہ وقوع خودکشی جو مکان مین ناصرخان کے ہوئی تھی بمقدار سہم [illegible] ناصرخان سے وارثان امیرخان سپاہی ہلاک شدہ کو دلائی گئی نہ منتظم پولیس کو اختیار رہا کرنے کا تہانہ مزاپان کو جن سے کوئی تعلق اس مقدمے کا نہین تہا لیکن باوجود موجودگی مثل کے ہمنے ناصرخان کو اور اوسکے وکیل مولوی احسان حسین کو حلف دیا دونون نے بہ حلف بیان کیا کہ ایک حبہ بھی رشوت کا اوس مقدمے مین کسی کو نہین دیا گیا اس مقدمے کی بابت برابر تحریرات اجنٹی سے آئین اور جوابات بہیجے گئے نیز تجویزین عدالتون کی محکمہ موصوف مین مناسب وقت پر بہیجی گئی ہین۔ مقدمات قتل مین ریاست بہوپال کی تحقیقات اور فیصلہ بے حد احتیاط سے ہوتا ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نمبر(٦) پر احسان اللہ سپاہی کا مقدمہ ہے اس سپاہی کے مضروب یا ہلاک ہونے کی نہ کوئی رپوٹ پولیس مین ہوئی نہ احسان اللہ کبھی کسی شفا خانے مین علاج کو گیا نہ کسی عدالت مین یا محکمہ رعائیہ اجنٹی مین کوئی عرضی گزری لیکن باوجود بے اصل محض ہونے کے ہمنے یار محمد خان برادر احسان اللہ کو جسکا نام غلط پمفلٹ مین احمد یار خان لکھا ہے طلب کیا اوسنے بحلف بیان کیا کہ میرا چھوٹا بھائی احسان اللہ تھا جو مر گیا اوسکے کچھہ اندرونی جسم مین چوٹ تھی مجھکو کسی عملہ وزارت یا فوجداری یا پولیس نے دعوی کرنے سے منع نہین کیا اور مین نے خود کسی پر دعوی نہین کیا خدا پر چھوڑ دیا اوس کا بھائی شادی کے زمانے مین گھر سے گیا تھا تب تندرست تھا جب واپس آیا تو آکر پڑ رہا دس بارہ روز بعد مر گیا وہ اب بھی کسی پر دعوی نہین کرتا نہ کچھہ ثبوت دیسکتا ہے کیونکہ نالشی اور فریادی نہین ہے ہمنے کھلی عدالت مین اوسکو سمجھایا کہ اگر کچھہ بھی اصلیت مقدمے	(٦) انکے بیٹے شجاعت علی بیگ تحصیلدار اسلام نگر نے احسان اللہ خان سپاہی متعینہ تحصیل کو اسقدر مشکین بندھوا کر مارا کہ وہ بیہوش ہوتے کے ساتھہ ہی مر گیا جب اوسکے بھائی احمد یار خان نے دعوی کرنا چاہا تو عملہ وزارت و فوجداری و پولیس سے اوسپر دباؤ اور خوف ڈالکر خاموش کرا دیا اور وزارت تک اوسکو نہ پہنچنے دیا ثبوت معہ گواہان موجود ہے

نمبر تجویز	نمبر مفلٹ
کی ہے تو وہ بےخوف بیان کرے کہ تحقیقات منصفانہ کیجاے لیکن اوسنے کچھہ بھی بیان نہین کیا تب ہمنے اوسکے تعلقات دریافت کیے معلوم ہوا کہ وہ پہلے بزمرۂ سواران سنج وردی مین سرکاری نوکر تھا وہان سے خود نوکری چھوڑ کر مصاحبت مین میان لطیف محمد خان صاحب اور میان مجید محمد خان صاحب کے نوکر ہوا اور اب تک نوکر ہے ۵عہ ماہنہ پاتا ہے کوئی رپورٹ متعلق بیماری یا وفات یا کسی مضروبی کی نہ پولس مین ہوئی نہ شفاخانون مین۔	
نمبر (۷) پر چودھری بھوانی سنگھ جاگیردار و مستاجر پرگنہ بیرسیا کا مقدمہ ہے جسکی نسبت بارہ ہزار روپیہ لینا مرزایان و نائب مال کا بیان کیا گیا ہے منشی علی حسین ناظم ضلع اور منشی عبد القیوم نائب ناظم کا بحلف اظہار ہوا عبد القیوم نے بحلف بیان کیا کہ چودھری بھوانی سنگھ بدرجۂ غایت مفلوک الحال ہی حتی کہ بارہ روپیے بھی کسی کو نہین دے سکتا۔ اور منشی علی حسین ناظم ضلع نے بیان کیا کہ اب	(۷) اونھون نے چودھری بھوانی سنگھ جاگیردار و مستاجر پرگنہ بیرسیا سے معافی بقایا مین عـــــ روپیہ لیا اور نائب مال کے ساتھ تقسیم کر کے خورد برد کر لیا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کوئی باقی معاف نہین ہوئی ہو انی سنگہ ایک قلیل جاگیر تخمیناً ہزار روپیہ سال کی رکھتا ہے جسمین اوسکے سرکار بہی ہین ایک مستاجر کا ضامن تھا جسنے باقی ڈالی مستاجر کی جائیداد قرق و نیلام ہوئی اوس سے مطالبہ سرکاری وصول نہ ہوا تب ضامن کی جایداد بھی قرق و نیلام ہوئی اوسکی جاگیر بھی قرق ہے لہذا یہ بیان بالکل غلط و بے اصل ہے نہ باقی معاف ہوئی نہ کسی کو کوئی رشوت ملی مثل کے ملاحظہ سے بیان ناظم صاحب کی تصدیق ہوتی ہے اور پمفلٹ کی تکذیب۔	
نمبر (۸) بر مقدمہ ہمشیرہ پیر عباس مرحوم کا ہے جسمین دونون فریق سے رشوت لینے کا بیان ہے ہمنے دونون فریق کو طلب کیا اور دونون فریق کے ارکان یعنی پیر نیاز احمد صاحب و پیر یحییٰ صاحب پسر ہمشیرہ پیر عباس مرحوم جو بعد وفات اپنی مان کے اور بروقت دایر ہونے مقدمے کے قائمقام قرار پائے تھے حاضر آئے دونون نے بحلف بیان کیا کہ ہمنے کسی کو رشوت نہین دی نہ ہم سے	(۸) ہمشیرہ پیر عباس متوفی مرحوم سے اونکے ورثا الیاس میان و نیاز احمد پر دعوی ایک جز حصہ کا نیابت مال مین کرا کر دو ہزار روپیہ ہمشیرہ پیر عباس سے لیکر الیاس میان و نیاز احمد پر ڈگری کرادی۔ اور باہم تقسیم کر لیا۔ اوسکے بعد مقدمہ کا اپیل کرا کر آپ پنچ مقرر ہوگیے اور بارہ سو روپیہ الیاس میان و نیاز احمد سے لیکر اوس ڈگری مین ترمیم کردی اور یہ روپیہ بہ شراکت

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کوئی شخص اس ملک مین کہہ سکتا ہے بموجب کے بلکہ خاندان شاہی کے کبھی مین ہوا ایسا اب اس ملک مین کہ سب ہمکو نذر دیتے ہین یہ واقعہ مندرجہ پمفلٹ بالکل جھوٹا ہی ہمارے مقدمے مین کثرت اسے فیصلہ پنچایت کا ہوا ہی اور مفتی عبدالحق صاحب سرپنچ تھے - نیز بیانات مندرجہ اظہارات سید محمود علی و مولوی ظہور علی احمد وکلا سے بھی تکذیب مضمون مندرجہ پمفلٹ کی ہوتی ہے -	نائب مال تقسیم کیا -
مقدمہ نمبر (۹) ہزاری مل سیٹھ [illegible] شہانی کا ہے جسکی مثل سے پایا جاتا ہی کہ ابتک کوئی فیصلہ نہین ہوا ہزاری مل کا بحالت اظہار ہوا ادعا ہی کہ مضمون مندرجہ پمفلٹ بالکل جھوٹا ہے نہ مین نے کوئی روپیہ مزایان کو دیا نہ شہانی نے دیا [illegible] کے پاس اگر یہ ہوتا تو اوسکا مکان [illegible] مین نیلام کیون ہوجاتا مولوی احسان حسین وکیل شہانی کے بیان سے بھی تکذیب و تردید پمفلٹ کی ہوتی ہے - ایک مقدمہ فوجداری مین [illegible] عدالت مین ابتک دائر ہے اور کوئی فیصلہ نہین ہوا [illegible] کوئی تعلق ہے	(۹) ہزاری مل سیٹھ [illegible] کشور شہانی سے دعوی دفینہ کھودنے کا دائر کرا کر شہانی سے وعدہ کیا کہ جسقدر تو دعوی کرے گی - وہ ہم تجھکو دلا دینگے مگر تو تین ہزار روپیہ دیدے - چنانچہ یہ روپیہ تو اوس سے لے لیا - اور اوس مدعا علیہ سے بھی ۵ ہزار روپیہ لیکر اوسکی مخلصی کرا دی -

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نیز بیان مولوی سید احسان حسین وکیل کا موید قول ہزاری مل کا ہے اور مبطل مضمون مندرجۂ پمفلٹ کا۔	
نمبر (۱۰) سیٹھہ گنبھیر مل سری مل کی قرقی کی بابت ہے مسل ملاحظہ ہوئی مولوی احسان حسین وکیل اور مولوی ظہور علی احمد وکیل فریقین کی شہادت حلفی لی گئی تو ظاہر ہوا کہ مقدمہ صرف بابت مطالبۂ پانچ ہزار روپیے کے تھا جسکی بابت قرقی کا حکم ہوا تھا اور صمـــہ کی ہنڈی سیٹھہ سردار مل نے داخل کردی تھی جب اصل مقدمے کے منتقل ہونے کا واسطے فیصلے کے عدالت دیوانی مین محکمہ وزارت سے حکم دیا گیا تب نیابت مال سے مقدمہ متدائرہ صیغہ عاملانہ خارج کردیا گیا ایسی شکل مین غیر ممکن ہے کہ کوئی شخص رشوت دے پھر مقدمہ پانچ ہزار کا اور رشوت آٹھہ ہزار دینا بالکل خلاف	(۱۰) سیٹھہ گنبھیر مل سری مل جو ایک لکھہ پتی ساہوکار ہے عمال نیابت مال قرقی کی غرض سے اوسکی دوکان پر گیے۔ سیٹھہ مذکور کے اس استفسار پر کہ ہمین کسی کا دینا نہین ہے۔ کیون قرقی کیجاتی ہے تو جواب دیا گیا کہ سیٹھہ پونم چند سنگھٹی متوفی نے جو باقیدار سرکاری تھا اوسنے مبلغ عـــہ روپیہ کا حوالہ تمہاری دوکان پر تبلایا تھا لہذا بقایا سرکاری مین قرقی کی جاتی ہے۔ ساہوکار مرزایان سے پاس گیا جہان مبلغ ۸ ہزار روپیہ دینے پر اوسکی مخلصی ہوئی۔ روپیہ نائب مال کے ساتھہ تقسیم کرلیا گیا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
عقل ہے۔ مرزایان کا کوئی تعلق مقدمے سے نہیں معلوم ہوتا۔ نیز بیان حافظ عبدالکریم و منشی عبدالعظیم وکلا رکا موید اِس تقریر کا اور مکذب مضمون مندرجہ پمفلٹ کا ہے۔	
نمبر ۱۱ رپستیل داس مہنت ہوشنگ آباد کا مقدمہ ہے ملاحظہ امثلہ سے پایا جاتا ہے کہ یہ مہنت ظالم ستیل داس ایک بدچلن اور ظالم و بے اعتبار مقروض آدمی تھا سید محمد علی ناظم ضلع نے رپورٹ کی اور ایک نقشہ بنا کر بھیجا جسکے ذریعے سے غریب و مظلوم کاشتکاران کی فہرست اراضی ظاہر ہوتی تھی جس سے جبراً مستاجر مذکور نے کاشتکاران کو بیدخل کر کے اپنے قبضے مین کر لیا تھا اور کاشتکاران بے رزق کر دیے گیے تھے	(۱۱) ستیل داس مہنت سکنہ ہوشنگ آباد جو ایک ذی عزت ذی وجاہت۔ با اعتبار شخص تھا۔ ایک عرصے سے اوسکی مستاجری مین ۴۰ گانون ریاست کے تھے۔ چونکہ وہ ایک متمول اور بادیانت شخص تھا مرزایان نے اوسکو بذریعہ نائب مال بُلا کر یہ دھمکی دی۔ کہ تم علاقہ غیر کے باشندے ہو یہ گانون جو تمھارے تحت مین ہین واگزار کر لیے جائینگے۔ اور کئی حق کا دباؤ ڈالکر اوس سے مبلغ عـ ہزار روپیہ لیکر کچھہ دن کے لیے سکوت کر گیے۔ چند مدت کے بعد اس وجہ سے کہ گانون آباد اور منافع کے تھے اور کاشتکار وہن کے خوشحال

نمبر تجویز

اور یہ بھی دکھایا کہ میعاد پٹہ جات مستاجری
کی گزر گئی ہے کاشتکاران نہین چاہتے کہ
آئندہ ایسے ظالم کے تحت مین رہین سیتل داس
پر دیوانی عدالت مین نالشین دائر ہوئی تھین
اور راجہ سیٹھہ گوکل داس گوپال داس کی
نالش مین جب قرقی کا حکم ہوا اوسنے اپنی جایداد
ملک بھوپال سے ضلع ہوشنگ آباد مین
منتقل کردی حضور سرکار عالیہ نے جدید
قانون بندوبست مین ایک قاعدۂ خاص بنا دیا
تھا کہ آئندہ مستاجری دہات کی صرف
باشندگان ملک بھوپال کو دی جاوے نہ
باشندگان ملک غیر کو جو سرکاری مطالبہ
و مطالبات رعایائی ریاست کو ہضم کرکے دوسرے
ملک مین چلے جاتے ہین لہذا مہنت سیتل داس
کو واسطے آئندہ کے بعد انقضاے میعاد پٹہ جات
مستاجری جدید مستاجری دینے سے انکار کیا گیا

نمبر پمفلٹ

و متمول تھے ۔ وزیر ریاست کو جو اِنکے قبضے مین
آ ہی چکا تھا ۔ کہہ سُنکر اوسکو نہایت بے عزتی
کے ساتھ انہون نے ریاست سے نکلوا دیا ۔
اور تمام مال مویشی معہ غلّہ وغیرہ کے جو ہزار ہا روپیے
کی قیمت کا تھا ضبط کرلیا ۔ اور نائب مال کے ساتھ
یہ سب چیزین تقسیم کی گئین ۔ مہنت مذکور ابھی
تک ہوشنگ آباد مین ہے اور انصاف طلب
ہونے کے لیے ثبوت دینے کو موجود ہے اور دہات
اوسکے انہون نے اپنی مستاجری اور قبضے مین کرلیے ۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
آمین وتی تعلق مرزایان کا وقت اخراج مستاجری نہین تھا روایت لینے عـ۳ ہزار رشوت کی ویسی ہی جہوٹی ہے جیسے دیگر مقدمات متذکرۂ بالا کی نائب وزیر صاحب مال کو از خود مستاجری دینے یا چہین لینے کا اختیار نہین ہے نہ وہ کوئی ابتدائی رپورٹ کرتے ہین بلکہ وہ محکمہ درمیانی ہے ابتدائی رپورٹ تحصیلات و نظامت سے آتی ہے جسکو وہ بعد لکہنے اپنی راے کے اس محکمے مین بغرض فیصلے کے بہیجتے ہین۔ ترقی کسیقدر مال کی صیغہ اجرا ڈگری مین عدالت دیوانی سے ہوئی ہے جو انصافاً ہونا چاہیے تھی نیابت مال سے کچہہ واسطہ نہین ہے شہادتہاے مولوی محمد علی ناظم ضلع جنوب و منشی بشیر الدین تحصیلدار شاہ گنج و سید محمود علی وکیل موجود ہین۔	

نمبر تجویز

نمبر ۱۲ پر سید امداد حسین کا مقدمہ ہے امداد حسین
نے خود بحلف اظہار دیا ہے کہ اوسنے اپنی زوجہ
بسم اللہ کو بخوشی طلاق دیا محکمہ قضا مین اوسکی
تصدیق ہوئی اور شہادت منشی سعد اللہ وکیل عدالت
و منشی عبد العظیم وکیل و مولوی احسان حسین وکیل
سے ثابت ہے کہ طلاق پہلے بوجہ رنجش باہمی کے
زوجہ و شوہر مین ہوئی تھی اوسکے بعد بموجودگی ان
گواہون کے طلاقنامہ تحریر ہوا مثل دار القضاء کے
ملاحظہ سے پایا جاتا ہے کہ دوم ذیقعدہ ۱۳۰۸ھ کو
ایک عرضی مسماۃ بسم اللہ نے محکمہ قضا مین گذرانی
بدین مضمون کہ عرصہ دو برس کا ہوا جب سید امداد حسین
نے مجھکو طلاق دیکر طلاقنامہ لکھہ دیا تھا اور مین نے
اپنا کل زر مہر معاف کر دیا ہے سید شبیر حسین و
رجب علے سوداگر و شیخ سعد اللہ وکیل گواہ ہین محکمہ قضا
سے تصدیق و اندراج رجسٹر ہونا چاہیئے۔ امداد حسین
نے حاضر ہو کر روبروے قاضی صاحب بموجودگی
شیخ سعد اللہ و فضل حسین و شبیر حسین کے اقرار کر لیا

نمبر پمفلٹ

(۱۲) سید امداد حسین منصبدار ریاست کی عورت کو
جو حسین و شکیلہ تھی۔ افضال بیگ نے اپنے گہر
کسی بہانہ سے بلا کر محبوس کر لیا اور پہر اوسکے شوہر
کو بلا کر دہمکایا۔ کہ اس کو طلاق دیدے۔ ورنہ
تم قید کرا دیے جاؤگے۔ یا تمھارا رہنا بہوپال
مین مفید نہ ہوگا اور اوس کو مبلغ دو ہزار روپیہ بہی
دینا چاہا۔ اوس نے روپیہ لینے سے انکار کیا۔
اور دباؤ سے مجبور ہو کر عورت کو طلاق لکھدی
وہ عورت جسکا نام بسم اللہ۔ اور شکور خان فوجدار
کی لڑکی ہے۔ ابھی تک اونکے پاس ہے اور
سخت ناخوشی و ناراضگی سے بسر کر رہی ہے
علے ہذا سمے امجد علی پسر نظر علی کی زوجہ بہی
جبراً چہین رکہی ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کہ بعوض بوسہ مین نے مسماۃ بسم اللہ بنت شکور خان کو بعوض معافی مہر طلاق دی جسے قاضی صاحب نے تصدیق کیا اور رجسٹر مین درج ہوا۔ ۲ ذیقعدہ ۱۳۰۹ھ کو اوسکے بعد دوسرے رجسٹر سے پایا جاتا ہے کہ ۲۳ ربیع الاول ۱۳۱۱ھ کو نکاح مسماۃ بسم اللہ کا ساتھ مرزا افضل علی بیگ کے بعوض ایکہزار روپیہ مہر کے منعقد ہوا۔ ایک سال پانچ ماہ بعد یہ نکاح ہوا ہے نہ کسی جبر کا وجود پایا جاتا ہے نہ جس بیجا کا نہ کسی تخویف کا۔	
نمبر ۱۳۲ مقدمہ احمد حسین کا ہے مثل اور شہادت مولوی احسان حسین منشی محمود علی منشی عبد العظیم حافظ عبد الکریم و مولوی ظہور علی احمد وکلاے عدالت گواہان سے صاف ظاہر ہے کہ احمد حسین ایک سال کے واسطے قید مین ہوا مابین احمد حسین شیخ امیر سپاہی بیڑہ ہفتم کے سر راہ جھگڑہ ہوا جسمین احمد حسین نے ایک پانو چلایا سپاہی زخمی ہوا احمد حسین کو پولیس نے گرفتار کیا عدالت مین چالان کیا مدعا علیہ زیر حوالات تھا	(۱۳۲) مسمے احمد حسین جو انکا رشتہ دار بھی ہوتا ہے اُس کو انکے مقابلے مین ایک مقدمہ مین کامیابی ہوئی جسکی وجہ سے انھون نے بدمعاشون سے اپنے گھر مین بلوا کر پٹوایا اور جھوٹا الزام لگا کر اوسکو ایک سال قید کرا دیا۔ جو ایک سال تک بے جرم اور غیر واجب طور پر قید رہا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
باہمی راضی نامے پر فیصلہ ہو گیا۔ اس مین نہ کوئی فریق مرزایان افضال علی بیگ و عنایت علی بیگ تھے نہ اونکا کوئی تعلق معلوم ہوتا ہے۔	
نمبر ۱۴ یہ مقدمہ محمد اسحاق خان کا ہے اس مقدمے مین جو مخبری ہوئی تھی یہ تھی کہ سرکاری جنگل کی لکڑی یسین محمد خان کے ہاتھ فروخت کی اوسکا نتیجہ یہ ہوا کہ سرکار عالیہ نے محمد اسحاق خان سے جنگل نکالکر دوسرا اہتمم جنگل مولوی نظیر علی کو مقرر کیا مرزایان سے نہ کوئی تعلق تھا نہ ممکن تھا کہ محمد اسحاق خان کوئی حبہ اونکو دیتا اور کیون دیتا جبکہ حکم ہی برخلاف اوسکے ہوا تھا شہادت گواہان لائق ملاحظہ ہے منشی قدرت علی ناظم مغرب و مولوی سید احسان حسین وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و محمد یوسف خان پسر محمد اسحاق خان مرحوم۔	(۱۴) انہون نے محمد اسحاق سابق مہتمم تعمیرات ریاست پر زبانی عبد العزیز و دھرم چند یہ جھوٹی مخبری کراکر کہ یہ یسین محمد خان جاگیردار اور سلطان دولہ شوہر ولیعہدہ سے ملا ہوا ہے مبلغ عـــہ ہزار روپیہ اوس سے لے لیا۔
نمبر ۱۵ خود درخواست پر تعزیہ داران پولیس کے سنہ ۱۳۰۲ھ مین وسیع سڑکون سے اجازت لیجانے تعزیون کی دیگئی تھی مطابق اوسکے سنہ ۱۳۰۸ھ مین	(۱۵) انہون نے صرف اپنی عورتون اور لڑکیونکو تماشا دکہلانے اور اونکی رضامندی کے لیے وزارت کو مغالطہ دیکر اس حکم کے نکالنے پر مجبور کیا کہ محرم مین

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
ہی احکام جاری ہوے تہے لیکن چند بدمعاشون نے باہمی رنجشون سے فساد کرنا چاہا اور مختلف راہون سے لیجانا۔ لہذا ہمنے صدرالمہام صاحب ومیر بخشی صاحب بہادر نصرت جنگ و منتظم صاحب پولیس کو حکم دیا کہ جس راہ کو سب بالاتفاق پسند کرین وہ جاری کردیجاے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور مفسدون کو سزا دی گئی۔	اہل تعزیہ انکے مکان کے سامنے سے نکلین جو کہ دستور قدیم کے خلاف اور سخت ناراض کن اور بلوہ انگیز تہا۔ اور جبراً و قہراً فوجی سپاہی انکے پیچہے لگاکر اونکو اپنے مکان کے سامنے سے نکلنے پر مجبور کیا گیا نزدیک تہا کہ سخت ہنگامہ و بلوہ و فساد برپا ہو لیکن پولیٹیکل ایجنٹ نے جبکہ اونکو تار دیا گیا۔ وزیر کو ایسے معاملون مین آئندہ اور فساد انگیز حکم دینے پر تنبیہ کی اور اونکا جو بانی مبانی فساد تہے کوئی تدارک نہ ہوا۔
نمبر ١٦ پر مقدمہ منشی حسین خان مرحوم کا بنام فیاض حسین خان کے ہے ملاحظہ مثل سے ثابت ہوتا ہے کہ حسین خان نے اپنے برادرزادہ فیاض حسین خان پر دعوے کیا تہا کہ عسہ کے مالیتی نوٹ میری ملکیت کے اوس نے فروخت کر ڈالے اور فیاض حسین خان کا جواب تہا کہ نوٹ اوس کے پدری مال سے ملے اس مقدمے مین حسین خان نے ثبوت سے	(١٦) منشی حسین خان مرحوم نے اپنے معہ روپیہ کے نوٹ چوری کر لینے کے بارے مین فیاض حسین خان پر دعوے کیا۔ انہون نے نائب مال سے ملکر مبلغ ٨٠٠٠ ہزار روپیہ فیاض حسین خان سے لیکر تقسیم کر لیا۔ اور اس مقدمے کو بالکل زائل کر کے نوٹ واپس نہ ہونے دیے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
عاجز ہوکر عدالت مین درخواست کی کہ وہ کچھہ	
ثبوت نہین دے سکتے مقدمہ خارج کیا جاے	
عدالت سشن جج نے پولیس سے ثبوت	
طلب کیا اور جب کوئی شہادت میسر نہ ہوئی مقدمہ	
خارج کیا نہ مرزایان کا کوئی تعلق مقدمے سے	
تہا نہ نائب وزیر مال کا نہ ممکن تہا کہ فیاض حسین خان	
آٹھہ ہزار روپیہ ایسے مقدمے مین کسی کو رشوت دیتا	
شہادت فیاض حسین خان و مولوی احسان حسین	
و منشی عبدالعظیم وکلاء کی موید اسکی ہے۔	
نمبر ۱۷ یہ مقدمہ جنگلات ریاست کا ہے مولوی	(۱۷) جس جس قدر جنگل کہ ریاست کا دیہات سے
محمد اسحاق خان و مولوی محمد علی و منشی علی حسین و	متعلق تہا اوسکے بارہ مین قانون خلاف ورزی جنگل کا
منشی قدرت علی چارون ناظمان اضلاع جو حیثیت	مرتب کرکے تمام جنگل پر قبضہ کرلیا گیا ہے اس خلاف
کلکٹر مجسٹریٹ ضلع کی اس ملک مین رکہتے ہین اور	ورزی کے سلسلے مین لاکھون روپیہ رعایاے ریاست
شہادت منشی عبدالقیوم نائب ناظم ضلع شمال و	سے بذریعہ ملازمان جنگل و تہانہ قانونی مشکلات مین
منشی عبدالرحمن خان نائب ناظم ضلع مغرب و	پہانس کر نائب مال و مرزایان نے وصول کرلیا ہے
تحصیلداران و حافظ عبدالکریم وکیل سے ظاہر	چونکہ وہ ناواقف اور بالکل ایسے امور سے بیخبر ہین لہذا
ہے کہ یہ الزام بالکل بے بنیاد ہے نیز بمقابلہ	ہر روزان پر نئے نئے جرم اور الزام قایم کرکے رشوتین

نمبر تجویز	نمبر شکایات
رعایا کے قانون وہی جاری ہے جو عہد کرنل واڈ صاحب بہادر مین تھا ہمارے عہد مین جس قدر ترمیم اوسکی ہے سرکار عالیہ نے مجلس وضع قانون سے کی ہے مفید بحق کاشتکاران کے ہے بہ مضمر ایسے قوانین کی نقلین محکمۂ اجنٹی مین بہیجی جاتی ہین کوئی امر مخفی نہین ہے۔	لی جاتی ہین۔ اس کی شکایت کرنے کے لیے کہ کیسے کیسے ظلم اور زبردستیان رعایا پر کی گئی ہین۔ ایک کتاب کی ضرورت ہے۔ بیہودہ مقدمات وضع کر کے اونکے ذمے لگا کر روپیہ وصول کرتے رہتے ہین۔
نمبر ۱۸ اپر مقدمہ ٹہیکہ بست سالہ آبکاری کا ہر جو داراب جی کو دیا گیا ملاحظۂ مثل سے اور خود شہادت داراب جی سے ظاہر ہے کہ یہ ٹھیکہ مفید بحق سرکار ہوا ہے [illegible] سالانہ پر ٹہیکہ دیا گیا ہے پچھلے زمانے مین کبھی اس حد تک آمدنی آبکاری کی نہین پہونچی تھی اب یکجائی ٹھیکے سے سرکار کو فائدہ ہوا ہے اور آیندہ ہر پانچ سال پر اضافہ پانچ روپیہ فیصدی کا مشروط ہے جس سے [illegible] تک جمع پہونچ جائیگی ایسی صورت مین یقین نہین ہو سکتا کہ داراب جی کسی کو کچھ بھی رشوت مین دیتا اور مرزایان سے کوئی تعلق	(۱۸) بست سالہ ٹہیکہ آبکاری کا داراب جی کو کل ملک محروسہ کا معہ دہات جاگیرداران [illegible] روپیہ رشوت مین اوس سے لے لیا اور نیز اوس ٹھیکے مین یہ دونون بھائی بھی شریک ہین۔ دیہات جاگیرداران کو شامل کرنے سے سخت نقصان جاگیرداران کو پہونچا ہے اور جو رشوت داراب جی سے لی گئی ہے وہ نائب مال اور ان دونون نے آپس مین تقسیم کر لی ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نہین وہ خانہ نشین پنشن دار ہین جو سرکار کی فیاضی سے اپنا پیٹ بہرتے اور تجارت وغیرہ کرتے ہین جاگیرداران مین کسی کا نقصان اس ٹہیکے سے نہین ہوا کیونکہ رقومات مندرجۂ اسناد جاگیرداران کا ادا کرنا سرکار نے اپنے ذمے لیا ہے اور کسی ملک مین ایسی چیزون کا انتظام نہین ہوسکتا اگر ایک ملک مین سیکڑون حکومتین ہون۔ انگریزی ملک مین بہی انتظام آبکاری کے واسطے قوانین جاری ہین اور عام طور پر جاگیرداران معافی داران و زمینداران کو اختیار نہین دیا گیا ہے کہ اپنے اپنے علاقہ جات مین شراب کشید کراوین اور دوکانین قایم کرین۔ ایسا ٹھیکہ دینے کا اختیار نائب وزیر صاحب مال کو نہین ہے بلکہ اوسکی منظوری محکمہ وزارت سے اور اخیر حکم منظوری کا سرکار عالیہ سے ہوا ہے اور سرکار عالیہ سے بعض اخوان ریاست نے عذر کیا تھا اوسکو سمجھکر دوراندیشی سے یکجائی ہونا ٹھیکے کا منظور فرمایا ہے۔	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
نمبر ۱۹ بالکل غلط ہے سائر کا روپیہ جس قدر ناکہ داران و داروغگان سائر وصول کرتے ہین محکمہ تحصیل مین روزانہ داخل کرتے ہین اوسکا سیاہہ محکمہ سائر مین بھی ہوتا ہے اور تحصیل سے بلاتعلق محکمہ سائر کے خزانہ سرکاری مقام بھوپال مین روپیہ بذریعہ ہنڈوی روانہ ہوتا ہے مہتمم سائر کل مجاز نہین ہے کہ وہ روپیہ پرگنات کا اپنے پاس منگائے تو کس طرح تغلب کر سکتا ہے۔ علاوہ بران کاغذات سائر کی جانچ برابر ماہانہ ہوتی رہتی ہے اور ہمنے ایسے نقشہ جات و قواعد حسابی جاری کر رکھے ہین کہ اگر ایک پیسہ بھی کوئی شخص تغلب کرتا ہے تو فوراً پکڑا جاتا ہے اور عدالت سے اوس کو سزا ہوتی ہے تغلب جو ہوا کرتا ہے وہ نہایت ہی قلیل رقمون کا عین وقت لینے محصول کے ناکہ دار و سپاہی وغیرہ کرتے ہین یا کوئی مال بغیر لینے محصول کے نکال دیتے ہین اون کارروائیون مین بوجہ سخت نگرانی کے اکثر افشائی ہو جاتی ہے کیونکہ ناکہ داران پر داروغہ نگران ہے اور داروغگان پر گرداور گشت کنندہ ہے مہتمم سائر کل	(۱۹) سالگذشتہ مین قریب دو لاکھ روپیہ کے خاص بیت المال سرکاری محاصل سائر والان مرزا و ان اور نائب مال نے بشراکت مہتمم سائر کل تغلب کیا مگر کوئی تحقیق اس کی نہین ہوئی اور معاملہ تغلب صاف و صریح و ظاہر ہے۔ سالگذشتہ مین سات لاکھ روپیہ بنام زہاد خلاف سرکار سے مجرا لیا اور امسال اوس خلاف کا ستر با ناظام کر دیا ہے

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
اون سب پر افسر ہے جو دورہ کرکے ہر جگہہ کا حساب جانچتا ہے اور اکثر بہی کہاتون مہاجنی سے درآمد برآمد مال کا مقابلہ ساتھہ کاغذات سائر کے کرتا رہتا ہے تاکہ اوس کو معلوم ہو سکے کہ ٹھیک ٹہیک محصول لیا جاتا ہے در صورت زیادہ ستانی بھی فوجداری سے سزا دی جاتی ہے اور محصول کم لینے پر بہی شہادت منشی عبد العظیم وکیل کی موئد اس تقریر کی ہے۔	
یہ حکایت بالکل غلط ہے کہ سال گذشتہ مین سات لاکھہ روپیہ بنام نہاد غلہ سرکار سے مجبراً لیا اور امسال اوس غلّے کا سڑ جانا ظاہر کردیا شہادت سیٹھہ چُنّی لال مہتمم خزانہ نیز اون کاغذات سے جو دفتر سرکاری مین موجود ہین تکذیب اس بیان کی ہوتی ہے۔	
نمبر ۲۰ کی نسبت شہادت منشی مقصود علیخان سابق ناظم حال معین صدر المہام و شہادت ہائے مولوی محمد اسحاق خان و مولوی محمد علی و منشی قدرت علے	(۲۰) اختتام سال پر ان دونون بہائیون نے نائب مال سے ملکر ایک دربار تحصیلداران کا قایم کیا۔ اور حکم دیا گیا۔ کہ ہر تحصیلدار ایک ایک ہزار روپیہ

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
ومنشی علی حسین بہرچھاپنا ناظمان اضلاع جو اس ملک مین بجاے کلکٹر مجسٹریٹ اضلاع کے عہدہ وآئینا نیز شہادت گواہان مفصلہ ذیل منشی عبدالعزیز و مولوی سید اعظم حسین و مولوی معین الدین منشی سید احمد و منشی بشیر الدین و منشی سید حامد حسین و منشی سید باقر حسین و حافظ حبیب اللہ خان و منشی ریواشنکر تحصیلداران و منشی عبدالقیوم و منشی عبدالرحمن خان نائب ناظمان و مولوی سید احسان حسین و منشی عبدالعظیم وکلا سے ثابت ہے کہ بیان مندرجہ پمفلٹ بالکل بے بنیاد ہے مقصود علیخان کا تحصیلداری سے علحدہ کیا جانا بوجہ اونکی بدچلنی کے ہوا ہے جسکی مثلین موجود ہین اور باین وجہ کہ اونکی شادی سرکار عالیہ کے رشتہ داران بعید مین ہوگئی تھی اونکے ساتھہ اس قدر سلوک کیا گیا ہے کہ للعہ ماہانہ سالانہ داران مین بلا شرط خدمت مقرر کردیا گیا ہے عبدالحکیم خان اور ضامن علی کو پنشن دیگئی کیونکہ وہ اب سرکار عالیہ کی راے مین	دے۔ جو دیگا وہ بحال رہیگا۔ ورنہ موقوف کیا جائیگا اور دوم یہ کہ جو تحصیلدار ۵ ہزار روپیہ دیگا اوسکی ترقی عسہ وعسہ روپیہ تک کیجائیگی چنانچہ جملہ تحصیلداران نے باستثنا مقصود علیخان ۔ عبدالحکیم خان ۔ ضامن علی ۔ ایک ایک ہزار اور پانچ پانچ ہزار دیا جسکا بار رعایا پر ڈالا گیا۔ اور اونکو شکنجون اور حوالاتون مین ڈال ڈال کر روپیہ وصول کیا گیا۔ اور یہ تینون تحصیلدار بھی جو دیانتدار تھے اور کارگذار اور ملازم قدیم تھے۔ ان مین سے دو موقوف کیے گیے اور ضامن علی کی نسبت ابھی تجویز ہے یہ رقم سال بسال وصول کیجاتی ہے مرزا ونائب مال آپس مین تقسیم کرلیتے ہین ۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
لایق کام کے نہین رہے تہے تینون تحصیلدار ونکا کام سے علحدہ ہونا اور تقرر وظیفہ خاص منظوری سرکار عالیہ سے ہوا ہے۔	
نمبر ۲۱ تہانہ داران کا کوئی دربار سالانہ نہین ہوتا ہے مگر امتحان لیا جاتا ہے جو شخص پاس ہوجاتا ہے دوبارہ نہین بلایا جاتا رقم پانچ سو روپیہ فی تہانہ دار لینا منتظم پولس کا بالکل ایک جہوٹا الزام ہے عبدالقیوم و محمد یقین دونون تہانہ دار انکا بجاے اظہار لیا گیا اوس سے صاف ظاہر ہے کہ عبدالقیوم ایک خاص ڈکیتی کے مقدمے مین عدالت صدرالمہامی کی تجویز سے مشکوک ہوا اس امر مین کہ اوس نے ایک ملزم کا اقبال بالجبر حاصل کیا بدینوجہ واسطے لینے جواب کے معطل کیا گیا اور محمد یقین کو ہمنے بدینوجہ تہانہ داری کے کام سے علحدہ کیا کہ وہ نہ امتحان مین کامیاب ہوسکا نہ وہ کام تہانہ داری کا انجام دیسکتا تہا اور بوجہ ملازمت سابق کے اوسکو پوری تنخواہ پر سررشتہ صدر مین تبدیل کردیا	(۲۱) اسی طرح پر تہانہ دارون کا دربار مقرر ہوا۔ اور پانصد روپیہ فی تہانہ دار مقرر کیے گیے سب تہانہ دارون نے دیا مگر دو تہانہ دارون نے یعنی محمد یقین و عبدالقیوم نے انکار کیا جس مین سے عبدالقیوم کو معطل کیا اور محمد یقین کا درجہ مرزاؤن نے گہٹوا دیا۔ یہ روپیہ منتظم پولس اور مرزاؤن نے باہم تقسیم کرلیا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کوئی تنزل نہین ہوا نہ وجہ اسپ سے نجات ہوئی بیانات مولوی محمد اسحاق خان ناظم و منشی قدرت علی ناظم و منشی عبد القیوم نائب ناظم و منشی بشیر الدین تحصیلدار و منشی عبد الرحمن خان نائب ناظم و مولوی سید احسان حسین وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و حافظ عبد الکریم وکیل سے اسکی تصدیق ہوتی ہے اور پمفلٹ کی تکذیب۔	
نمبر ۲۲ مرزایان یا نائب وزیر مال کا کوئی اختیار تقرر تھانہ داران و تحصیلداران مین نہین ہے گو وہ کتنی رشوت لے لیکین ایسا تقرر ہمارے سرکار عالیہ کے خاص مشورے سے ہوتا ہے اور ہمارا کوئی قرابت دار تحصیلداری یا تھانہ داری پر آجتک مقرر بھی نہین ہوا۔	(۲۲) جو آدمی تحصیلداری پر مقرر ہو دو ہزار روپیہ اور تھانہ داری پر جو معین ہو پانصد روپیہ مرزایان و نائب مال کے نذر کرتا ہے۔ اس سے صرف وزیر مال کے رشتہ دار مستثنی ہین۔
نمبر ۲۳ ذکی الدین تھانہ دار تلوہ کا کوئی رشتہ ساتھ نائب وزیر مال کے نہین ہے بلکہ وہ ہم وطن ہم مذہب بھی نہین ہین نائب وزیر مال شیعہ مذہب ہین اور ذکی الدین سنی حنفی المذہب ہے ذکی الدین کی	(۲۳) ذکی الدین تھانہ دار تلوہ نے جو نائب مال کا رشتہ دار اور مرزایان کا دوست تھا۔ رام بخش بلائی وہ قوم چمار کی عورت کو جو ابھی کمسن تھی۔ تین دن تک محبوس کر کے زنا بالجبر کر کے مار ڈالا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
رشتہ داری مولوی احسان حسین وکیل و مرزا حسین و علی اوسط و مولوی محمد اسحاق مہتمم بخشی گری صدر سے ہر مثل کا گم کرنا بھی جھوٹھہ ہے مثل ہمارے سامنے موجود ہے اوس سے ثابت ہے کہ بخوبی تحقیقات ہوئی رام بخش بلاہی کی عورت کا کنوین مین گر کر مر جانا ثابت ہوا اس وجہ سے کہ نعش اوسکی کنوین سے برآمد ہوئی مدعی رام بخش نے اپنے اظہار حلفی مین بھی ذکی الدین تھانہ دار پر کوئی الزام آشنائی کا یا زنا بالجبر یا مار کر کنوین مین ڈال دینے کا نہین لکھایا بلکہ وہ اپنا اشتباہ آشنائی کا احسان اللہ پر بیان کرتا تھا اور قیاس کرتا تھا کہ احسان اللہ نے مار کر کنوین مین ڈال دیا ہوگا اوسنے تین گواہ لکھائے مسماۃ سورجیا اہیرنی اور فاضل خان و نبی حسین تینون گواہون نے خلاف مدعی کے گواہی دی عدالت نے مزید تحقیقات مین بہت سی شہادت اور بھی لی لیکن کوئی بات برخلاف مدعا علیہ کے پیدا نہین ہوئی نہ نسبت تھانہ دار یا ملازم تھانہ کے کوئی ثبوت ملا لہذا عدالت نے عدم ثبوت مین دعوے خارج کر دیا اجنٹی کے استفسار پر نقل تجویز عدالت بھیجی گئی تھی۔	اور اوسکی لاش کو کنوین مین ڈلوا دیا۔ شوہر عورت نے ایجنٹی مین فریاد کی۔ وہان سے بازپرس ہونے پر کوئی جواب نہین دیا گیا اور اوس مقدمے کو خراب کر دیا۔ نائب مال نے ایزد بخش سے (جو سراسر بدخواہ وزارت۔ و ہمراز مرزایان ہے) مثل لیکر کاغذات مقدمہ کو گم کر دیا۔
نمبر ۲۴۔ یہ بیان مندرجہ پمفلٹ ایسا جھوٹھہ ہے	(۲۴) نواب یار محمد خان صاحب کے باپ کا ترکہ جو

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
جسکی مثال بہی ملنا دشوار ہے شہادت کثیر لیگئی ہے اور اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ میان یار محمد خان ایک نہایت مقروض مفلس صاحب ہین اور کبہی متروکۂ پدری اونکا اس قدر نہین تہا اور نہ ممکن تہا کہ ہو اور جو کچھہ اونکو نیز میان فیض محمد خان اونکے بہائی کو متروکۂ پدری مین ملا تہا وہ سب بحیات نواب قدسیہ بیگم صاحبہ مرحومہ بہت عرصہ ہوا دونون بہائیون نے تلف کر ڈالا تہا ایک مرتبہ بہت مقروض ہوے تب قدسیہ بیگم صاحبہ نے اپنے پاس سے قرضہ ادا کیا دوبارہ تمہ[illegible] پر جاگیر قرق ہوئی اور جب جاگیر قرقی سے چھوٹی پہر قرض لیا گیا اور ابتک یہی حالت ہے اگر اونکے پاس اسقدر روپیہ ہوتا تو کیون ذلتین اوٹہاتے اور ۱۴۰۱ مالعہ روپیہ باقنی سرکار جو ذمہ میان یار محمد خان کے سب ۱۳ منالہ اللعہ جو ذمہ میان فیض محمد خان کے ہے اوس ڈیڑہ کرور کے مال سے کیون ادا نہ کرتے شاملین قرضے کی ہمارے سامنے رکھی ہین شہادت ہاے رام کشن سیٹھہ و امولک چند منیب کوٹھی راجہ گوکل داس گوپال داس و ملاوجی [illegible] و حافظ حبیب اللہ خان	قریب ڈیڑہ کرور کے تہا اور وہ ابتک کسی مصلحت سے تقسیم نہ ہونے کی وجہ سے ایک مکان مخفوظ مین مقفل تہا اوس مین ایک اٹکلہ کے قریب چوری ہوگیا۔ اور ایک محافظ مال برآمد ہونے پر پکڑا گیا۔ لیکن ان مرزایان ونائب مال نے بغیر اجازت نواب صاحب موصوف مالک اسباب کے تمام مال واموال پر قبضہ کرلیا۔ اور تمام اسباب قیمت مذکورہ اپنی حفاظت مین کرکے نواب موصوف کو اس بہانہ سے کہ فہرست اسباب پیش کرین۔ ٹال دیا اور تمام مال آپس مین تقسیم کرکے نواب [illegible] کو [illegible] مگر ایک کوڑی ڈیڑہ کرور کے اسباب وغیرہ سے نہین دی گئی۔ وہ دعویدار ہین اور کوئی نہین سنتا۔ مرزایان نے مثل مقدمہ ایزد بخش اپنے ہمراز سے لیکر گم کردی۔ اور مقدمے کے کاغذات بالکل زائل اور مفقود کردیئے گئے ہین۔

نمبر تجویز	نمبر مفلٹ
تحصیلدار و مولانا محمد عباس منصب دار و مولوی سید احسان حسین وکیل و منشی عبد العظیم وکیل و میر بخشی حافظ محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ و غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات سے کیفیت ظاہر ہوتی ہی اور خصوصاً شہادت مسٹر ڈی. گوں صاحب انجنیر ریاست ایک یورپین افسر ہی جو اس ملک مین ۲۵ برس سے زیادہ کے معزز ملازم ہین اور جو بیان کرتے ہین کہ بجاے ڈیڑہ کرور کے اونکو شک ہے کہ ڈیڑہ سو روپیہ مکان سے میان یار محمد خان کے نکل سکے جس مثل کا ذکر ہے مین نے ملاحظہ کی تو اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ۱۴ ذیحجہ ۱۳۰۸ھ مین پولس نے ایک چوری کی مخبری پر مکان میان فوجدار محمد خان مرحوم کے دروازے پر جہان بیل گاڑی رہتی ہی تلاشی لی تہی اور عمر خان گاڑیبان میان یار محمد خان نے جو شریک چورونکا تہا گاڑی مین مال چھپا کر رکہا تہا وہ برآمد ہوا تہا اوسی سلسلہ تحقیقات مین دیگر اشخاص کے گہرون سے بہی مال برآمد ہوا تہا کچہہ بہوپال سے دیوان گنج کو جاتے ہوے چور پکڑے گیے تہے مقدمے کی تحقیقات ہو کر عدالت سے سزا دیگیئی تہی مثل موجود ہی اور ہمارے سامنے رکہی ہی گم نہین ہوئی کل تعداد مال برآمد شدہ از دروازہ بیرونی	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
مکان میان فوجدار محمد خان صاحب کا اللعے ۵ م ہے اور جو دیگر مقامات سے نکالا اللعے ۵ ہے۔ یہ مقدمہ جب زیر تحقیقات عدالت تھا پولس کی رپورٹ پر ہمکو شک پیدا ہوا تہا کہ شاید مامن چورونکا وہ مکان مقفل ہو جو اوسی احاطے مین در متصل ایک کوٹہی شکستہ کے واقع ہے یا اوسی مکان سے کوئی مال چورون نے نکالا ہو لہذا ہمنے بہ اتفاق کرنیل رنیسفورڈ صاحب بہادر قایم مقام پولیٹکل اجنٹ بہوپال کے اوس مکانکو اپنے سامنے کھلوایا اوسمین کوئی چیز بیش قیمت نہیین تہی ٹوٹی ہوئی کاٹھہ کباڑ کی چیزین اور کچھہ شیشہ برتن دیکھا گیا ایک پنکھیا چاندی کی ڈھی ہوئی اور ایک چھوٹی چوکی چاندی کی مڈھی ہوئی نکلی تہی بہت کا حکم دیا گیا اور اسباب موجودہ بعد فہرست کے پہر مقفل کر دیا گیا بروقت دیکھنے اس مکان کے دو پسر میان یار محمد خان معہ ملازمان علاوہ معتبرین اہل محلہ کے موجود تہے میان یار محمد خان کو حکم دیا گیا تھا کہ جس اسباب کا اونکو دعوے ہو بموجب ثبوت ضابطہ نسبت اپنی ملکیت کے داخل کر کے عدالت سے مال حاصل کرین لیکن میان صاحب نے کوئی کارروائی نہیین کی دو سال سے زیادہ جب عرصہ گذرا بمجبوری عدالت نے اشتہار نیلام کا جاری کیا نائب مال یا	

نمبر تجویز

مرزایان سے کوئی تعلق اوسکا نہین۔
نمبر ۲۵ بالکل بے بنیاد ہے کثیر شہادت سے اوس کی
بے اصلی پائی جاتی ہے اور عقل کے بہی خلاف ہے کہ جو
مستاجر پچاس روپیہ کا مالگذار ہو وہ بہی پانچ سو دے
اور جو دس ہزار کا مالگذار ہے وہ بہی پہر اخراج مستاجری
اور تقرر مستاجر کا اختیار نائب وزیر صاحب بال کو نہین ہے
پہر نصف ریاست کے مستاجرونکا کل منافع بہی اگر
جوڑا جاوے جو بحساب دس فیصدی اونکو ملتا ہے
وہ ڈیڑہ لاکھ روپیہ سے زیادہ نہوگا تو تیس لاکھ روپیہ کہان سے
دیا گیا ہم ہر سال دورہ کرتے ہین کہلی عدالت مین روزانہ
اجلاس کرتے ہین۔ کسی نے شور و غوغا رعایا کا نہین
سنا نہ تحصیلداران و ناظمان نے سنا نہ پولیٹیکل اجنٹ
صاحب بہادر نے جو ہر سال دورہ فرماتے ہین سنا مگر تب
پمفلٹ کے کان تک پہونچ گیا شہادت عہدہ داران
مستاجران و مہاجنان کی خلاف پمفلٹ کے ہی۔
نمبر ۲۶ شہادت ہاے مفصلہ ذیل سے اوسکا
جہوٹا ہونا ثابت ہوا ہے منشی محمد مقصود علیخان معین

نمبر پمفلٹ

(۲۵) مرزایان نے باتفاق نائب بال کے رشوت کے
لینے کا یہ طریقہ قایم کیا کہ کل مستاجران دیہات ریاست پر اس بات
کا دباو ڈالا کہ فی مستاجر پانسو پانسو روپیہ دیوے اور جو نہ دیگا
وہ مستاجری سے خارج کیا جاویگا اور گانون اوس سے
واگذار کر لیا جاویگا چنانچہ جس مستاجر نے رقم مقررہ دیدی
وہ تو بدستور مستاجری پر بحال رہا اور جسنے نہدی اوس سے
دیہات واگذار کر لیے گیے اور وہ مستاجری سے خارج کیا گیا
وقتاً فوقتاً جو شخص یہ رقم دیوے وہ مستاجر کر دیا جاتا ہے
اسی طرح قریب نصف ریاست کے دیہات واگذار ہو گیے
ہین اور اون سے اسامی وار منافع مقررہ وصول ہوتا ہے
اس سلسلہ مین قریب تیس ۳۰ لاکھ روپیہ کے نائب بال اور
مرزایان نے وصول کیا ہے جس سے کہ عام ریاست مین ایک شور
غوغا رعایا کی طرف سے برپا ہے اور شنوائی ہونے
نہین پاتی۔
(۲۶) مرزایان نے نائب بال سے ملکر قسط چہارم کے
عوض غلہ مقرر کر دیا مستاجران دیہات کو غلہ دینے مین

نمبر تجویز	نمبر مثلات
مدار المہام وہر چہار ناظم صاحبان اضلاع ریاست ومولوی عین الدین ومنشی حامد حسین ومنشی بشیر الدین ومنشی ریواشنکر ومنشی سید احمد وحافظ حبیب اللہ خان ومولوی عبدالعزیز وسید باقر حسین ومولوی سید اعظم حسین تحصیلداران ریاست بھوپال۔	صرامنہ نقصان تھا اسلیے اونھون نے جو والی مالی پیش نظر ہونے منظور کیے اور وہ زرکسر جو بجائے خانہ دینے کے لیا جاتا ہے تحصیلدار وصول کرتے ہین اور وہ تحصیلدارون کی معرفت مرزایان ونائب بال کو پہونچتا ہے چنانچہ اسکی مقدار قریب چھ سات لاکھ سالانہ کے ہوتی ہے جس سے خوب وزارت کو بالکل تعلق نہین بلکہ یہ تین ٹرٹی یعنی دونون مرزاؤن اور نائب بال کے درمیان تقسیم ہوکر خورد برد کرلیا جاتا ہے۔
نمبر ۲۷ مثل کے ملاحظے سے ثابت ہوتا ہے کہ گنپت سنگہ ایک مشہور بدمعاش نے جو مختار پرتھی سنگہ ڈکیت کا تھا بوقت جاری ہونے ایک وارنٹ تحصیل کے جو بمقدمہ تغلب مال امانتی کے تھا مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار سلوانی سے ناراض ہوکر جھوٹی عرضیان بوسیلہ وزارت وسرکار عالیہ صاحب پولٹیکل ایجنٹ بہادر ودیگر حکام انگریزی بھیجین اور سپرمین نے منتظم صاحب پولس کو اور مجسٹریٹ ضلع مولوی محمد اسحاق خان کو موقع پر واسطے تحقیقات کے مامور کیا تحصیلدار کو بھی بدلا اور	(۲۷) پرگنہ سلوانی کے مستاجر لالہ پیارے لال کے لڑکے کو مرزا شجاعت علی بیگ تحصیلدار ولد مرزا عنایت علی بیگ نے قتل کیا اوسکے باپ مستاجر نے بوکالت گنپت سنگہ مقدمہ قتل نہ یہ تینی ایکبی مین درخواستین گذرانین اسوجہ سے گنپت سنگہ وکیل کو جیلخانہ مین کئی سال کو مقید کیا اور پیارے لال والد مقتول کو ناگہ ند قرضہ تھی چار ہزار روپیہ کے قریب لیکر اسکو رہا کیا۔ یہ کارروائی صرف اس بناء پر کی گئی کہ انھون نے قتل کے بارے مین کیون استغاثہ کیا تھا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
تھانہ دار کو بھی معہ اوسکے محرر کے کیونکہ ان دونون افسرون مین ہونا مخالفت کا مشہور ہوا تھا۔ اس طریقے سے تحقیقات ہوئی اور وقت تحقیقات کے گنپت سنگھ نے بیان کیا کہ پیارے لال کو تحصیلدار نے لات ماری وہ گر پڑا کوڑے مارے اوسکا تمام بدن سوج گیا تھا اور فوطے سوج گیے تھے وہ اسی مارپیٹ کے سبب سے فوت ہوگیا۔ بروقت تحقیقات سندر لال برادر پیارے لال متوفی نے حلف سے اظہار دیا کہ پیارے لال بہ عارضۂ بخار بیمار تھا اوسی عارضے مین مرا کل شہادت جو پیش ہوئی اُس سی ثابت ہوا کہ پیارے لال جب کچہری تحصیل سے واپس گیا ہی تندرست تھا اور کوئی مارپیٹ تحصیل مین نہین ہوئی جب گنپت سنگھ کی مخبری جھوٹی قرار پائی اور سندر لال برادر پیارے لال متوفے نے کوئی دعوے نہین کیا بلکہ وفات اپنے بھائی کی بیماری بخار سے بیان کی مقدمہ خارج ہوگیا اور محکمۂ اجنٹی مین بھی اوسکی اطلاع دی گئی بعد اُسکے گنپت سنگھ پر مقدمہ ایسی جھوٹھی مخبری الزام قتل	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کا جسکی سزا موت ہی دائر ہوا اور مولوی محمد اسحاق خان ناظم ضلع نے گنپت سنگہہ کو دو برس کی قید دی اپیل مین منشی مقصود علیخان اسسٹنٹ سشن جج نے وہ فیصلہ بحال رکہا یہ دونون اوس فہرست کے افسر ہین جنکی ایمانداری پر کاتب پمفلٹ نے بھروسا کیا ہے اور ہمکو ترغیب دی ہی کہ اُنسے مدد لین۔ گنپت سنگہہ نے ایک اور مقدمے کی بھی مخبری کی تھی کہ دو سوداگرون کو دلاور حسین ہندی نگار و شجاعت علی بیگ تحصیلدار نے قتل کر کے اونکا مال لاکھون روپیہ کا لے لیا ہی بروقت اظہار کے بیان کیا کہ مین سرراہ جاتا تھا زوجہ دلاور حسین اپنے مکان کے اندر شوہر سے لڑتی اور یہ کہتی تہی کہ سوداگرون کو تو نے قتل کیا ہی مین مخبری کردونگی مینے یہ بات سُنکر مخبری کی اور تھانے مین رپورٹ لکھائی ثبوت کسی قسم کا نہین دے سکا۔ لہذا مجسٹریٹ نے بمجبوری مقدمہ اوسکا خارج کیا ہمارے اجلاس مین بھی اوسنے ویسے ہی بے سروپا بیانات کیے مگر ایسے بیہودہ	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
بیانات کی نسبت جنکی تحقیقات عدالتانہ ہوکر فیصلہ ہوگیا ہے ہمکو از سر نو تفتیش کی کوئی ضرورت نہین معلوم ہوئی نسبت غلۂ گندم قیمتی چار ہزار روپیہ کے بھی کوئی ثبوت ہنگام تحقیقات عدالت مین نہین دیا گیا مولوی سید اعظم حسین تحصیلدار اچھا اور جو سابق مین تحصیلدار سلوانی بھی رہے ہین اور سید عبدالعزیز خانصاحب تحصیلدار سابق سلوانی اور دیوان ہمّت سنگھ فرزند راجہ چوتوٹیا کی شہادت سے بدچلنی گنپت سنگھ کی بخوبی ثابت ہے اور گنپت سنگھ بناراضی فیصلۂ اسسٹنٹ سشن جج کے اپیل بھی کر سکتا ہے اگر وہ چاہے۔	
نمبر ۲۸ - مین لکھا ہے کہ دس بارہ مقدمات قتل اسیطرح پر اور ہونگے لیکن نہ کاتب پمفلٹ حاضر ہوا نہ گنپت سنگھ نے اور مقدمات کا ہمکو نام بتایا کہ کچھ دریافت کر سکتے اور پمفلٹ کے تمام مقدمات محولہ جھوٹے اور بے بنیاد پائے گئے اس سبب سے ہمکو یقین ہوگیا ہے کہ وہ دس بارہ مقدمات بھی	(۲۸) اسی طرح کئی مقدمے قتل کے ہین جو ان مرزاؤن اور انکے ظالم بیٹون سے غریب رعایا کے ہوئے ہین جنکی تعداد دس بارہ سے کم نہین ہے اور مقدمات زنا بالجبر کی تعداد بھی اس سے کم نہین ہے اور خاص عورات باعصمت و عفّت و دختران خاندان شریف کا ننگ و ناموس برباد

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
ایسے ہی خیالی و بے بنیاد ہونگے۔ شہادت پنڈت خوشحال ذات جوتشی کی لائق ملاحظہ ہے۔ درباب بے عفتی مستورات و دختران شرفاء کے جو ذکر اس نمبر ۲۸ مین لکھا ہی بالکل جھوٹھا ہی اور ایسا جھوٹھا الزام بے شرمی سے لگایا گیا ہے جسکے پڑھنے سے تمام شرفاے بھوپال کو سخت رنج پہونچا ہی مسس نیبل ایڈی ڈاکٹر مسٹر ڈی کوک انجنیر ریاست و مہتمم صفائی شہر میر بخشی حافظ محمد حسن خانصاحب بہادر نصرت جنگ سی آئی ای سیٹھ رام کشن و سیٹھ امولک چند سومت رام بھوکچند چودہری سیٹھ رتن لال اعزازی منصف و منشی ریوا شنکر تحصیلدار و مولانا شیخ محمد عباس منصبدار و منشی عبد القیوم نائب ناظم منشی سید باقر حسین تحصیلدار و حبیب اللہ خان تحصیلدار حکیم محمد اشرف خان عرف بندی جیمور خان خیر اللہ خان رسالدار سابق حال پنشندار غلام مہدی خان پنشندار غلام محبوب خان مہتمم کارخانجات مولوی سید احسان حسین منشی عبد العظیم منشی محمد سعد اللہ منشی حافظ عبد الکریم منشی	کرنیکے لیے شہامت خان منتظم بیلخانہ کا گھر قرار دیا ہے تمام شہر مین اس فحش اور بے شرم کارروائی کا جو خاندان شرائف کی لڑکیون اور عورتونکے ساتھہ کیجاتی ہے۔ واویلا مچا ہوا ہے اور کوئی اپنی عزت اور رسوائی کے خوف سے ان کا دامنگیر نہین ہوتا یہ مسئلہ نہایت قابل غور اور لایق توجہ کے ہی جس سے ایک عام فساد اور فتنے کی آگ دلونمین بھڑک رہی ہے

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
سید محمود علی مولوی ظہور علی احمد وکلاء میر سید محمد یحییٰ قادری میر سید نیاز احمد قادری کی شہادت لایق ملاحظہ ہے نمبر ۲۹ - ملاحظہ مثل عبد الرشید خان تحصیلدار سابق سے پایا جاتا ہے کہ اوسکی تحقیقات عدالتانہ ہوئی قاضی صاحب و مفتی صاحب کے فتوی پر عدالتون نے اپنی تجویز لکھی اور بحضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا مثل بھیجی گئی حضور ممدوحہ نے مطابق فتواے شرعی قتل خطا قرار دیکر عبد الرشید خان کی رہائی کا حکم دیا در حقیقت ایک بھی شہادت مثل مین ایسی نہین ہی جس سے ثابت ہو کہ عبد الرشید خان نے دیدہ و دانستہ چھوٹے† رام کو مار ڈالا مقدمہ کی تحقیقات مولوی محمد اسحاق خان ناظم ضلع و منشی عبد القیوم نائب ناظم بیرسیہ و منشی مقصود علیخان معین صدر المہام نے کی ہی جنکو پمفلٹ نگار نے معتبر قرار دیا ہے نائب وزیر مال یا منشی ایزد بخش کا کوئی تعلق تحقیقات مین نہین ہوا - شہادت ان تینون شخصونکی بحلف قلمبند ہوئی ہے اور نسبت رشوت ستانی کی عبد الرشید خان	(۲۹) انہون نے عبد الرشید خان تحصیلدار رائسین کی معرفت کسی تقریب مین گھی منگوایا تھا - اور جس بنئے سے جسکا نام ناتھو رام ہی گھی لیا گیا تھا - ان مرزاؤن نے کہا کہ اوس سے رسید لیکر بھیجدو جب اوسنے حسب منشاء رسید نہ دی اور قیمت طلب کی تحصیلدار نے اصرار کیا کہ قیمت کی ضرورت نہین - رسید بغیر قیمت کے دیدو کیونکہ مرزاؤنکا معاملہ ہے - اسپر اُسنے انکار کیا - اور نالش اپنی قیمت پانیکے لیے نظامت مین دائر کردی - اس نالش کی بعد مرزاؤن نے تحصیلدار کو تحریک کی کہ اسکا قرار واقعی بندوبست کرے جسپر تحصیلدار مذکور نے بیدھڑک اُسکو بندوق سے مار ڈالا - اس اثناء مین وزیر ریاست شملی کو تشریف لیگیے تھے - الغرض تحصیلدار کو مرزاؤن نے اپنی ضمانت پر چھڑوالیا - اور مبلغ چار ہزار پانسو روپیہ تحصیلدار سے بطور رشوت نائب مال و منتظم پولس و

† پمفلٹ مین ناتھو غلط لکھا ہے صحیح نام مقتول کا چھوٹے رام ہی -

نمبر تجویز

تحصیلدار سابق کا بھی اظہار لیا گیا اور میر بخشی صاحب بہادر نصرت جنگ و مولوی احسان حسین وکیل و سیٹھہ داراب جی پارسی و حافظ عبد الکریم وکیل گواہان سے ثابت ہی کہ بالکل جھوٹھا الزام ہی عبد الرشید خان نے واسطے ضمانت ہونیکے اسقدر روپیہ کہان سے دے سکتا تھا جبکہ وہ بہت مفلس اور نوکر چند روزہ بمشاہرہ للعہ ماہانہ تہا۔

نمبر ۲۰ - بالکل بے بنیاد ہے۔ منتظم پولس کا کام لایق تعریف ثابت ہوا ہی اور اوسکی جانچ روزانہ ہم خود کرتے ہین نہ تعداد ڈکیتی کی ٹھیک ہے نہ اوسکے حالات کچھ بھی پمفلٹ نگار کو معلوم ہین نہایت مستعدی سے پولس بھوپال نے مقدمات ڈکیتی مین گرفتاری مال و مجرم کی ہے جسکو حکام صیغۂ پولیٹکل نے بھی سال بسال تسلیم فرمایا ہی اس کام پر نہ صرف ہماری ہی توجہ خاص رہتی ہی بلکہ حکام صیغۂ پولیٹکل کی اور خصوصاً ہز پولیٹکل اجنٹ بہادر بھوپال کی جدید توجہ ہی ۱۸۹۲ء مین بلاشک تعداد ڈکیتی کی یکایک ڈکیتون کے

نمبر پمفلٹ

بابوا یزد بخش کو دلوا دیا۔ اور اوسکو ہاکر کے بدست تحصیل پر بھیجدیا۔ مگر بوقت تشریف لانے وزیر ریاست کے عملۂ وزارت نے اپنی ہوشیاری و بیدارمغزی سے اصل مطلب کو سمجھکر تحصیلدار مذکور کو حراست مین کیا۔ اور تحقیقات مقدمہ شروع ہی مگر چونکہ زیادہ آئین شامل ہین۔ اسلیے قاتل پر کوئی ایسی دفعہ نہین قایم کیگئی جس سے اوسکا قصاص متصور ہو۔

(۲۰) علاوہ ہر قسم کے تغلبات و رشوت ستانی و زنا بالجبر و خون و غصب وغیرہ کی انہون نے ایک بڑا فساد عظیم بابت عدم حفظ امن رعایا ریاست یہ کر رکہا ہی کہ باتفاق و شرکت منتظم پولس و انسپکٹر منگیان[1] و باگریان[2] و انسپکٹران و تہانہ داران اس سال مین قریب ۹۲ ڈاکہ کے انہون نے جملہ محالات ریاست مین ڈلواکر رعایا کا لاکہون روپیہ کا مال خورد برد کر گیے اور اون ڈاکون مین بہت سی جانین بھی ضائع ہوئین منتظم پولس جوان کے ہر کام مین شریک اور ہر معاملے مین انکار رازدار ہے۔ اس خیال سے کہ

---

[1] و [2] یہ اقوام سرقہ پیشہ ہین۔

نمبر تجویز

مجتمع ہوجانے سے بڑہ گئی تھی مگر یہ ترقی ڈکیتی کی نہ صرف ریاست بھوپال مین ہوگئی تھی بلکہ ریاستہاے گوالیار و نرسنگہ گڈہ و راج گڈہ وغیرہ و اضلاع سلطنت انگریزی ہوشنگ آباد و ساگر مین بھی بڑہ گئی تھی اُسکے انسداد کیواسطے بہت جلد انتظام کیا گیا اور بہر کیف جہانتک ممکن تہا گرفتاری مجرمان و مال مین کوشش ہوئی یہانتک کہ عنقریب کل مقدمات برآمد ہوگیے ملزمون کو سزائین دی گیئن عظیم گروہ پتیا وٹیکا ڈکیتان کا متفرق کرکے پولس نے گرفتار کرلیا اور دونون سرغنہ ڈاکوؤن کو سزاے موت دیگئی اُسوقت سے بخوبی امن قائم ہوگیا ہے۔ پمفلٹ مین جو منتظم پولس سید بدر الحسن کا دونون کام کرنا ایک وقت مین یعنی پولس افسری و سشن ججی لکہا ہے غلط ہے منتظم صاحب موصوف من ابتدای دوم شوال سنہ ۱۳۰۱ھ لغایتہ ۱۴ ذی حجہ سنہ ۱۳۰۱ھ جب عہدہ سشن جج زاید پر ضرورتاً مقرر کیے گیے تہے کوئی کام منتظمی پولس کا نہین کرتے تہے بلکہ کام منتظمی پولس کا سپرد سید امداد علی

نمبر پمفلٹ

اسکی کارکردگی نمایان ہو راہ چلتون کو پکڑ کر بلا قصور بہ اختیار خود سزائین دیدین اور کسیکو دس سال اور کتنون کو چودہ ۱۴ سال اور بعضونکو حبس دوام کی قید کی سزا دی۔ جنمین ایک شخص کے پاس بھی ایک حبہ بھی مال سرقہ کا برآمد نہوا۔ ایسے بیگناہ قریب ایکسو اشخاص کے ہونگے۔ جب برٹش گورنمنٹ کی مقرر کردہ افسران محکمہ ٹہگی ڈکیتی نے تحقیقات کی تو وہ سب لوگ بیگناہ ثابت ہوئے اور خاص ملزمون نے اونکی عدم شراکت کا اظہار کیا۔ اب یہ خیال کیا جاوے کہ گورنمنٹ کا وہ انتظام سابق جو مطابق قانون سرکار انگریزی کے تہا۔ کہان گیا جو سر لیپل گریفن کیوقت مین بہ اجرائی جریدہ دستخطی نواب محمد عبد اللطیف خان بہادر وزیر ریاست نافذ ہوا تہا۔

اب اُسکے خلاف (جسمین سرکار انگریزی کو لازمی طور پر دست اندازی و جواب طلب کرنیکا حق لازمی طور پر ہے) یہ کارروائی منتظم پولس نے اپنی خودسری

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
وخود اختیاری سے کی جو کسی ضابطے سے (خواہ وہ ریاست کا ہو یا سرکار انگریزی کا) درست نہین ہے - وہ مقدمات جو اس بے ضابطگی اور خود سری کے ساتھ منتظم پولیس نے فیصل کیے ہین اور جسمین وہ لاکھون کا مال زیان کی شراکت کے ساتھ کہا گیا ہے رزیڈنٹ و پولیٹکل ایجنٹ وخصوصاً محکمۂ ٹھگی و ڈکیتی کے افسران و انسپکٹران کی غور و توجہ کے لائق ہین -	کوتوال شہر کے گردیا گیا تھا بموجب روبکار مورخہ دوم شوال سنہ ۱۳۱۱ھ کے بے گناہ سیکڑون آدمیون کو سزا دینے کا الزام بھی غلط ہے مقدمات ڈکیتی کی کل تجویزات عدالت بعد ہمارے ملاحظے کے محکمۂ اپیل مین بھیجی جاتی ہین صرف ایک مقدمہ لچھمن وگیا مین اس بات کا شک ہوا تھا کہ اسکا نام بعد گرفتاری دیگر ملزمون نے نہین لیا لیکن بمقابلہ وسکے اور ثبوت مثل مین موجود ہے اور وہ جرائم پیشہ بھی ہے بہرحال اگر بعد سزا پا جانے کسی ملزم کے کوئی دوسری وجہ ثبوت ایسی ملی جس سے وہ قابل رہائی ٹھیرے تو اوسکے رہا کر دینے مین کسی عدالت پر الزام نہین آسکتا جسنے پہلی بحالت لاعلمی اوس وجہ ثبوت کے سزا دی تھی یا اگر عدالت کوئی غلطی ہو جائے جیسی کہ اکثر ہوا کرتی ہے اوسکی اصلاح کیواسطے اپیل کی عدالتین موجود ہین - شہادت منشی سید قدرت علی ناظم و منشی عبد القیوم نائب ناظم سید محمد تحصیلدار منشی سید حامد حسین تحصیلدار مولوی معین الدین تحصیلدار مولوی

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
سید اعظم حسین تحصیلدار کی مکذب اس دفعہ پمفلٹ کی ہے نمبر ۱۲۱ - نسبت رشوت ستانی مہتمم بندوبست کی ہے مگر یہ عہدہ دار ساڑھے چار سال سے اس ملک مین ہی کوئی نالش رشوت کی اوسپر نہین ہوئی نہ کوئی عرضی رشوت ستانی کی اوسپر گذری اگرچہ بندوبست کے متعلق بہت چھوٹی چھوٹی باتون کی شکایت مین سیکڑون عرضیان گذرین مہتمم بندوبست نی پرگنات دیوری و بیتہاری و چھپیانیر مین اضافہ جمع کیا اور پرگنات آشتہ و جاورہ مین جمع گہٹادی پرگنہ صدیق گنج مین نسبت بعض مواضع کی اضافہ جمع اور نسبت بعض مواضع کے کمی جمع کی تجویز کی اب ان سب پرگنات سے جمع مجوزہ بندوبست بے دقت وصول ہو رہی ہے لیکن کوئی شخص نہین بیان کرتا کہ مہتمم بندوبست نے رشوت لیکر کچھ کام کیا ہے - منشی مقصود علیخان گواہ نمبر ایک و منشی قدرت علی گواہ نمبر ۶ و حبیب اللہ خان نمبر ۷ او باقر حسین نمبر ۹ و سید احمد نمبر ۱۲ عبد العزیز نمبر ۱۸ حامد حسین نمبر ۲۲ - کی شہادت سے ثابت	(۱۲۱) مہتمم بندوبست کی رشوت ستانی کی کوئی انتہا نہین ہے اسکی تنخواہ اوّل درجہ کی تین سو روپیہ ہی مگر انتہا سے بڑہکر رشوت لیتا ہے - وزارت پر بھی مخفی نہوگا - اور خصوصاً وہ جائداد جو اوس نے اپنے گھر مین بنائی ہے صاف اس امر کی شہادت دے رہی ہی - تمام ساہوکاران بھوپال کی کہاتے بھی اس امر قبیح کے شاہد ہین غرضکہ صیغہ بندوبست مین ایک عالم طوفان بے تمیزی اس رشوت خوار نے پیدا کرکے اپنی ذات سے غریب زمینداروں و جاگیرداروںکے لیے بیشمار نقصانوں اور مصیبتوں کا باعث ہو گیا ہے - ایک ادنی سی کارروائی ہے جو اسی سال مین اس مہتمم بندوبست نے مرزایان سے ملکر کی - ایک لاکھ چہتر ہزار روپیہ صرف زمینداران و مستاجران بریلی و اودیپورہ سے وصول کرلیا جسکا مفصل حساب و کتاب تحویلدار تحصیل بریلی و گوپالداس و گوکلداس ساہوکاران کے بہی کہاتہ سے معلوم ہو سکتا

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
ہے کہ کوئی شکایت نسبت بندوبست اون مقامات کے نہین ہے جہان بندوبست ختم ہوگیا ہے نسبت پرگنات اودیپور و باڑی و بریلی و شاہگنج کہ جہان کا بندوبست درپیش ہے صرف مینڈ ملان آراضی کا اور ترتیب خسرے کی ہوئی تھی نہ چک بندی ہوئی تھی نہ ریت بندی جب یہ پمفلٹ چھاپا گیا ہے مولوی محمد علی ناظم ضلع و بشیر الدین تحصیلدار کی شہادت سے یہ بات ظاہر ہے پس جبکہ نفع نقصان کاشتکاران کا مبنی انہین دونون باتون پر ہے تو کسطرح ممکن تھا کہ کاشتکاران کوئی حبہ بھی مہتمم بندوبست یا عملۂ بندوبست کو دیتے اور مستاجران کا تقرر تو بعد تکمیل کل کاغذات کے جب اعلان جمع نکاسی خام کا ہوجاتا ہے خود ہمارے اجلاس سے کیا جاتا ہے اور منظوری اخیر سرکار عالیہ سے لیجاتی ہے اوسکا وقت ابتک نہین آیا تو مستاجران مہتمم بندوبست کو کیون رشوت دیتے یہ سب بیان مندرجۂ پمفلٹ جھوٹھا ہے اور سیٹھ گوکل داس گوپال داس کے بھی کہاتون کا حوالہ دیا گیا تھا لہذا ہمنے	ہے اسنے مستاجران پرگنہ ہاے مذکورہ کو پانسو روپیہ نذرانہ و زمینداران کو یکصد روپیہ مالیت کی زمین پیچھے عـ۵ دینے پر مجبور کیا۔ اور تحصیلداران کی معرفت بالمشافہ وصول کیا اور مرزایان بھی اسمین شریک ہین اور روپے مین ساتھ تھے اور اون غریب زمیندارون کو یہ اطمینان کرایا گیا کہ تمہاری زمینون کو عمدہ فوائد پہونچانیکے لیے محکمہ کھولا جائیگا بشیر الدین تحصیلدار شاہگنج سے مفصل کیفیت دریافت ہوسکتی ہے جو اس قسم کی ناجایز وصولی پر راضی نہوتا تھا روپیہ جمع رکھا گیا تاکہ نائب[۱] مال کے آنے پر تقسیم کیا جاوے اور غریب وزیر کا نام مفت مین بدنام کیا گیا اور کیا جارہا ہے کہ وہ بھی نصف کا شریک ہے۔

۱؎ ان ایام مین نائب مال رخصت پر تھا۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
امولک چند منیب کوٹھی مذکور و رام کشن شریک کوٹھی مذکور کے بحلف اظہارات لیے اون سے بھی تردید پمفلٹ کی ہوتی ہے۔	
نمبر ۳۲۔ ایک نہایت ہی بیباکی وگستاخی کا جھوٹہا افترا ہی جو بجز اس پمفلٹ کے کسی نے اس ملک بہوپال مین نہ دیکھا نہ سنا مرزاون کی کیا مجال تھی جو ایسی بے بنیاد بات کبھی زبان پر لا سکتے یہ اوسی قسم کی جہوٹہی روایت واسطے پیدا کرنے افروختگی کے لکھی گئی ہے جیسی وہ روایت ہے کہ بذریعۂ حکیم معز الدین خان افسر الاطبا کے سازش تبدیلی وزارت ایک کمیٹی نے کی تھی جسمین نائب وزیر مال و منتظم پولس و صدر المہام و مرزایان شریک تھے بعد ختم تحقیقات کے جب یہ بات ثابت ہوگی کہ راستی کا نام و نشان بھی اس پمفلٹ مین نہین ہی اور کل واقعات جہوٹے محض واسطے دشنام دہی کے درج کیگیہین صرف نام مقدمات و اشخاص کے اصلی ہین باقی کل باتین خلاف شہادت تحریری مندرجۂ اشتلہ کے ہین	(۳۲) انہی مرزاؤن نے جب اپنی عزت و توقیر جناب نواب بیگم صاحبہ دام اقبالہ والیہ ریاست کی نظرو نمین نہ دیکھی اور کبھی باریابی بھی نصیب نہ ہوئی تو اسپر انہون نے جھوٹہی تہمتین باندہین اور اس جھوٹے الزام و بہتان کے بانی مبانی و مشہور کرنیوالے بھی یہی تھے کہ والیہ بہوپال کو محمود نامی پسر فسترن کے ساتھ ناجائز تعلق ہے۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
جو نہایت دلیری سے بدین غرض درج کی گئی ہین کہ نام مطبع کا ظاہر نہ کیا جاے گا کاتب کا نام جو درج ہوگا وہ حتی الامکان سامنے نہ کیا جائیگا اور جب تک تحقیقات ہوکر جواب پمفلٹ کا مشتہر نہو بعض ناواقف و ناتجربہ کارون کے خیالات مین تبدیلی پیدا کرنے کا ذریعہ ہوسکیگا لہذا یہ کہنا بیجا نہوگا کہ نہایت ہی بد ایمانی و بد دیانتی سے یہ پمفلٹ لکھا اور شایع کیا گیا ہے ناظرین پمفلٹ جب اس تجویز و شہادت کو ملاحظہ فرمائین گے اور پمفلٹ سے جسکی دفعات فیصلے مین درج ہین مقابلہ کرینگے تو اون کو اس بات کا بھی یقین ہوجائیگا کہ انتظام ریاست بھوپال کیسا عمدہ ہے کہ باوجود ایسے جوش و خروش و تلاش و کاوش کے جو لغب نفس بدنامی انتظام ریاست نکتہ چینی سے کی گئی ہے کوئی ایک امر بھی بداندیشان ریاست کو ایسا نہ مل سکا کہ جو پمفلٹ مین درج ہوتا اور سچا قرار پا سکتا کیا ایسے پمفلٹون کے چھاپنے سے حضور وایسراے کی اون اسپیچون کی تردید ہوسکتی	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
ہے جنکی نقلین حاشیے پر کیجاتی ہین - پانچ سال سے اس عہد وزارت مین جو ترقیان ہوئی ہین اور جسطرح امن وآسایش سے رعایا نے بسر کی ہے اور جسطرح اور جس آزادی سے کام ہوا ہے رعایا کی تحفظ حقوق وفائدہ رسانی مین کوشش ہوئی ہے جدید کارہاے رفاہ عام کا اجرا ہوا ہے اور حضور سرکار عالیہ کے افزائش آرام واعزاز ورضامندی حکام انگریزی ملحوظ رکھہ کر انجام کار ہوا ہے باعث	

ترجمہ اسپیچ جناب معلی القاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر وویسرائے کشور ہند

مورخہ ۱۲ ر نومبر ۱۸۹۱ء

نواب بیگم صاحبہ - لیڈی صاحبان و جنٹلمین

جو عزت کہ نواب بیگم صاحبہ نے مجھے بخشی اوسکا میرے دل پر نہایت زیادہ اثر ہوا ہی کیونکہ میری نظر مین اس عزت کی اسوجہ سے اور بھی زیادہ وقعت ہی کہ مین یقین کرتا ہون کہ مین ہی پہلا ویسرائے ہون جسکو بھوپال مین نواب بیگم صاحبہ کے مہمان ہونے کی برتری حاصل ہوئی نواب بیگم صاحبہ کی اس عنایت کی اسلیے مین اور بھی زیادہ قدر کرتا ہون کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ ہنوز ایک سخت خانگی غم مین مبتلا ہین اور عالم تنہائی سے باہر آنے مین بیگم صاحبہ موصوفہ کو اپنی طبیعت پر یک گونہ زور دینا پڑا ہوگا - مجھکو یقین کامل تہا کہ شل اور موقعون کے اس موقع پر بھی نواب بیگم صاحبہ - جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند دامت سلطنتہا کی تعظیم کے قول او فعل سے اظہار کرنے مین جسکو کہ بیگم صاحبہ ممدوحہ نے ایسے فصیح اور پُرجوش الفاظ مین ظاہر فرمایا ہے اپنے ذاتی

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
اشتعال حسد ہوکر یہ نتیجہ پیدا ہونا خلاف قیاس نہین ہو سکتا بلا شک وہ لوگ جو بدخواہ ریاست یا حضور سرکار عالیہ کے ہین اور اپنی مداخلت کے سرکاری انتظام مین خواہان رہا کرتے ہین اور جن بدچلن لوگون کا ہاتھ بداعمالیون و رشوت ستانیون سے روکا گیا ہے اور جنکو سزائین ملی ہین اونکے بھی گروہ اس ملک مین موجود ہین جیسے دیگر ممالک مین ہین اون سے کوئی تعجب نہین ہو سکتا کہ از راہ حماقت یا فتنہ انگیزی	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۹) دغاؤن رنج وغم کو مانع نہو نے دینگی جس طور سے کہ آج کی شب نواب بیگم صاحبہ نے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کا ذکر فرمایا ہے اسکی اطلاع مین جناب ممدوحہ کی خدمت مین ضرور بالضرور کرونگا۔

اسکے بارے مین مجھے اس بات سے نہایت زیادہ خوشی حاصل ہوئی کہ خود نواب بیگم صاحبہ کی زبان مبارک سے سنکر بیگم صاحبہ ممدوحہ کے خیال مین جو مختلف معاملات متعلقہ ریاست بھوپال میرے سامنے پیش ہوئے اونمین بیگم صاحبہ ممدوحہ کا لحاظ جیسا چاہیے تہا کیا گیا۔ اور مین اس بات کا بیگم صاحبہ موصوفہ سے اقرار کر سکتا ہون کہ جس طور سے بیگم صاحبہ ممدوحہ مجھے اس دلچسپ موقع پر پیش آئی ہین اسکی وجہ سے نواب بیگم صاحبہ کی جو دوستانہ وقعت مجھے ہے وہ اسکے اگر زیادہ ہونا ممکن ہے تو ہوگی رؤسا بھوپال ہمیشہ سے وفاداری ولیاقت انتظامیہ وسخاوت وخیرات مین مشہور رہے ہین۔ نواب سکندر بیگم صاحبہ مرحومہ والدہ نواب بیگم صاحبہ حال نے جو خدمت سرکار انگلشیہ کی ایام غدر مین کی جبکہ اوس خدمت کی ازبس ضرورت تہی۔ وہ نہ فراموش ہوئی ہے اور نہ ہو سکتی ہے۔ اور جس خاندان سے ایسے خدمات ظہور مین آئے اوسکی بیگم صاحبہ ممدوحہ ایک لائق

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کینہ کشی وبغاوت انگیز خیالات کا اظہار جہوٹھی تدبیرون سے کرین پمفلٹ مین کثیر گواہ وہ لوگ لکہے گیے ہین جو سزا یافتہ اور مخرج یا مفرور ہین گنپت سنگہ قیدی کا حال ہمنے ضمن مین اوسکے مقدمے کے بہ نمبر ۲۷ لکہا ہی جمال الدین قیدی کو بجرم دفعہ ۴۱۹ تعزیرات ہند مدعی کی دعویداری پر بہ ثبوت اس بات کے کہ اوسنے امراؤ سنگہ مدعی سے ماہ عہ روپیہ جہوٹھہ موٹھہ وکیل سندیافتہ رزیڈنٹی اندور واجنٹی بہوپال	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۰) جانشین ہین ۔ بیگم صاحبہ موصوفہ کی کارگذاری وانتظام ریاست سے اون کا ایک عقلمند اور دانا رئیس ہونا ظاہر ہے ۔ بیگم صاحبہ موصوفہ نے بہت سے نہایت عمدہ اور مفید کامون مین اپنی فیاضانہ امداد دے اپنی ریاست کی بہبودی کو بہت بڑہایا ہے اور اس حصہ ہندوستان کی ریلوے کی ترقی مین بیگم صاحبہ نے فیاضی کے ساتھ مدد دی ہے اور نیز سڑکین بنوائین اور اسپتال تعمیر کرائے اور باشندگان بہوپال کے لیے اچہا پانی بہم پہونچانے کا ایک نہایت عمدہ بندوبست کر دیا ہے ۔ اور آج ہی نواب بیگم صاحبہ نے اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ کچھ عرصہ ہوا اُسوقت جو بیگم صاحبہ ممدوحہ نے امداد وحفاظت سرکار قیصر ہند کی غرض سے اپنی جنگی فوج کا ایک حصہ سرکار انگریزی کے سپرد کرنیکے بارے مین تحریک کی تہی اوسکی اگر گورنمنٹ عالیہ ہند پسند فرمائے تو اب کارروائی ہو سکتی ہے ۔

مین چاہتا ہون کہ حاضرین جلسہ میرے ساتھ نواب بیگم صاحبہ کا جام صحت نوش کرنے اور اس امید کے اظہار کرنے مین شریک ہون کہ جو کچھ رنج وتکلیف نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ کو پہونچ چکی ہو وہ کچھ عرصے مین رفع ہو کر فراموش ہو جاوے اور مدت دراز تک

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
در ریاست بھوپال بنکر ٹھگ لیا اور ایک دستاویز ہزار روپیہ کی دغابازی سے لکھالی عدالت سشن جج سے قید یکسال شش ماہ کی سزا دی گئی یہ شخص مشہور بدچلن ہے جسکو کرنیل ڈیلی صاحب بہادر پولیٹیکل ایجنٹ سیہور نے چھاونی سے اخراج کا حکم دیا تھا اور ریاست سے بھی اُسکے اخراج کا حکم ہو چکا تھا مگر وہ دھوکا دیکر بار بار اس ملک مین آجاتا تھا۔ یہ نواب ایک قدیم و مشہور بدمعاش ہے جو بار بار مقدمات مین ماخوذ ہوا ہے اور ۲۴ نمبر فہرست ۳	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۱) بیگم صاحبہ ممدوحہ کی سلطنت قائم رہنے سے جس سے رعایا بھوپال کو استقدر فائدہ پہونچا ہے اور جو گورنمنٹ عالیہ ہند کی امداد و تحسین کی مستحق ہے حاضرین جلسہ نہایت خوشی کے ساتھ اسمین شریک ہوئے۔

ترجمہ اسپیچ حضور والیسرائے صاحب بہادر گورنر جنرل کشور ہند بموقع دعوت منجانب حضور سرکار عالیہ رئیسہ بھوپال

واقع ۲۱ اکتوبر ۱۸۹۲ء

جناب مستطاب معلی القاب نواب گورنر جنرل صاحب بہادر و لیڈی لینسڈون صاحبہ کے جام صحت کے نوش کرنیکی جو تحریک نواب بیگم صاحبہ مکرمہ رئیسہ بھوپال نے کی اوس کے جواب مین صاحب ممدوح الشان نے فرمایا۔

لیڈی صاحبان و جنٹلمین۔ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے جن شفقت آمیز الفاظ مین لیڈی لینسڈون صاحبہ و میرے جام صحت کے نوش کرنیکی تحریک کی اوسکا مین پورے طور سے شکریہ ادا نہین کر سکتا ہون اس مرتبہ پھر نواب

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
کو آسپر عدالت سشن مین مقدمہ دائر ہوا تہا میر نواب ضمانت پر حاضر عدالت رہتا تہا جب روئداد مسل سے اوسنے سمجہا کہ سزا پاوے گا بہاگ گیا گنپت سنگہ یا جمال الدین یا میر نواب کسی نے نہ امتحان دیا نہ سند وکالت مشروط بہ امتحان ہمارے محکمے سے دی گئی جمال الدین و میر نواب کو مختاری کی بہی اجازت نہین تہی جیسی کہ گنپت سنگہ کو خاص سلوانی مین مختاری کی اجازت تہی قمر علی کو اجازت وکالت کی دی گئی تہی مگر	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۸۲) بیگم صاحبہ مکرمہ کے مہمان ہونے مین ہمکو بیحد خوشی حاصل ہوئی بارہ مہینے ہوے اوسوقت جو مہمانداری و مدارات ہماری ریاست بہوپال مین ہوئی اوسکو ہم بہول نہین سکے اور مجہکو یقین ہے کہ جو صاحبان اوس وقت ہمارے ہمراہ تہے وہ بہی نہین بہولے ہونگے جب مین ہندوستان مین ہون کسی واقعے نے میرے دلپر اس سے زیادہ پکا نقش نہین کیا جیسا کہ اوس موقع پر ہوا جبکہ بہنگام دعوت شاہی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے پُرجوش اور چیدہ الفاظ مین گورنمنٹ عالیۂ انگلشیہ کی طرف اپنی جان نثاری اور جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی طرف اپنی وفاداری کا اظہار کیا اوسوقت جو وعدہ مینے کیا تہا اُسکے بموجب نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کی تقریر کا پورا انشاء مینے جناب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی خدمت مین پیش کیا اور اب مین بخوشی تمام اس امر کا اظہار کرسکتا ہون کہ جو خیالات نواب بیگم صاحبہ مکرمہ نے اُسوقت ظاہر کیے تہے اُنکے سُننے سے جناب ممدوحہ بہت خوش ہوئین اس موقع پر جس مہربانی و عنایت کے ساتہ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ ہمسے پیش آئین اوسکا مین خاصکر ممنون و مشکور ہون کیونکہ گو جلدی کی حالت مین ہمارا اسوقت ریاست بہوپال مین ہوکر گذرا ہوا اور ہم زیادہ

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
بوجہ ثبوت بدچلنی کے چند روز بعد وہ اجازت مسترد کردی گئی تھی غلام حسین بو برو بشت. و قمر علی نے اُسپر دعویٰ فوجداری مین دائر کیا تھا جسکے خوف سے قمر علی بھاگ گیا اور ابتک روپوش ہے دیوان ٹھاکر پرشاد کو دو دفعہ مونمین سزا رشوت ستانی و تغلب مال سرکار کی عدالت سے ملی اور الطاف حسین کو چھ مہینے قید کی سزا بجرم رشوت ستانی عدالت سشن جج سے ملی اُسکے بعد وہ اس ملک سے اپنے وطن ضلع فتحپور ہسوا کو چلا گیا	

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۲) قیام نہین کر سکتے تھے تاہم جیسے ہی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کو اس امر کی اطلاع ہوئی کہ آج شب کو ہم یہان ہونگے نیز کہ فوراً نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ نے اس بابت اپنی خواہش ظاہر فرمائی کہ چند ہی منٹ کے لیے ہم یہان ٹھہیرین اور نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کی مہمانداری کا دوبارہ لطف اُٹھائین نواب بیگم صاحبہ نے اب پھر خاطر خواہ وفاداری کا اظہار فرمایا ہے اور مین بخوشی تمام نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کو اس امر کا یقین دلاتا ہون (حالانکہ اس یقین دلانے کی کچھ ضرورت نہین) کہ ہندوستان کے رئیسونمین ایسا کوئی نہین ہے کہ جسکی وفاداری پر گورنمنٹ عالیہ ہند کو بہ نسبت وفاداری نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے زیادہ تر اعتماد کلی ہو اور جب کبھی نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے خیال مین گورنمنٹ عالیہ ہند کی امداد نواب بیگم صاحبہ کے لیے مفید ہو سکے تو اس امداد و تقویت کے پہونچانے مین مجھکو ہمیشہ خوشی ہوگی۔

اب مین حاضرین جلسہ سے استدعا کرتا ہون کہ نواب بیگم صاحبہ مکرمہ کے جام صحت کے نوش کرنے مین میرے شریک ہون اور نیز اس خواہش مین کہ نواب بیگم صاحبہ ممدوحہ کی عمر دراز اور ریاست کی بہبودی ہو۔

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
منشی عبدالعلی خان کے تنزل کی کیفیت جو عہد کرنل وارڈ صاحب بہادر مین ہوئی خود اُنکے اظہار سے ظاہر ہے ایسے گواہون کی بنا پر ثبوت مقدمات مندرج پمفلٹ کا دعویٰ کیا گیا ہے اور از محکمہ اجنبی تا حضور سکریری آف اسٹیٹ کوئی سماعت کرنیکے قابل کاتب پمفلٹ کی راے مین نہین ہے لہذا پارلیمنٹ سے درخواست اجراے کمیشن کیگئی ہے براہ خباثت پمفلٹ لکھوانے اور چھپوانے والونکا مقصد صرف یہ ہی کہ ایسی خیرخواہ ونیکنام ریاست کو اور حضور سرکار عالیہ کو ناقص کلمات سے یاد کرکے دلی رنج پہونچاوین اور ناواقف و کم عقل افراد رعایا و ناتجربہ کار ملازمان یا باشندگان ملک کو بھڑکاوین مرزایان کا نام اور نائب وزیر مال کا بطور ترجیع بند کے ہر جگہہ لکھا گیا ہے اور بلا سبب دشنام دہی کے ساتھہ مرزایان کا غلط حسب ونسب بھی بیان کیا گیا ہے اوسکی وجہ بھی یہی ہے کہ کوئی معقول وجہ نکتہ چینی کی انتظام ریاست مین نہین مل سکی لہذا دونون مرزایان کو جنکا اخراج غلطی سے ایک مرتبہ ہوا تھا	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
مقدمة الجیش قرار دیکر اور نائب مال و منتظم پولس کو متعلقاً شامل کرکے یہ پمفلٹ تیار کیا گیا ہے جسکو کوئی ضرورت تحقیقات نسب مرزایان کی نہین تہی لہذا جنے اوسپر پوری توجہ نہین کی لیکن سلسلۂ شہادت دیگر مطالب ضروری مین بیانات مفصلۂ ذیل سے یہ اکثر ثابت ہوگیا ہے کہ وہ شریف خاندان سے ہین اور اون کی والدہ بھی شریف خاندان کی ہین اون کا اور اُنکے گھر کا چال چلن ایسا ہے کہ اعلیٰ درجہ کے شریفون سے اُنکا بدرجۂ مساوات برتاؤ ہے اور یہ امر بھی غلط ہی کہ مرزایان کا اخراج بحکم سر لپیل گریفن صاحب بہادر ہوا تھا بلکہ بحکم کرنل وارڈ صاحب بہادر وزیر سابق بلا لینے کسی شہادت وجوابات مدعا علیہما کے ہوا تھا اور خود کرنل صاحب ہی نے حسب ہدایت ہنوی صاحب بہادر اجنٹ نواب گورنر جنرل بہادر کے اپنا حکم منسوخ کرکی اجازت واپسی دی تھی جب ہمنے چارج عہدۂ وزارت کا لیا ہے دونون مرزایان شہر بہوپال مین موجود تھے یہ امر بھی صحیح نہین ثابت ہوا کہ مرزایان کے والد سیونی ہردہ	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
سے آئے تھے بلکہ اون کے دادا مرزا ولی بیگ ابتدائً	
اس ملک بھوپال مین آکر قلعدار ہوشنگ آباد مقرر	
ہوئے تھے جبکہ ضلع ہوشنگ آباد جزو ریاست	
بھوپال کا تھا۔ شہادت حکیم محمد اشرف خان عرف	
بندہی جہوٹر خان و منشی محمد سعد اللہ وکیل و میر بخشی حافظ	
محمد حسن خان صاحب بہادر نصرت جنگ و غلام محبوب	
خانصاحب مہتمم کارخانجات ریاست و خیر اللہ خان	
رسالدار و غلام مہدی خان پنشندار و منشی عبد العظیم وکیل	
و مولوی سید عبد الباقی ساکن سہسوان موید اس تحریر	
کی ہے۔	
یہ امر بہت کچھ قابل لحاظ ہی کہ پولیٹیکل اجنٹ صاحب	
بہادر ہر سال ملک بھوپال کا دورہ کرتے ہین اور مفصل	
کی حالتونکو ملاحظہ فرماتے ہین اور اکثر ایام گرما و برشکال	
مین اُن کا قیام خاص بھوپال مین رہتا ہے۔ اگر رعایا	
کے پریشان اور مظلوم ہونے کی کچھ بھی اصلیت	
ہوتی جیسی پمفلٹ مین ظاہر کی گئی ہے تو یہ امر ممکن	
نہ تھا کہ وہ دورے کی حالت مین اُن کے سامنے	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
فریاد نہ کرتی اور اگر وہ واقعات جو پمفلٹ کے الفاظ مین بیان کیے گیے ہین کچھ بھی درست ہوتے تو یہ امر محال تھا کہ قیام بہوپال کے زمانے مین کوئی خبر یا کوئی عرضی یا کوئی آواز ان لوگونکی جنکے معاملات کی خرابی ظاہر کی گئی ہے اون تک نہ پہونچتی - یہ کسقدر تعجب کی بات ہے کہ پمفلٹ کے لکھنے والے کو جو اس ملک کا باشندہ نہین ہے اور جسکو کوئی نہین پہچانتا رعایا نے اپنا فریادرس خیال کر لیا اور پولیٹکل اجنٹ صاحب بہادر کے سامنے کبھی یہ شکایتین نہ پیش کین - مرزایان کے جبر و اختیار کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے وہ اونکی حالت کو دیکھتے کچھ بھی قابل وثوق نہین ہے نہ اون کو ریاست سے کوئی عہدہ دیا گیا نہ اُنکا کوئی تعلق ریاست کے کسی کام سے ہے - وہ صرف پنشن پاتے ہین جو محکمہ مناصب سے اُن کو دیجاتی ہے اور بس - اون کا کام صرف اسیقدر ہے کہ سرکار عالیہ کی فیاضی سے خاموشی کے ساتھ پنشن کھائین اور دعاے دولت مین مصروف رہین -	

نمبر تجویز	نمبر پمفلٹ
یہ الزام بالکل غلط ہے کہ سرکار عالیہ کے کانون تک رعایا کی فریاد نہین ہونچ سکتی جس شخص کو کچھہ بھی بھوپال کے نظم ونسق سے واقفیت ہی اور جو شخص بہ حیثیت ملازم یا بہ حیثیت رعایا ہونیکے ملک بھوپال مین رہتا ہی وہ خوب جانتا ہی کہ سرکار عالیہ سوا جمعہ کے جو تعطیل عام کا دن ہی ہفتے مین چھہ دن برابر خود کام کرتی ہین اور ریاست کے کام کا بڑا حصہ اونکے شاہانہ اختیارات اور احکام کا پابند ہے جن کا حوالہ ہمنے اسی فیصلے مین اکثر موقعون پر دیا ہے۔ وہ تمام عرائض جن پر "ملاحظہ خاص سرکار" کے الفاظ لکھے ہوتے ہین چاہین وہ اعلی شخص کی ہون چاہین ادنے کی۔ بغیر کسی اہلکار کے کھولے ہوے براہ راست سرکار عالیہ کے حضور مین جاتی ہین اور اون کو خود سرکار عالیہ اپنے ہاتھہ سے کھولکر خود ہی ملاحظہ کرتی ہین اور بغیر مداخلت کسی دوسرے شخص کے خود ہی اُنکی دادرسی کیواسطے احکام صادر فرماتی ہین۔ پھر یہ کیونکر ممکن ہے کہ رعایا کی فریاد اگر وہ واقعی فریادی ہو تو سرکار عالیہ کی حضور تک	

نمبر پمفلٹ	نمبر تجویز
	نہ پہونچے۔ ہم بہت خوش ہوتے اگر سچائی اور ایمانداری سے انتظامات پر نکتہ چینی کیجاتی جس سے ہمکو موقع کسی اصلاح کا انتظامات مین ملتا لیکن اس بیہودہ پمفلٹ سے صرف ہمارا ہی وقت ضائع نہین ہوا بلکہ اون سب صاحبون کا بہی جنکے پاس بغرض ملاحظہ بہیجا گیا چونکہ مین نے تحقیقات اس مقدمہ کی بحکم حضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا کی ہے اور خود سرکار عالیہ نے تصدیق اظہارات اپنے دربار مین بھی کی ہے اور کوئی مقدمہ کسی شخص پر ثابت نہین ہوا جسکی سپردگی واسطے تحقیقات کے بمقابلہ کسی مدعا علیہ کے ضرور ہو لہذا کل مسل مقدمہ معہ اس تجویز کے بحضور سرکار عالیہ دامت سلطنتہا بغرض صدور حکم مناسب بھیجی جاوے۔ دستخط۔ سید محمد امتیاز علی خانصاحب بہادر وزیر ریاست بہوپال مورخہ ۲۳ جمادی الثانی سنہ ۱۳۱۱ھ

نقل حکم ہر ہائنس نواب شاہجہان بیگم صاحبہ کروون آف انڈیا رئیس دلاور اعظم طبقۂ اعلاء ستارۂ ہند و رئیسہ بہوپال دامت سلطنتہا ثابتہ ناصیہ تجویز وزیر صاحب بہادر ریاست مرقوم ہشتم رجب سنہ ۱۳۱۱ ہجری

حکم ہوا کہ

یہ تجویز مع مثل نزدیک وزیر صاحب بہادر ریاست بہوپال کے بھیجی جاے کہ آپنے مقدمہ متعلقہ پمفلٹ کی تحقیق کرلی اور گواہان موجودہ بہوپال کی میرے روبرو بھی تصدیق کرادی اب آپ بہی اسکو چہپوادین فقط مورخہ ہشتم ماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۱۱ ہجری۔

بقلم عبدالرشید

العبد

جوگل کشور

دستخط۔ منشی حکیم الدین میر منشی

40 [illegible]